بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

گنجینۂ معرفت و طریقت

المسمّی بہ

بحر الحقیقت

بار دوم

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ نہایت حسن و خوبی سے

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوئی

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

رسالہ کاشف رموز معرفت یعنی

بحر الحقیقت

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی

اطلاع :- اس مطبع مین جملہ علوم وفنون کی عربی فارسی اردو ہندی کتب کا بہت بڑا ذخیرہ ہر وقت برائے فروخت موجود رہتا ہے جس کی مکمل فہرست صرف اطلاع پانے پر روانہ کیجاتی ہے۔ کتاب ہذا کے تین صفحون پر چند کتب کا اشتہار دیا جاتا ہے تاکہ کتب موجودہ مین سے کچھ کتابون کا علم ناظرین باتمکین کو ہوجائے اگر آپ ہمارے قدیم خریدار ہین تو آپ سے عرض کرنے کی ضرورت نہین اور اگر آپ کو اب تک اس مطبع سے کتابین منگانے کا اتفاق نہ ہوا ہو تو ایک مرتبہ فرمائش بھیج کر ہمارے قول کی تصدیق فرمالین۔

المشتہر منیجر نولکشور پریس صیغہ بکڈپو لکھنؤ

نام کتاب	قیمت
کتب تصوف فارسی	
کیمیاے سعادت	عہ/ ۱۰/
جواہر غیبی	سے/ ۱۲/
فتوح الغیب	عہ/
فوائد سعدیہ	۱۲/
شرح تعرف	للعہ/
چراغ ایمان	عہ/ ۸/
مطالب رشیدی	۱۴/
التاویل المحکم فی متشابہ فصوص الحکم	ع/
مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ	۰۲/
مکتوبات حضرت شرف الدین یحیی منیری	۱۲/
مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	للعہ/ ۸/
کلمۃ الحق	۸/

نام کتاب	قیمت
رسالہ معرفۃ السلوک	۴/
لوائح جامی	۱/
نغمہ عشاق	۱۰/
لمعۃ الانوار	۳/
ہدایۃ المومنین	۷/
گلشن اسرار	۰۱/
کتب تصوف منظوم	
گنجینۂ عرفان	۲/
پندنامہ عطار	۱/
منطق الطیر	عہ/
مثنوی عطار	-/
مثنوی سلسبیل	۲/
مثنوی راجہ	-/
مثنوی بوعلی قلندر	-/
مثنوی شیخ بہلول	۱/

نام کتاب	قیمت
مثنوی اسرار المعارف	۱/
مثنوی ذو البحرین	۲/
ملفوظات فارسی	
ارشاد مرشد	۱/
دلیل العارفین	۰۲/
انوار الرحمان	عہ/ ۳/
اسرار الاولیاء	۰۳/
تحفۃ السلام	۶/
کتب تصوف اُردو	
مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم	[illegible]
ترجمہ عوارف المعارف	عہ/ ۲/
گلشن سروری	۳
اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیاے سعادت	[illegible] ۴/
مجموعہ توحید	۱/
رہبر راہ حق	[illegible]

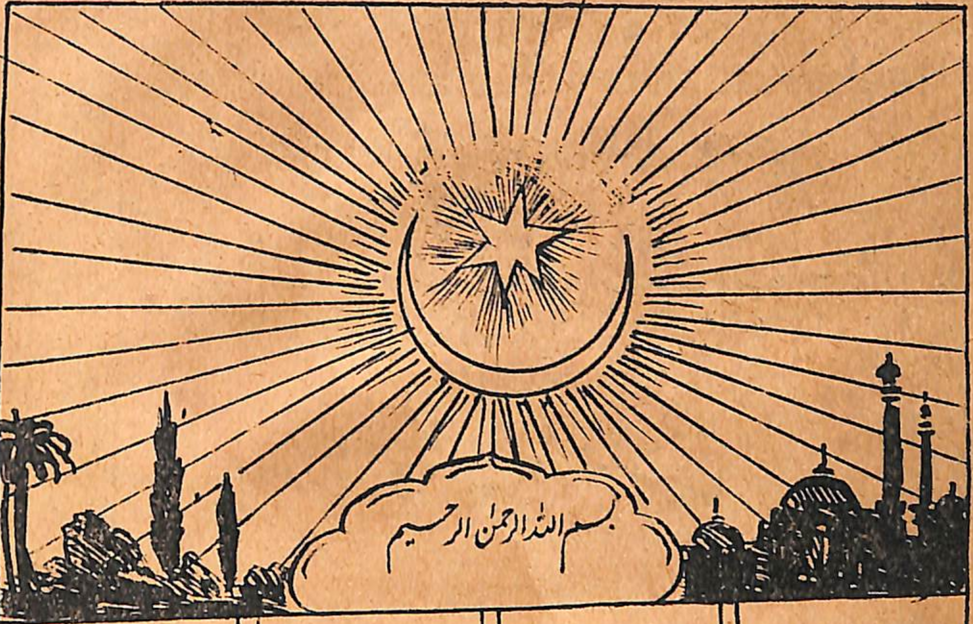
بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

رسالہ کاشف رموز معرفت یعنی

بحر الحقیقت

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی



اے خدائے قادر بیچون و چند
اے خدائے خالقِ ارض و سما
اے خدائے واقفِ حالِ درون
اے خدائے کارسازِ بے نیاز
اے دوائے دردمندانِ فراق
خویش و بیگانہ سے کر دلکو نفور
کر عطا دلکو مرے اپنا ہی درد
تو ہے غفارِ ذنوبِ خاطیان
تو ہے غالب اور ہم مغلوب ہین
تو ہے قہارِ شقی و ملحدان
تو ہے علام الغیوب و ستر دان
جو کہ سب درجون سے درجہ فوق ہے
تو شہ مہمان نواز و با سخا
تو توانا و قوی و زورمند

تیرے قبضے مین ہے سب پست و بلند
درد سے اپنے مجھے شیدا بنا
نفس کی نفسانیت سے کر بدن
کر دے مجھپر باب رحمت کا باز
مرہم ریشِ دلِ پر اشتیاق
تیرگی سینہ سے کر اک لخت دور
ہو ہوا و حرص دنیا دل سے گرد
تو ہے ستار عیوب عاصیان
تو ہمارا رب ہے ہم مربوب ہین
مستغیث عاجزان و ناتوان
تو ہے غفار الذنوبِ تائبان
اُس سے لاکھون درجہ تو لفوق ہے
ہم ہین مہمان ضعیف و بینوا
ہم نحیف و ناتوان و مستمند

اے خدا مطلوب جان عاشقان
اے خدا و قبلۂ حاجت روا
اے خدائے خالق ہر دو سرا
اے خدائے رہنمائے گمرہان
اپنی الفت سے مرا دل ریش کر
اس دلِ تاریک کو تو نور بخش
اے کریما تو کرم کی کر نظر
تو ہے بیشک رہنمائے گمرہان
تو ہے حاکم اور ہم محکوم ہین
تو ہے جبارِ لئیم و منکران
تو غنی و رازق و حاجت روا
رتبہ جسکا ہے یہان سب سے بلند
تو ہے فیاض و جواد و ذی کرم
تیری منزل گاہ عرش لامکان

کمترین بخشش تری دو نون جہان
آتش ہجران سے تو مجکو بچا
شر نفس بد سے تو ہم کو بچا
کر عطا دلکو مرے دردِ نہان
اِس جہان کے کام سے کر بیخبر
ریش دل کو مرہم کافور بخش
رحم کر مجھپر رحیما رحم کر
تو ہے رحمان و رؤف و مہربان
تو ہے راحم اور ہم مرحوم ہین
تو ہے رحمان ضعیف و خستہ جان
ہم فقیر و خوار و مسکین و گدا
تیرے آگے وہ ہے زار و مستمند
ہم ہین مسکین و ذلیل و بیدرم
جسم میرا خاک تیرہ خونچکان

ذات تیری ہے سراسر نور پاک
باوجود اس بات کے یہ قرب ہو
لیک مین اندھا ہون اور مجنون ہون
مین ہون اندھا گر نہ بخشے تو بصر
خوف بھی تجھسے تجھی سے ہے سرور
جز و کل عالم کا سارا لا کلام
تو عدم کو گر کہے موجود ہو
حکم مین تیرے وجود و ہم عدم
صبر کی تلخی و رنج مرگ درد
دے مجھے یارب وہ جام بیخودی
بخش وہ دلکو مرے جوش خروش
دشت بے پایان ہی ہر سو خار زار
دشت پر الماس ہر سو خار سنگ
دست چپ پر نار ہی بس شعلہ زن
بحر بے پایان ہی آگے موج زن
گر نہ کی تو نے عنایت کی نظر
تیری ہی قبضہ مین جو ہی نیک و بد
کشتی اب گرداب مین میری پھنسی
ناخدائی کر خدا اسکے واسطے
ہر رگ و پے جی کا میرے دام ہے
بن نہ آیا ہمسے کوئی نیک کام
اے دوا اے دردمندان الغیاث
بادشاہا جان بخشا راحما

اور مری بنیاد اصلی تیرہ خاک
دور کر اس پردۂ پندار کو
باوجود اس قرب کے بھی دور ہون
تو مجھے آوے بھلا کیونکر نظر
ہے تجھی سے باغ جنت نار و نور
قبضۂ قدرت مین تیرے ہی تمام
سو زبان سے وہ کہے لبیک کو
زہرہ کسکا ہے کہ مارے کچھ بھی دم
وا ئقہ بخشے بسان قند و درد
جس سے خود بینی کی ہو گردن جُدی
برق کے اُڑ جا طیش سے جسکے ہوش
مین تن تنہا کف پا ہین فگار
راہ زن بیحد نہایت راہ تنگ
جس سے کانپے ہے مرا تن اور بدن
پیچھے ہے شیر زیان کھولے دہن
تو تلف مین ہو چکا اے دادگر
لم یلد لم یولد اللہ الصمد
یہ بلائے سخت اور یہ بیکسی
مصطفےٰ اور مجتبیٰ کے واسطے
ہر خیال اپنا خیال خام ہے
عمر باتون مین ہوئی ناحق تمام
اے مجیب مستغیثان الغیاث
راز قا پروردگارا منعما

اس تفاوت پر بھی تو پھر ہو قریب
نحن اقرب آپ فرماتا ہے تو
مین ہون نابینا تو ہی ہو دستگیر
کر مجھے ایسی بصیرت تو عطا
ہے تجھی سے گر ہے توفیق عطا
اگر کرے معدوم کو تو امر کن
ہو وہ لاشے اور عدم سے بھی پرے
کر عطا دلکو مرے وہ درد و غم
عشق مین اپنے مجھے بیہوش کر
نشۂ اُلفت سے ہون مجنون وزار
بحر ہے زخار مُنھ کھولے نہنگ
ایک مین ہون اور لاکھون آرزو
راہبر کوئی نہ غمخوار و شفیق
راست پر مین دیکھتا ہون ایک چاہ
کیا کرون مین تو بتا میرے اِلٰہ
داد کو میری پہونچ لے دادرس
کچھ نہین بن آتی اب مجھ سے دوا
پھنس گئی کشتی مری گرداب مین
گر نہووے لطف تیرا دستگیر
آہ واویلا دریغا حسرتا
عمر کا در یتیم بے بہا
بیکسون کا تو ہی تو ہے دادرس
لطف سے اپنے حسن کو بھی بخش

بات ہی یہ بس عجیب و بس غریب
مین کرون ہون سالہائے جستجو
کر وے مجکو تو ہی بینا اے بصیر
چشم باطن کی مری جس سے ہو وا
ہے اجابت تجھسے اور ساری عطا
ہو وہین موجود بے ریب و سخن
تو فنا کا حکم جس شے پر کرے
لذت دنیا کو کر دے سرد غم
جام وحدت سے ذرا مدہوش کر
ایک ہون پایہ طلب پروردگار
مین شب تاریک مین ہون پائے لنگ
تو پہونچ اے دادرس فریاد کو
یہ اندھیری رات مین بھولا طریق
تیرہ و تنگ و عمیق و بس سیاہ
ہے عنایت پر فقط تیری نگاہ
غیر تیرے کون ہے فریادرس
تو ہی کر کچھ چارہ سازی یا خدا
غرق مین ہوتا ہون اب خوناب مین
کر لیا شیطان نے مجکو اسیر
مفت کھوئی ہمنے عمر بے بہا
سنگ ہے غفلت کے دو ٹکڑے ہوا
غیر تیرے کون ہے فریادرس
کر دے تو اے کارساز ذوالمنن

سلہ اللہ نور السموات والارض ۱۲ سلہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید ۱۲ سلہ ان اللہ علی کل شیء قدیر

یہ نعت ہے پیغمبر خدا کی درود ہو اللہ کا اُن پر اور سلام

ہم دل وجان سے نبی پر ہین فدا	جس سے ہکو نقد ایمان کا ملا	وہ نبی ہاشمی اُمّی لقب	احمد مرسل شہِ عالی نسب
مکی و مدنی و اُمّی و نبی	ابطحی و ہاشمی و یثربی	ابن عبد اللہ و عبد المطلب	شان مین جسکی ہے ابجد اقترب
بادشاہ دوجہان و دین پناہ	رو نما جس نور رخ کے مہر وماہ	شاہ دین محبوب رب العالمین	فخر آدم حامی دین متین
اُسکی اُلفت سے مرا دل ریش ہے	بال جو تن پر ہے اپنے ریش ہے	جی سے ہون مشتاق دیدار نبی	دل سے ہون مفتون کردار نبی
واسطے اُمت کے کھینچا درد ورنج	مفت ہکو جب ملا عقبے کا گنج	ذات اسکی رحمۃ للعالمین	خلق و الفت مین سراسر انگبین
ظلمت دنیا مین تھا آب حیات	باعث ایجاد و کون و کائنات	پیروی مین جسکے ہو روح الامین	جسکا جولانگاہ ہو عرش برین
جسکا ہو مداح ذاتِ کبریا	کب بیان اُس سے ہوا اسکا بڑا	کافرون کے حق مین خنجر سے تبر	مومنون کے حق مین بہتر از پدر
جسم پاک اُسکا سراسر نور تھا	اسلئے سایہ سے بالکل دور تھا	اسکا کب سایہ زمین پر ہو عیان	جسکے سایہ سے بنے ہون دو جہان
سایۂ حق تھا وہ بر روے زمین	سایہ کے بھی سایہ ہو دیکھا کہین	موئے تن کے گر سراسر ہون زبان	تو بھی تیرے لطف کا کب ہو بیان
کر دعا مقبول میرے یا مجیب	اسکے مرقد کی زیارت ہو نصیب	کیا عجب ہے گر تری قسمت کھلے	حشر تک تیرے رہون قدمون تلے
جتنے تھے اصحاب و احباب رسول	ایک سے تھا ایک بڑھ کر عدل	قرن اصحابونکا تھا خیر القرون	نفس کی نفسانیت سے تھے برون
طمع دنیا دل سے خلل پاک تھے	کار حق مین چابک و چالاک تھے	رنج کیا کیا کچھ اُٹھائے اور دم	جب ہوا یہ کفر کا بازار سرد
کھلائے سینے پر ہزارون تیغ و تیر	جب ہوا اسلام یون رونق پذیر	زندگی سمجھے تھے اپنی موت کو	تھی شہادت کی ہمیشہ جستجو
جان ودل سے اُنکا تو کر اتباع	دین اور دنیا سے ہو تا انتفاع	تیری دوری سے مرادل خون ہوا	رحم کر مجھپر رسول مجتبےٰ
تو تو ہے خود رحمۃ للعالمین	ذات تیری ہے شفیع المذنبین	خواب سے للہ تو بیدار ہو	درد وغم کا ہے اب غمخوار ہو
عنبرین جامہ بدن پر راست کر	اور کافوری عمامہ سر پہ دھر	منھ سے تو برد یمانی دور کر	رحم پر ہم بیکسون کے کر نظر
زلف مشکین کھول رخ پرتا ہون ما	معنی والشمس واللیل و ضحیٰ	کر ادیم طائفی نعلین پا	اور رگ جان سے مرے شیفتہ بنا
سرمہ آلودہ دو چشم نازنین	کھول تا قربان ہو جان عاشقین	ہو قد رعنا سے تو سایہ فگن	بہر حق مرتضےٰ بہر حسن
جلوہ فرما ہو خدا کیواسطے	حضرت خیر النسا کیواسطے	ہے توجہ تیری خاطر کی کہان	ہمسے کیون غافل ہے اے جان جہان
بن ترے اے بادشاہ دین پناہ	اپنی نظرون مین ہے عالم سیاہ	بن تمہارے اے شہسوار لامکان	تیرہ و تاریک ہے سارا جہان
اِس جدائی سے الٰہی الامان	مین کہان او خاک ہندوستان کہان	اتنی طاقت کر مجھے یا رب عطا	دیکھون آنکھون سے مدینے کی فضا

خاک روضہ کی کرون مین کحل جان	منکشف ہون تاکہ اسرار جہان	دام عصیان مین ہوا ہون مین اسیر	ہو خدا کیواسطے تو دستگیر
مین اگرچہ ہون گنہگار و شقی	تو ہے لیکن ابر رحمت یا نبی	مت ہماری نیک و بد پر کر نظر	رحم میرے حال پر بیحد کر

معنے اس حدیث کا بیان ہے من عرف نفسہ عرف ربہ اِس مین بیان ہے پہچاننے اپنے نفس کا اُس طریقہ پر کہ معرفت خدا کی حاصل ہو

ہے خدا وہ قادر بیچون چند	روح کو جسنے کیا قالب مین بند	روح کو بااین لطافت کر دیا	جسم خاکی پر فدا اور مبتلا
جسم خاکی کو دیا وہ مرتبا	جسکے آگے پست ہین ارض و سما	عرش و کرسی و زمین حور و ملک	مہر و ماہ و انجم و برق و فلک
پوست ہین اور آدمی لب لباب	وہ صدف ہین اور گوہر ہے وہ ناب	کنت کنزاً ہے یہی رمز نہان	اسکو وہ سمجھے ہین جو ہین نکتہ دان
آدمی کی ہے وہ ترکیب عجیب	جسکے اندر گم ہے عقل ہر طبیب	واقف ترکیب اپنی جو ہوا	اسپہ سب اسرار باطن کھلگیا
اسلئے کہتا ہے وہ خیر الوریٰ	جسنے سمجھا آپ کو عارف ہوا	مخبر صادق کا کہنا ہے بجا	لیک آنکھین کھول اپنی اے فتا
کھولی کیا منھ پر ترے آنکھین نہین	آنکھین ہین لیکن نہین یہ دور بین	جنکو تو سمجھے ہے آنکھین مردوین	آنکھین ہین لیکن حقیقت مین نہین
آنکھین ظاہر کی ہین محتاج ضیا	ہے اندھیرے مین یہ کسکا اے فتا	گر نہو ظاہر مین درخشان خور کا نور	ہین یہ تیری آنکھین پر ظاہر مین کور
ہو ذرا بھی گر تجھے ضعف بصر	ہون یہ آنکھین دونون تیری کور کر	آوے گر یک قطرۂ آب نزول	تو پھر اکدم کور ہے اے بو الفضول
گہ رمد گہ انتشاع و انتشار	طرفۃ طرفہ سے گا ہے چشم زار	ہین یہان آنکھوں سے اور آنکھین مراد	غیب بین اور دور از بغض و فساد
ہو گئی چشم بصیرت جبکہ وا	کب ہے وہ محتاج خورشید و ضیا	دل کی آنکھین اور بصیرت اور ہے	کچھ نرالا اُسکا طرز و طور ہے
ہین وہان یکسان قریب و ہم بعید	اُسپہ روشن ہے شقی و ہر سعید	شرق سے لے غرب تک ہے باخبر	اُسکی ہر اک چیز ہے پیش نظر
حال ظاہر اور مخفی کاروبار	ہون ہویدا اُسپہ جون نصف النہار	کچھ نہین وہ شخص محتاج بیان	حال قلبی اُسپہ ہے بالکل عیان
چشم دل وہ ہے کہ جس سے مصطفےٰ	فتح پر خیبر کے واقف ہوگیا	فتح سے پہلے نبی نے دی خبر	کل کو وہ توڑیگا اس خیبر کا در
ہاتھ مین اُس شخص کے ہوگا لوا	جسکا برتر سب سے ہوگا مرتبا	فخر گردان شیر یزدان پہلوان	رشک ابنائے زمان و بزدلان
منتظر تھے سارے اصحاب کبار	دے لوا کسکو نبی نامدار	سوچتا تھا ہر بعید و ہر قریب	دیکھیئے رتبہ ہو یہ کس کے نصیب
آگئے ناگہ علی مرتضےٰ	فتح اُنکے ہاتھ پر خیبر ہوا	تھی غرض کی بسکہ چشم دل بصیر	جب ہوا وہ حال لشکر پہ خبیر
الجبل خطبے مین وہ کہنے لگا	پہونچی صدہا کوس تک اُنکی صدا	ساریہ سُنکر خلیفہ کی ندا	کافرونکے مکر سے آگہ ہوا
تھا نہاوند اُس مکان سے دور تر	چشم دل سے انکو آتا تھا نظر	دشمنون سے ہو گئے وے باخبر	یک سر مو بھی نہ پہونچا کچھ ضرر

اب بیان ہے اپنے نفس کے پہچاننے کا دو طرح پر ایک عام آدمیون کے واسطے جو زائد فہمید نہین رکھتے اور ایک خاص آدمیون کے لئے واللہ اعلم

آپ کے پہچاننے کے دو طریق
ایک تو ہے بہر تفہیم عوام
مادّہ تیرا ہے وہ آبِ منی
خود نجس اور غیر کو کردے پلید
نو مہینے تک رہا جس جا مین بند
باعث ایجاد ظاہر ہے پسر
بول کے مخرج سے دوبارہ عبور
خونِ حیضِ گندۂ ناپاک زن
خون مین ڈوبا ہوا تن اور بدن
عاجز و خوار و ضعیف و ناتوان
گر نہ لے اُسوقت مین مادر خبر
دی خدا نے تجکو بہر امتحان
صورت و شکل و زر و لعل و گہر
اسپ و فیل و اشتر و گاوان و خر
دختران بکر غلمان عجیب
باوجود اسکے بھی ہو تجکو غرور
تیر و برچھی خنجر و تیغ و تبر
گر نہ ہو اُسکی حفاظت ایکدم
نعمتین جو اسقدر دے اے فضول

تجھسے مین کہتا ہون باریک اور دقیق
اولاً مین اسمین کرتا ہون کلام
گندہ و ناپاک بودار و دنی
ہو نجاست سے ہراک اسکے بعید
وہ جگہ کیسی پلید اور ناپسند
قوتِ شہوانی ام و پدر
تجکو دنیا مین ہوا لے بے شعور
ہے مرتب آپکا جس سے بدن
نکلا کیا کیا کھینچکر رنج و محن
بیکس و مسکین نحیف و خستہ جان
ایکدم مین تو ہو مردے سے بتر
کسطرح کی نعمتین بیش از بیان
خانہ و یار و عزیز و سیم و زر
دُنبہ و آہو و میش و بحر و بر
ہم دوا و ہم غذا و ہم طبیب
عقل سے یہ بات ہے یک لخت دور
مستعد ہین آدمی کے قتل پر
دم کی دم مین دیکھ تو ملکِ عدم
حکم کو اُسکے کہے ہے تو عدول
گر رہے کہتا مرا پیش نظر

گر تو چاہے آپکو پہچان لے
سوچ اول کیا ہے تیری ابتدا
جس سے وہ گلجائے وہ ناپاک ہو
پھر وہ مخرج اسطرح کا نابکار
رحم مین پہونچی جو کچھ تجکو غذا
کس طرح کا فعل ہے وہ نابکار
بعد پیدائش کے پوشاک شریف
خون حیض فاسد و آب منی
آیا اس عالم مین تو گریان و زار
نے حواس ظاہری نے باطنی
تو بھلا اُسوقت تھا کس کام کا
عقل و فہم و حفظ اور ذہن و ذکا
دختر و مادر پدر فرزند و زن
سرو شمشاد و انار و انگبین
ہین خدا کی تو بتا کس کام کی
دشمن جان ہین ہزارون جانور
مرض جسمانی ہین عزان دس ہزار
ہے غضب یک لخت انکو بھولکر
آوے دلمین کچھ بھی گر تیرے غرور
تو ہوا تو عارفونکا تاج سر

دو طریق اُسکے ہین مجھسے جان لے
ہوگا پھر آخر کا کیونکر انتہا
کام کا جب ہو کرے گر شست و شو
نام سے جسکے ہراک کرتا ہے عار
اُس سے بدتر کچھ بھی ہے اے ناسزا
ذکر سے جس بات کے آتا ہے عار
تھا مشیمہ سخت ناپاک و کثیف
مختلط ہو کر تری صورت بنی
چشم گریان مستمند و بے وفا
عجب کچھ دل مین نہ پندار منی
گر نہ ہوتا لطف و انعام خدا
قوت و زور و طعام جان فزا
مال و ملک و دولت و باغ و چمن
دلبران گلعذار و مہ جبین
سب یہ تیرے واسطے ہین اے اخی
ہے وہی ہر دم محافظ اے پسر
اژدہا و عقرب و زنبور و مار
اپنے اُس مالک کو ہو جاوے خبر
اصل کو کر یاد اپنے بالضرور

یہان سے بیان انتہا عمر کا ہے یعنے جوانی اور بوڑھاپا اور مرگ اور قبر کا حال

اب بیان کرتا ہون تیری انتہا / چونک تو بھی خواب غفلت سے ذرا
گذری تیری عمر کے جب بیست سال / اور ہوئی ہر چیز تجھ مین باکمال
دیکھ کر دنیا کا تو نقش و نگار / احمقاپن سے ہوا مفتون خوار
نفس نے تجکو کیا ایسا تباہ / تو ہوا بازیچۂ دیو سیاہ
گہ خیال نکہت و سوداگری / گہ خیال صورت دیو و پری
ہے کبھی فکر معاش و نام و ننگ / ہے کبھی ذکر تلاش صلح و جنگ
آتا ہے کا ہے خیال کیمیا / حب و سحر و یا فسون و سیمیا
جمع دو ضدین بھی ہوتے ہین کہین / حب دنیا ہے تو پھر ایمان نہین
تو خدا چاہے ہے اور دنیاء دون / تجکو مالیخولیا ہے یا جنون
دلکو تو الفت مین اسکی مت جلا / بیوفا ہے اس سے نہ ہرگز دل لگا
نزع مین تیرے خیال مال صاف / ہوگا چھاتی پر مثال کوہ قاف
دے سا کینونکو تا پاوے نجات / اکثر عقبے کو کرا ے نیک ذات
نقد ایمان ہے ترے کف مین اگر / کیون ہے حب لعل و گوہر سیم و زر
تو ہے جسکا جان سے مفتون وہی / دین اور ایمان تیرا اے اخی
ہے یقین تجکو اگر قرآن پر / خوار کیون پھرتا ہے پھر تو جا نگر
رزق پاتے ہین ہمیشہ جانور / ہے نہ کشت و کار سے انکو خبر
ہے اگر دلمین ترے سب کا یقین / تو توکل تجکو کیون اسپر نہین
پہونچا جب چالیس کو سن شریف / ہوگئے سارے توا ے تن ضعیف
کام کی جو عمر تھی جاتی رہی / اب وبال جان ہوئی یہ زندگی
دل کہین ہے اور نیت ہے کہین / جانے ہے تو مین کرون ہون کارِ دین
انما الاعمال بالنیات کو / یاد رکھ ہر لحظہ اے فرخندہ خو

طفل نادان ابتدا مین تو رہا / کچھ نہ سمجھا غیر خواب و خورد ذرا
فکر دنیا مین ہوا ایسا غریق / منزلون ہی رہگیا حق کا طریق
نفس امارہ نے تجکو کھو دیا / عاشق ان نعمائے فانی پر ہوا
سیم و زر کی جمع کا گاہے خیال / گاہے ہے فکر حشمت و جاہ و جلال
ہے کبھی لعل و گہر کی آرزو / ہے کبھی سنجاب و خز کی جستجو
ہے کبھی محو کلام دوستان / ہے کبھی مفتون صوت بلبلان
ہوا اگر دلمین ترے حب خدا / خواہش دنیا کا پھر امکان کیا
حب حق ہو یا ہو حب جاہ و مال / جمع ان دونو کا ہونا ہے محال
جمع تو کرتا ہے جو یہ مال و زر / آتش سوزان ہے اس سے کر حذر
آخرش تو مال کو جاویگا چھوڑ / گو کرے لاکھون طرح کے توڑ جوڑ
بعد مرنیکے ہو نار شعلہ زن / جس سے جلکر خاک ہو تیرا بدن
آپکو مومن اگر سمجھے ہے تو / باغ دین کی کس لئے مخفی ہے تو
ہے یہی ایمان کا تیرے پتا / مال و زر پر تو جو ہے جی سے فدا
سچ اگر سمجھے ہے تو قول نبی / کیون ہے پھر مفتون دنیائے دنی
رزق بھیجے ہے فلک پر سے خدا / تو زمین پر ڈھونڈھتا ہے جابجا
تو اگر رزاق سمجھے ہے اسے / پھر تگ و دو کس لئے ہے یہ تجھے
قصہ اور جھگڑے مین کیون ہے پیش رو / ہوگیا تن اور بدن کا اور طور
نے ادا تجھسے ہوا صوم صلوٰۃ / نے جہاد و حج کعبہ نے زکوٰۃ
گر کیا کوئی عمل تو نے ادا / عادتاً ہے وہ کہان اہین فدا
ہے خدا ایسے عمل سے بے نیاز / طوق گردن ہوگی یہ تیری نماز
شادی و غم مین گئے یہ بست سال / ہوگیا قد بھی ترا شکل ہلال

تو رہا غلطان شکست و لبت مین
وہ رخ رنگین کہ تھا مثل قمر
چشم میگون جسپہ تھا عالم فدا
ہے کبھو نزلے کے مارے دردسر
باد کی آفت سے دونون گوش کر
کچھ نہین تجھ پاس زاد و راحلہ
ہر نفس مین منزلین کرتا ہے طے
پھر تجارت سے نہ کچھ سودا و سود
وان بچھونا ہے نہ تکیہ نے فروش
تو تنِ تنہا وہ وحشت ناک جا
صحبت نا جنس جنگل لق و دق
نے وہان قالین و مسند نے حصیر
خانہ تنگ و خراب و ہولناک
گھر نہین گھاٹی ہے یہ وہ ہولناک
وہ مکان نادیدہ پنہان زیر گل
حیف یہ تیرا وجود نازنین
اس مصیبت مین وہ شیون کی فغان
انکے ہاتھونسے ہو کیونکر مخلصی
گر ہو تجھپر لطف تیرا اور کرم
ہووینگے تب میرے منکر اور نکیر
نے پسر نے دختر و عم نہ خال
جو کہ تجھپر ہین فدا مثل سپند
ہمنشین و ہم نوا و یار غار

آگیا مچھلی کی جون اب شست مین
دیکھنے سے اُسکے اب گمتا ہے ڈر
ڈھلکے نے پنچور اُنکو کردیا
درد گردہ اور کبھو درد جگر
کثرت بلغم سے ضعف اندر بصر
اور سفر اسطرح کا بے انتہا
کاروان عمر تیرا پے بہ پے
تو ہے یا گنج لحد یا نار و دود
نہ طعام و نے کلام و خورد و نوش
تیرہ و تاریک و تنگ بے ضیا
رنگ رستم کا جسے ہو دیکھ فق
نے چراغ و نے طعام دلپذیر
نے ضیا روزنے ہوائے فرحناک
جس سے سینہ رستمونکا ہو ہے چاک
تجکو مالیخولیا اور ہول دل
اور وہ گرز آتشین و آہنین
اور وہ خشم آلودہ صورت [illegible]
دیکھیئے اسوقت پر کی بیکسی
تب بچے ایوا نہین ہوون ثابت قدم
طفل ابجد خوان و شاگرد حقیر
نہ غلام و نہ کنیزک اور نہ مال
دے کرینگے بو سے تیری ناک بند
سمجھینگے دم مین تجھے گرد نکالا

وہ جو دندان تھے ترے شکل گہر
وہ تن نازک کہ رشک ورد تھا
تیغ بُران تھا جس ابرو کا خطاب
ضعف معدے سے کبھو معدے مین درد
کوچ کے سب ہو گئے سامان چست
اب تو کچھ سوچ ہوش مین اب جلد آ
خواب و خور مین تو ابھی غلطان ہے
مور ہے یا مار یا کژدم وہان
تحت و فوق و راست و چپ پیش و پس
وہ تری تنہائی اور وہ بیکسی
تجکو اس گھر مین ہے رہنا اے پسر
نے کوئی غمخوار و ہمسایہ وہان
بھاگنے کی نہ وہان چھپنے کی جا
تن ترا زار و نزار و ناتوان
مور تو ہے اور وہ مار نیش زن
ہین اگر مونس تو منکر یا نکیر
کرنا اس حالت مین پھر تفتیش حال
وہ نہوا اسوقت اگر تیرا نصیر
ہو اگر تیری عنایت کی نظر
نہ عزیز و نہ برادر آشنا
جان سے جو تجکو رکھتے تھے عزیز
وہ بدن تیرا کہ تھا رشک قمر
جو نہ دم بھر تجھسے ہوتے تھے جدا

اب خزف ریزی سے بھی وہ ہین تیر
حال کیا خشکی سے اُسکا ہو گیا
ٹوٹی ڈپچی کی طرح وہ ہے خراب
ضیق کے صدمے سے گاہے تنگ زرد
اپنی غفلت سے ہے تو ویسا ہی سست
جو نفس باقی ہین انکو مت گنوا
وہ سفر کرنا ہے بھائی دم مین طے
تیرگی یا تنگی قبر و مکان
ہے فقط اک خاک کا تودہ و بس
وہ شب تاریک و ظلمت قبر کی
ہے نہ جسکے سقف نے دیوار و در
جس سے اپنا حال حل کیجے بیان
خانۂ ویران و بس وحشت بھرا
جنکے پنجے مین ہے وہ شبر زبان
تو سر شوریدہ اور وہ سر شکن
تیز و تند خشمگین و سخت گیر
دین اور ایمان سے کرنا سوال
تو ہوا تو قعر دوزخ مین اسیر
تو سوالونسے بچے کب بے خطر
نہ پدر نہ مادر شفقت نما
دے کرینگے تجھسے فرسنگون گریز
ہو سگ مردہ سے بدبو مین تر
نام بھی تیرا نہین لینگے ذرا

جنکو بہتر جان سے جانے ہے تو
جو فدا تجھپر ہین اب مثل پتنگ
جنکے اوپر تو ہے قربان مثل باد
بعد مرنیکے کہان تو یہ کہان
کیا ہنسے ہے مدتون روئیگا تو
گر نہ بوویگا تو کیا لیگا وہان
جو گذرتا ہے ترا غفلت مین دم
سانس تیری مثل آرہ پے بہ پے
ہے جو دم تیرا مدار زندگی
پاس کیون انفاس کا تجکو نہین
انکو تو کھوتا ہے جو یون رائگان
ہے سمجھنے کا تو وقت اب اے فتا
بلغم و بول و براز و ریم و خون
ہے عنایت یہ بھی اک بے انتہا
دی پھر ان اجزا کو کیا کیا تو تن
عضو تیرا گر بدن سے ہو جدا
گر کرے تو خرچ لاکھون ہی مگر
جب ہوے وہ اسطرح سے معتدل
جبکہ ہر نعمت کا ہوتا ہے زوال
گر کرون تشریح تن کی مین بیان
ہے بدن تیرا طلسمات عجیب
قوت حیوانی و وہم و خیال
قدر تجکو عمر کی اب کچھ نہین

قبر پر بھی وے بجا دین گے کبھو
وے کرینگے قبر پر جانے سے ننگ
برسون مین بھی وہ نہین کرنیکے یاد
اپنے اپنے کام مین سب ہین پھنسا
مفت اپنی آبرو کھوئیگا تو
ہے یہ تیری جستجو سب رائگان
خشت قصر عمر سے ہوتی ہے کم
قطع نخل عمر مین مصروف ہے
پس اسی پر ہے شمار زندگی
ہر نفس کو جان وقت واپسین
کیا جواب اس بات کا دیگا وہان
پھر اگر سمجھا تو ہے کیا فائدا
درد صفرا و سودا اور زبون
عیب جسنے جسم کا مخفی کیا
جس سے ہون لاکھون طرح کی راحتین
کب ہو وہ تدبیر سے پھر کام کا
ایک دندان بھی نہووے کارگر
قدر تجکو جب ہوئی اے پا بگل
جب تجھے معلوم ہووے سب حال
چاہیئے کھونے کو عمر جاودان
اسکے ہر ہر جز مین ہے سر غریب
غور کر ان سب مین اے صاحب جمال
سمجھے گا جب ہوگا وقت واپسین

مثل پروانہ ہین جو تجھپر فدا
جنکی الفت مین ہے تو خستہ جگر
یہ زن و فرزند و مادر عم و خال
کھول آنکھین تو بھی اپنا کام کر
مزرعہ عقبے ہے دنیا اے پسر
سیف قاطع وقت کو تو اپنے جان
ہے جو یہ تیری آمد و رفت نفس
تو جسے سمجھے ہے تفریح بدن
جب ہوا پر ہو تری بنیاد عمر
قدر تجکو کچھ نہین مطلق ذرا
ہو کے بیدم قدر اگر دم کی ہوئی
غور سے کر جسم کے اندر نظر
لحم و شحم و پوست و اعصاب و وتر
کھینچا اوپر اونکے وہ باریک پوست
ایک چیز ان مین سے گر بیکار ہو
ایک پٹھا بھی اگر ہو جائے سست
منھ سے جب دندان ہوے تیرے جدا
جب ہوے منھ مین سے تیرے دو دو ہا
ہے ہر اک جز تیرا در بے بہا
ہین عجائب اس بدن مین ہوشیار
طبقہائے چشم مین نور بصر
کی ہے کیا کیا کچھ عطا بے انتہا
حیف یہ در یتیم بے بہا

وے نہین پڑھنے کے جا کر فاتحا
وے نہین ہونیکے تجھپر چشم تر
جیتے جی تک ہین ترے جی کا وبال
خواب غفلت مین نہ رہ اے بیخبر
تو بھی کچھ بونے کا اس مین فکر کر
عمر کو مت رائگان کر اے جوان
کچھ خبر اسکی بھی ہے اے بو الہوس
عمر کا تیرے یہی ہے بیخ کن
حیف ہے گر تو کرے برباد عمر
ہر نفس تیرا ہے در بے بہا
فائدہ پھر کیا ہے اس سے اے اخی
اسمین کیا کیا کچھ ہے مخفی اے پسر
ایک سے اب ہے زیادہ گندہ تر
جس سے سب رکھتے ہین ان چیزونکو دوست
جسم تیرا پھر سگ مردار ہو
کب ہنر مندی سے تیرے ہو درست
ہین خزف ریزے سے قیمت مین بتر
تب یہ سمجھا تھے وہ در بے بہا
انکی پر قیمت نہین تو جانتا
جاننا ہے انکو علم کردگار
ہین ایلون مغز مین کیا کیا ہنر
اپنی غفلت سے نہین تو جانتا
رائیگان ہاتھون مین تیرے گم ہوگیا

آدمی جب ہو جوان اور تندرست — سمجھے ہے صحت کی وہ نعمت سست کو
یا وجب کرتا ہے ایام شباب — کھینچتا ہے دلمین کیا کیا پیچ و تاب
اس طرح سے جو کہ سمجھے آپ کو — وہ بلاشک عارف باللہ ہو
جبکہ مومن بندۂ عاجز ہوا — ہونگے سب اسرار غیبی دل پہ وا

جبکہ ہوتا ہے ضعیف و ناتوان — عاجز و خوار و نحیف و خستہ جان
ابتدا و انتہا پیش نظر — گر رہین تیرے تو کب ہو کور و کر
دلنشین مضمون جب یہ ہوگیا — کبر و غرہ اور تکبر سب گیا
حکم حاکم کا رکھے جو دلمین پاس — کسطرح سے وہ نہووے حق شناس

یہ دوسرا طریق ہے پہچاننے اپنے نفس کا خاص آدمیون کے واسطے

اب بیان کرتا ہون تجھسے وہ طریق — جس سے ہو تو بحر وحدت مین غریق
اُسکو وہ سمجھے کہ اہل درد ہو — عیش دنیا جسکے دل پر سرد ہو
پیر و مرشد ہو تری یہ گفتگو — چھوڑ کر سب شے کو تو ہو محو ہو
ایک تو جز ہے نہایت ہی لطیف — دوسرا ویسا ہی ناپاک و کثیف
جسم خاک و آب و باد و نار سے — ہے مرکب خوب اسکو جان لے
ہے تناقض دوسرے سے ایک کو — ضد ضد کے ساتھ کیونکر جمع ہو
خوف سے اُس مالکِ جبار کے — آب و آتش یک جا باہم ہوئے
زیست کیا ہے آشتی اضداد کی — موت کیا ہے جنگ انکی اے اخی
آدمی کی زیست ہے عمر عزیز — موت ہے ہر لحظہ بس ایسی و نیز
روح تن مین کیا ہے وہ ہے حکم رب — زندگی کا تیری وہ ہی ہے سبب
حکم کب حاکم سے ہوتا ہے جدا — گو نہین ہے اُسکو رتبہ ذات کا
حکم حاکم کا ہوا جب منفعل — تو وہی اک لحظہ مین ہے مشت گل
تف ہے لاکھون بار تیری فہمید پر — عقل پر اور شمع پر اور دید پر

ڈرتے ڈرتے اُسمین کرتا ہون کلام — تاکہ لغزش مین نہ آئے فہم عام
گوش دل کے کھول تو اے بیخبر — تاکہ ان باتون کا دل پر ہو اثر
جان دو جز سے ہے ترکیب بشر — تو بھی ان دونوں کے اندر غور کر
ہے کثافت جسم کی سب پہ عیان — اور لطافت روح کی کسپہ ہے عیان
ضد عناصر کی ہے ہر اک پہ عیان — کب ہے وہ محتاج تشریح و بیان
چاہیے انپر کوئی حاکم ضرور — سرکشی کو تاکہ کر دے انسے دور
قبضۂ قدرت مین اُسکے گر نہون — جمع یہ اضداد ہون اک جا مین کیون
جنگ کو انکا طبیعی امر جان — صلح انپر جبر ہے اے نوجوان
ہر نفس کو گر نہ سمجھے واپسین — اصل سے وہ اپنی کچھ واقف نہین
حکم حق ہی ہے عناصر کا نظام — عمر کیا اُس حکم کا ہے احتشام
روح کو تو اپنے حکم حق اگر — سمجھے تو ہرگز نہووے کور و کر
زیست کا جب تیرے ہو اسطرح حال — دلمین میسر ہون تیرے صدہا خیال

اب بیان ہے حقیقت روح اور اُس کی قسمون کا

روح کا اب سن لے تو مجھسے بیان — کنہ تا اسکے بھی ہون تجھپر عیان
روح تیرے تن مین ہے اک نور غیب — جسم کے مخفی ہین جس سے لاکھ عیب
روح تن مین ہے عجب نور شریف — شستہ و پاکیزہ و صاف و لطیف
عرش سے برتر بھی اسکو راہ ہے — لامکان تک اُسکے جولانگاہ ہے

جا بر قدسی ہے تیری روح پاک
آشیانہ اسکا ہے عرش برین
گر گئی اس ڈھب سرایت تن مین وہ
ارتباط انکا تھا آپسمین بعید
جب عناصر کا ہوا باہم ازدواج
اسلئے پیدا کیا خلاق نے
جانتا ہے روح حیوانی ہی کیا
پختہ ہو کر وہ ہوئی جزو بدن
روح حیوانی اسی سے ہے مراد
ایک نسبت جسم سے اس شے کو ہی
ملگئے جب دونون جون شیر و شکر
دو ہوئے پیدا جو فرزند رشید
روح سے پیدا ہوئی عقل شریف
شور و غل وہ کیا ہین سب دنیا کے کام
عقل کلی وہ تھی جس سے مصطفے
عقل کلی سے ہی موسے نے فنا
ایک خیبر کیا ہی وہ توڑے پہاڑ
رات دن کیا ہین زمین سے تا سمک
تجھ مین ان دونونکا ہی ہر دم اثر
ہو کبھو تو صدق سے دلکو فروغ
کھینچتا ہے نفس اسفل کیطرف
عقل چاہے ہے کہ تو ہو جا ملک
عقل چاہے ہے کہ ہو نور بصر

نفس کی شامت سے ہی پابند خاک
لوح کرسی اسکے ہین زیر نگین
گل کے ہر اجزا مین ہو جسطرح بو
وجہ الفت کی نہ تھی کچھ اے سعید
جسم کے اندر ہوا انکا امتزاج
تاکہ اس روح کا مرکب بنے
جسم سے ہے جسم کا نشو و نما
جا ہے ہر سر جز مین بے ارج و محن
کہتے ہین اسکو عزیزی اوستاد
روح سے ہی ایک اے فرخندہ پے
پیدا دونون سے ہوے پھر دو پسر
نام انکا سن لے مجھسے اے سعید
عقل کل ہے عقل جزوی ہی کثیف
عقل جزوی سے ہی انکا انتظام
عرش سے سو درجہ بالا تر گیا
لشکر فرعون کو غارت کیا
دیو نفس و دون کو جو ڈالے پچھاڑ
حکم مین اسکے ہین سب جن و ملک
دم مین تو بنیا ہی دم مین گو و کر
تیرہ پھر دم مین کرے کذب و دروغ
روح چاہے ہی کہ ہو تجکو شرف
نفس چاہے ہے کہ ہو گرد انمک
نفس چاہے ہے کہ ہو تو کور و کر

بحر وحدت تک ہی اسکی دسترس
حکم حق سے روح جب تن مین گئی
بسکہ تھا دونو مین بعد مشرقین
حکمت حق مقتضی اسکی ہوئی
روح حیوانی کرے اول ظہور
روح حیوانی سے ہو وہ مرتبط
معدے مین پہونچے جب تیرے غذا
اٹھتے ہین اس سے بخارات لطیف
برزخ جامع ہی یہ ہی اے پسر
روح کی نسبت سے فی الجملہ کثیف
جب ہوا دو شے کو باہم امتزاج
روح حیوانی کا ہی فرزند نفس
عقل کلی وہ ہی جو ہو جائے کل
عقل کلی اور جزوی مین ہی فرق
عقل کلی وہ ہے جس سے ہر نبی
عقل کلی مین ہی وہ زور اے پسر
ٹھہرے کب اسکے مقابل دیو و جن
عقل کلی سے جسے بہرہ ہوا
دم مین تو مسکین بنے اور بہو
ہے کبھی حب تلاش آخرت
ہے بدی کیطرف میل نفس دون
عقل چاہے ہی کہ ہو در شریف
عقل چاہے ہے کہ ہو حب خدا

پہونچے یہ ان جا بجا جسجا ہوس
سایہ افگن جسم مین تیرے ہوئی
تن کثیف اور روح مثل نور عین
انمین تا پیدا ہو ربط معنوی
تن کی نسبت سے کثافت سے وہ دور
پا کے اپنی جنس ہو جا مختلط
اور تصرف طبع نے انمین کیا
بس عجیب و بس غریب و بس شریف
درمیان روح و جسم تیرہ تر
لیک نسبت جسم کی ہے بس لطیف
باعث تولید ہے یہ ازدواج
اسلئے دنیا کا ہے پابند نفس
عقل جزوی سے ہی باہم شور و غل
سمجھے تو جب بحر وحدت مین ہو غرق
تھا لاکھون پر ہو غالب اے اخی
جس سے توڑے مرتضی خیبر کا در
حکم مین جس شخص کے ہون انس و جن
ہے وہ شاہ دو جہان و مقتدا
دم مین ہو شیطان کا بھی پیشوا
ہے کبھو حرص و ہوائے سلطنت
عقل اچھے کام پر ہے رہنمون
نفس چاہے ہے کہ ہو مشک کثیف
نفس دنیا پر ہے جیسے مبتلا

عقل کہتی ہے کہ تو ہو متقی
نفس چاہے ہے کہ تو ہووے شقی

نفس کی جو بات ہے سو ہے دنی
نفس دون ہی لایق گردن زنی

ہے بدن مین نفس ایسی بدبلا
جس نے اک عالم کو غارت کردیا

نفس سے شیطان کا محکم سلسلا
نفس ہے غارت گر خلق خدا

ہاتھ سے اس نفس دون کے جو بچا
ہے وہ سب پرہیزگار و نیکا بچا

نفس کی خواہش کے تو کر برخلاف
نور ایمان خود بخود تیرا ہو صاف

نفس کے برعکس کر تو اے اخی
پیر کی خواہش نہ کچھ استاد کی

نفس کا تو کاٹ خنجر سے گلا
اور ریاضت سے اُسے دُبلا بنا

نفس ہے اک اسپ سرکش بیجوان
اپنی خواہش پہ یہ ہوتا ہی رواں

اسکو ہر ہر گام پر تو جلد روک
جو نمانے تو بہت سا اسکو ٹھوک

تازیانہ شرع کا رکھ ہاتھ مین
تو رہ اسکی ہی ہمیشہ گھات مین

ورنہ یہ توڑیگا گردن ایک بار
مان کہنا تا کہ ہو تو شہسوار

چاہیئے اچھا کوئی چابک سوار
آوے تا قابو مین نفس نابکار

چاہیئے ایسا کوئی مرد ذکی
سمجھے تا وہ بات مکر نفس کی

مین بھی مکر نفس بد سے ہون تباہ
مجکو اس سے بھی بچا میرے الہ

حمیت دین کرکے اسکا نام نفس
اپنی مرضی پر کرے ہے کام نفس

جنکو تو سمجھے ہے غافل کار دین
دے ہین تیرے حق مین بد آئین

جنکو تو سمجھے ہے نادان کار حق
بیگناہوں پر بھی رکھتے ہین سبق

عید خلقت کیلئے ہے جو عمل
بے نیاز اس سے ہے یہ عزوجل

ہے ریا تیری یہ اک شرک خفی
دل مین تو سمجھے ہے ہو مین متقی

شرک سے کب کم ہو تیری یہ ریا
کام حق جب دام دنیا کا کیا

نام کی خاطر کرے کار الہ
تو تو ہے خود مشرکون کا بادشاہ

جو کرے بھائی سے تو اللہ کہ
دیکھ مت دنیا کا کچھ نفع و ضرر

اس سخن کی کچھ نہیں ہی انتہا
روح کا اور نفس کا کہہ ماجرا

اب بیان ہی جو کچھ کہ عقل اور روح اور نفس اور قوت حیوانی کے سے پیدا ہوئی ہے

عقل منضم روح ہی ہونسے اگر
پیدا کیا کیا اُس سے ہون نادر گہر

نور ایمان صبر و شکر و عدل و داد
میوہ طاعت علم و فضل و اعتقاد

شوق و ذوق عجز و زہد و اتقا
ہمت و جود و کرم عزم و حیا

قوت حیوانی و نفس دنی
جب ملی پیدا ہوے کبر و منی

بخل و کذب و شہوت و حرص و ہوا
مکر و بہتان و فریب و افترا

قتل نفس و دزدی کفر و زنا
بت پرستی و عبادت ذی ریا

ہین نتیجہ اُنکے پھر بے انتہا
ضبط ہو سکتے ہین وے کب اے فتا

گر کرے فعلون پر اپنے تو نظر
خود بخود ظاہر ہون دونونکے ثمر

اسمین بیان ہے اسکا کہ بعد مرنیکے مبتلائے عذاب اور ثواب اور بہشت اور دوزخ مین کونسی روح ہے

روح غیبی ہی اذیت سے بری
رنج و زحمت سے ایسے ہے برتری

کیونکہ ہے وہ سایۂ پروردگار
اور حقیقت مین ہی حکم کردگار

حکم حق ہو گر مجسم اے اخی
روح بنکر کار گر تن مین ہوئی

حکم حق کی ہے جو صورت معنوی
روح اصلی تن مین وہ ہی اے اخی

جو عمل کرتا ہے اُس سے بیدرنگ
روح مین ہوتا ہے حاصل ایک رنگ

بعد مرنیکے ہو وہ رنگ آشکار
یا جمالی یا جلالی میرے یار

باغ جنت کا ہے اظہار جمال
رنج و دوزخ کا ہی اظہار جلال

روح غیبی کہ جو ہین اوصاف یار
فی الحقیقت مین وہی ہی خلد و نار

معدن تکلیف ہے جسم خراب
روح حیوانی ہے سے رنج و عذاب

روح حیوانی و یہ نفس دنی
غیب مین انکے بھی ہی صورت بنی

عالمِ غیبی مین ہر یک کی شبیہ
عین وہ اس صورتِ ظاہر کا ہی
ہو نہ جبتک حشر آجاوے پسر
ہوگا ان دونونکا پھر باہم عذاب
کر عمل ایسا کہ پیدا ہو وہ رنگ
تجھ مین ہی بس عالمِ بے منتہا
تجھ مین وہ طاقت ہی اے پاکیزہ خو
مصدرِ آیاتِ ربّانی ہے تو
عالم کبرا ہے ترکیب بشر
تو ہوا ہے بحر وحدت سے جدا
جمع جن اسباب کو کرتا ہے تو
مستعد ہو مادہ جس شکل کا
ہے غرض یہ روح امر کردگار
خاک کے پتلے کو کرتی ہے رواں
گر تو چاہے ہو حقیقت اسکی وا
عالمِ روحی اگر تجھ پر کھلے
سلطنت کو سمجھے کم از برگ کاہ
فقر فخری ہے یہی زیرِ نہان
اسلئے کرتے تھے پیغمبر دعا
کر ریاضت سے بدن مثل ہلال
روح تن مین ہی عجب جنجال مین
ہو سکے گر تجھسے اسکے بند توڑ
حُبِ جاہ و دولت و مال و منال

معنوی موجود ہے مرد فقیہ
گو نہ آوے ذہن مین تیرے یہ شے
ہے الم اس شکل اس تصویر پر
کلفت و تکلیف و رنج بیحساب
حشر مین جب سے نہووے تو تنگ
آپ کو لیکن نہین تو جانتا
جو کہ چاہے وہ ہی کر سکتا ہی تو
مظہرِ انوار سبحانی ہے تو
نسخۂ جامع ہی انسان اے پسر
کر کے کوشش پھر اسے دریا مین جا
ویسا ہی فیضان ہوا ہی ہو بہو
غیب سے صورت وہی ہووے عطا
نور ربّانی ہے اسمین آشکار
ہے رموز غیب و اسرار نہان
قید جسمانی کو تو اپنے اوٹھا
جب تو دیکھے اسکو زور آور ہے
روح سے گر تجھکو ہو کچھ انتباہ
فقر ہے صیقل گر روح اے جوان
حشر مسکینو نمین کر میرے خدا
جب ہو تیری روح مہ بالکمال
مرغ زرین پھنس رہا ہی جال مین
قید سے اس طوطی زرین کو چھوڑ
ہین یہی بند آ نہین انکو نکال

کب ہے معنون اور نفطو نمین وہ ئی
وہ معذب عالم برزخ مین ہو
حشر مین پھر جسم جب تیار ہو
روح اصلی کا ہی یہ رنگ اے پسر
روح اصلی مین ہو وہ رنگ و جمال
دوزخ و جنت ہین تجھ مین مستتر
گر کرے تو جان و دل سے جستجو
ہین حقائق اور اسرار الٰہی
دیدۂ کونین ہر انسان ہے یار
خالقِ افعال گو ہے کردگار
جو کہ تو اسباب آمادہ کرے
خیر کے اسباب تو سب جمع کر
نور حق کا اسمین ہے بیشک اثر
روح تیرے تن مین ہی نقش طلسم
خار و خس سے گر کرے تو جان پاک
اپنی ہستی سے بھی تو بیزار ہو
پورا ادہم کو ملا اسکا مزا
فقر سے ٹوٹین ہین صد ہا بند تن
قید جسمانی ہون جب تجھسے جدا
جسم کو توڑے تو ہو سر سبز روح
بند اسپر مین ہزارون تو بتو
چھوڑنا ہے قید سے اسکا یہی
دی خدا اسکے تئین قوت حلال

پر نہین اُنکو پہونچتا ہر کوئی
جسم تیرا خاک مین ملجاے گو
روح حیوانی برندے کا رہو
جیہو نا ظاہر تری ایجاد پر
جس سے ہو تو حشر مین فرخندہ حال
غیر کا تو کیون ہی احمق منتظر
ہم ملک ہم دیو بن سکتا ہے تو
جمع تجھ مین کھول آنکھین اے غبی
سو ر تدبیری سے اپنی ہی یہ خوار
کسب مین تجکو دیا ہے اختیار
غیب سے وہ اُنکو استادہ کرے
تا کہ ہو اچھی ہی صورت جلوہ گر
جسم مین جب اسطرح سے کار گر
کنہ مخفی اسکی اور ظاہر ہی اسم
جب وہ دیکھے حضرت والا و پاک
روح کا گر محرم اسرار ہو
سلطنت پر کیون نہ مارے پشت پا
فقر سے سب کام ہون تیرے حسن
زندگی مین آپ کو مردہ بنا
سو طرح کے دیکھے باطن مین فتوح
ہے قفس مین تن کے مثل مرغ تو
لذتِ دنیا کو کر ترک اے اخی
یعنی ذکر نام پاکِ ذوالجلال

دور کر سینہ سے تو بغض و حسد — تاکہ بنجار درج تیرا یہ جسد
گر اذیت دے تجھے کوئی بشر — تو سمجھ اسکو قضا سے اے پسر

ہے قضا سے جو کہ ہو دے نیک و بد — آدمی سے کیون کرے ہے تو حسد
صدمہ جو پہونچے ہے تجھ پہ پے بہ پے — تیری ناشکری کی یہ تنبیہ ہے

نیک و بد کا کچھ نہ رکھ دل مین خیال — چھوڑ دے ان سب کے اوپر خاک ڈال
وہ عمل کر جس سے کچھ طاری ہو حال — ست ہو میری طرح تو پابند قال

اپنی ہستی کو کرے گر تو فنا — تو بلاشک عارف کامل ہوا
موت کا کسطرح تو طالب ہو — دوست تک پہونچاتی ہے وہ دوست کو

عشق کا گر دل مین تیرے ہے اثر — زندگی مین تو ہو مردے سے بتر
حکم تجھپر جبکہ مرنے کا ہوا — دوست کے پھر وصل مین کیا لگ رہا

موت کو جو پہلے نبی نے ہے کہا — ہے مراد اس سے بھی موت اپنی فنا
زیست مین تو رتبہ وہ حاصل کرے — مردہ جون ہاتھون مین ہو غسال کے

اسطرح جو آپکو کرے فنا — وہ بلاشک عارف کامل بنا
اسطرح سبحان بھائی آپ کو — تاکہ تو بھی عارف باللہ ہو

اسمین تو بھی تو ہوے ست فروغ — جب تجھے معلوم ہو صدق و دروغ
لکھتے لکھتے ہاتھ میرا تھک گیا — حیف تو ابتک نہ سمجھا مدعا

مرد عاقل کو تو اک نکتہ ہے بس — مین کرون کیا تو اگر ہووے مگس
مین تو چاہوں ہون کہ تو ہو جا ہما — پشہ تو ہو تو مری کیا ہے خطا

پشہ کیا پشہ سے بھی کمتر ہے تو — گر نہ سمجھے ایسی ہی سمجھانے کو
کام کا اب اپنے تو مختار ہے — بات حق کہنی ہمارا کار ہے

کر چکا مین کام سے اپنے فراغ — مجھپہ لازم کچھ نہ تھا الا البلاغ
اب بیان کرتا ہون مین وہ داستان — ہو ہویدا جس سے راہ راستان

گر کرے حرص و ہوا کو دل سے کم — تو توکل پر رہے ثابت قدم

داستان عابد کی کہ پہاڑون مین ترک دنیا کرکے بیٹھا تھا اور امتحان کرنا اللہ کا اسکو اور تنبیہ اور آگاہ کرنا اسکو

کوئی عابد تھا کسی کہسار مین — چھپکے جا بیٹھا تھا تنہا غار مین
جب وحدت سے ہوا گوشہ نشین — تاکہ خلوت مین نہ پہنچے کچھ کا زین

اور نہ اوقات کے اندر خلل — ہو ہر اک درد و وظایف بمحل
اختلاط خلق ہے البتہ بلا — جو رہا اس مین وہ آفت مین پڑا

اہل دنیا کو نہ تو انسان گن — حقحق و بق بق مین ہین یہ اہرمن
حقحق و بق بق ہے دنیا کا کلام — جس سے تو آسودہ ہے اور شادکام

ہووے کیسا ہی کلام جان فزا — ہے خموشی اس سے سو درجے سوا
ہو اگر گفتار مثل سیم و زر — ہے خموشی لعل و یاقوت و گہر

ہووے خاموشی کا گر تجھکو مزا — تو کرے ہرگز لبونکو پھر نہ وا
مخبر صادق کا کہنا ہے بجا — جو کوئی ساکت رہا وہ ہی بچا

گر میسر آئے اچھا ہمنشین — جان اسے وحدت ہے وہ کثرت نہین
اہل دل کوئی نہو گر یار غار — کرلے وحدت کو ہی پھر تو اختیار

کرکے تکیہ اپنے وہ رزاق پر — کوہ مین کرتا تھا عمر اپنی بسر
یاد حق مین جان سے مصروف تھا — غیب سے دیتا تھا رزق اسکو خدا

جسطرح پاتے ہین روزی جانور — بے مشقت بے کسب اور بے ہنر
غیب سے وہ رازق طیر و بشر — دے تھا دونون وقت سے حلوا و تر

ایک چشمہ آبِ شیرین کا روان
اسپہ تھا وہ لطف و انعام خدا
کیا تعجب ہے کرے گر وہ عطا
کھول آنکھین اپنی اندر غور کر
حفظ و نطق و فکر و ذکر اے ذی فنون
غیب سے جب تجکو اتنا کچھ ملا
ایک دن عابد کو بہر امتحان
اضطرابی مین کیا شب کو بسر
جاے تسبیح و قیام و درود ذکر
صبر کرنا صابرون کا کام ہے
ہو نہ جبتک روح کے اندر صفا
دشت مین کرتا تھا ہر سو جستجو
چند گھر نصرانیون کے تھے وہان
تین روٹی صاحبِ خانہ نے دی
ایک تھا اس صاحبِ خانہ کا سگ
روٹی لیکر جب ہوا عابد روان
کھانے مین مصروف جب کتا ہوا
پہونچا تھا وہ ترک کی پر تاب پر
ایک روٹی اور اُس کتے کو دی
قطع جب عابد نے کر لی نصف راہ
حملہ پھر کتے نے جب اُسپر کیا
مجھسے کیا خواہان ہے اب اے بیحیا
بھوک کے ہاتھون سے مین تھا سخت زار

قدرتِ حق نے کیا جاری وہان
خود بخود حاجات سب ہوتے تھے روا
ہین خدا کی نعمتین بے انتہا
کر عطاے غیب کے اندر نظر
مجکو کیا کیا کچھ دیئے حد سے فزون
کیا ہوا عابد کو گر پہونچی غذا
قدرتِ حق سے نہ آیا خوان وہان
ہو گیا آخر کو ہنگام سحر
رات بھر دلمین رہا حلوے کا فکر
کب ہر اک رشتہ ہما کا دام ہے
جوع کا ہو صبر یہ امکان کیا
آخرش بر آئی دلکی آرزو
پہونچا اک دروازہ پر یہ خستہ جان
لے کے انکو یہ چلا با صد خوشی
سخت درندہ نہایت تیز تگ
کتا دوڑا پیچھے اُسکے ناگہان
پا کے فرصت کوہ کو عابد چلا
آکے پھر کتے نے اسکی لی خبر
وہ بلا جب اُسکے پیچھے سے ٹلی
کتے نے پھر آکے کی مٹی تباہ
رو کے عابد اس سے یہ کہنے لگا
چھوڑ دے پیچھا مرا بہر خدا
تو کرے ہے کیون عبث مجکو نگار

پہونچا اس عابد کو بے رنج و حساب
نہ غم و آس و تفکر کا دُخسر
غیب سے پہونچی جو عابد کو غذا
فہم و عقل و ہوش اور ذہن و ذوکا
تو نے کب ان کا کیا تھا کچھ سوال
ہین جو کچھ تیرے بدن مین جزو کل
کھینچا عابد نے بہت سا انتظار
بسکہ تقلیدی تھا وہ سوز و گداز
جوے سے پانی مین قوت تو ریان
قوت روح ذکر نام پاک ہے
بھوک سے عابد ہوا جب بیقرار
قریہ آیا دور سے اسکو نظر
جا کے دروازہ پر اُسنے دی صدا
لے کے اُسنے جب کیا قصدِ مکان
پہونچا اس کتے کو الہام خدا
جب کیا کتے نے عابد کو تنگ
کھا کے روٹی جبکہ وہ فارغ ہوا
عزم اُسنے کاٹنے کا جب کیا
شوق مین کتا تو کھانے کے لگا
جب بہت عابد کے جی کو جی لگی
تین روٹی صاحبِ خانہ نے دی
اب تقاضا کس لیے کرتا ہے تو
شرم بھی کچھ تجکو ہے اے بیحیا

سالہا تک ہم طعام و ہم شراب
نہ تلاشِ زر نہ رنج خشک و تر
تو تعجب مین عبث ششدر ہوا
چشم و گوش و لحم و شحم و دست و پا
تھی عطاے ذاتِ پاک ذوالجلال
ہے عطاے غیب اے بدست مل
بھوک کے مارے ہوا وہ بیقرار
بھوک سے کم ہو گیا راز و نیاز
جوع ہے صیقل گر شمشیر جان
نان و حلوا جسم کی خوراک ہے
اُترا نیچے کوہ کے بالاضطرار
پہونچا یہ اُس جا مصیبت کھینچکر
گرسنہ ہون دے مجھے بہر خدا
تا کرے جا کر وہان پر نوش جان
شیر غران وہ سگِ مردہ بنا
روٹی اک کتے کو ڈالی بیدرنگ
کتے نے عابد کا پھر پیچھا کیا
مضطرب عابد بہت دلمین ہوا
اور عابد ہو گیا شل ہوا
تیسری روٹی اُسے ناچار دی
سو وہ تینون لے چکا تو اے شقی
روٹیان سب لے چکا اے تندخو
جان کا دشمن مری تو کیون ہوا

حق نے گویائی کی قوت کی عطا / سگ نے عابد کو جواب اُس کا دیا
گندہ و ناپاک ہون مین جانور / سارے حیوانون سے عالم کے بتر
گذری ہے مدت بہت بے انتہا / در پہ نصرانی کے رہتا ہون کھڑا
کچھ نہ راتب ہے معین نے طعام / فاقے سے گذرے ہے مجھپر صبح و شام
ہے شکم سیری کا تو امکان کیا / کم کبھو بھرتی ہے آدھی اشتہا
نام بھی اُسکا کبھی سنتا نہین / ہوتی ہین دنیا مین پیدا یا نہین
باوجود اس کلفت و تکلیف کے / دل پہ خطرہ بھی نہین آتا مرے
دن کو دروازے کا ہون مین پاسبان / رات کو ہے سقف پر میرا مکان
مال کو رکھتا ہون آفت سے نگاہ / تا نہو چورون کے ہاتھون سے تباہ
تو بشر ہوکر باین لطفِ خدا / ایک دن کھانا نہین تجکو ملا
اُسکی رزاقی کو دل سے محو کر / آیا روٹی مانگنے کافر کے گھر
سالہا تک دی تجھے طیب غذا / بے مشقت اور بلا رنج و عنا
کہہ ذرا تو اپنے دلمین کرکے غور / بھیجا اب تو ہی بتا ہے کوئی اور
خواب غفلت سے ہوا بیدار وہ / از سرِ نو ہوگیا ہوشیار وہ
یون توکل مین ہوا ثابت قدم / کی نہ پھر آگے کسی کے پشت خم
تیسرے دن کھاتا وہ برگ شجر / کچلا مارِ نفس کا پتھر پہ سر
کھو دیا کھانیکا سب اُسنے مزا / جب وہ عابد عارفِ کامل ہوا
کب بزرگی ہے فقط گفتار سے / لاکھ کہنا کم ہے اک کردار سے
لفظ ہے رزاق کا وردِ زبان / بیخبر معنون سے ہین اہل جہان
تو بھی ہو معنونکا بھائی آشنا / تا بکے پابند ظاہر تو رہا

یون کہا کتے نے اے شوریدہ سر / تو تو رتبہ مین ہے مجھسے بھی بتر
مدح تیری کہین سب اہلِ جہان / مدح اپنی سب کہے ہے ورد زبان
ہے نہ کچھ کھانے نہ پینے کا مزا / ہے وہان سونے نہ کچھ بیٹھنے کی جا
دوسرے یا تیسرے دن خشک نان / مجکو دیتا ہے ہمیشہ وہ جوان
چربی و شیرینی و لحم و پنیر / استخوان و روغن و شیر و خمیر
باوجود ان سختیون کے مین کبھو / غیر کے در پر نہین کی جستجو
اسکے در کے چھوڑنیکا تو خیال / دلمین بھی آتا نہین اے باکمال
چھت کے اوپر شام سے لے تا سحر / ہے حفاظت پر سدا میری نظر
اُسکی نانِ خشک پر یون اے فتا / جان کو کرتا ہون مین اپنی فدا
دشمنِ حق سے کیا آکر سوال / کچھ نہ مالک کا رکھا دلمین خیال
جانتا ہے دل سے تو اسکو بخیل / منھ سے کہتا ہے کہ حق نعم الوکیل
تو ہی اب انصاف کر اے بیوفا / کون ہے دونون کے اندر بیحیا
سنکے عابد شرم سے پانی ہوا / آہ کھینچی سرد و غش مین آگیا
مرشد اُسکی ہوگئی گفتار سگ / کار حق مین ہوگیا بس تیز تگ
ہوگیا یکتائے دوران وہ جوان / صبر مین اور شکر مین فخرِ زمان
چھوڑ دی اُس دن سے مطلق سب غذا / قوت اسکی برگ سبز و کاہ تھا
مُنھ سے کہنا بات کا آسان ہے / اور عمل اسپر بلائے جان ہے
کہتا ہے رزاق حق کو ہر بشر / لیک معنی سے نہین کوئی خبر
جو کہ معنی کی طرف پے لیگئے / رنج دنیاوی سے وہ فارغ ہوئے
ایسے مین کہتا ہون تجھسے اک مثال / تاکہ ہو معلوم تجکو اپنا حال

یہ تمثیل ہے اس بات کی کہ آدمی اللہ تعالے کے وعدہ کو کمتر آدمیونکے وعدہ سے حقیقت مین جانتا ہے اور ظاہر مین زبان سے اللہ کو رزاق کہتا ہے

آدمی کوئی اگر وعدہ کرے / نقد یا کھانا تجھے دیا کرے
اسکے وعدہ پر ہو ایسا اعتماد / دلمین ہو تسکین اور جی شاد شاد

ہو نہ اُس دن کچھ تجھے فکر طعام — اُسکے کہنے پر فقط ہو شاد کام
گو کہ ہین اُسمین ہزارون احتمال — کچھ نہین کرنے کا تو اُسپر خیال

راست تو وعدہ کو اسکے جانکر — ہو گیا کسب ہنر سے بے خبر
اسقدر وعدے پر اسکے ہے یقین — فکر اُسدن رزق کا تجکو نہین

وہ خدا ے قادر بیچون و چند — جسکے آگے خس ہے یہ چرخ بلند
وعدے مین اُسکے نہین ہرگز خطا — عام ہے ہر شخص پر اُسکی عطا

فیضیاب اُس سے جوان و پیر ہے — لطف اُسکا سب پہ عالمگیر ہے
بخل و عیب و بغض سے ہے وہ بری — ہے ہر اک برتر سے اُسکی برتری

ہے ہر اک نعمت وہان بے انتہا — وہم بھی جس جا نہ کم ہونیکا جا
رزق کا تیرے ہوا جب وہ کفیل — اور بنا ہر کام مین نعم الوکیل

پھر تجھے ہے کس لئے یہ اضطراب — رزق کے خاطر پھرے ہے کیون خراب
کھوتا ہے ناحق مین اپنی آبرو — جو مقدر ہے وہی پاتا ہے تو

ہے جو کچھ تیرے نصیبون مین لکھا — بیش و کم اُس سے نہ ہووہ اے فتا
ضعف ایمان کی ہے تیرے دلیل — نان کے خاطر جو تو ہووے ذلیل

ہو ہے گر ایمان کی تجھ مین اگر — کر توکل ہے توکل خوب تر
وعدے کو سچا سمجھ اللہ کے — دل کو مت آلودہ دنیا کرے

ہوتا ان باتونکا گر تجکو یقین — حب دنیا کی نہ ہوتی دلنشین
کھینچتا دل سے وہ آہ جان خراش — ہوتا جس سے زہرہ سب کا پاش پاش

وعدے کو حق کے جو تو سمجھے ہے ست — اسکے کب ایمان تیرا ہو درست
جب ہوا ایمان تیرا خوب چست — دین و دنیا سب ہوئے تیرے درست

دلمین تو سمجھے ہے مومن آپکو — کب گل ایمان کی ہے تجھ مین بو
شعبہ ہین ایمان کے بے انتہا — ایک بھی تجھ مین نہین ہے اے فتا

جذبہ ہو اسکی عنایت کا مگر — لاوے تجکو کھینچکر وہ راہ پر
ہے یقین ہر شخص پر سر نہان غیب — وہ ہی کرتا ہے جو ہے آہنگ غیب

بستہ زنجیر معنے ہے بشر — جو عبث صورت پہ رکھتا ہے نظر
لذت معنی کو پاوے نا خلف — پوست پر ظاہر کے مت ہو تو تلف

بیان ہے معنون دعا کا کہ بیچ مقدمہ رزاقیت کے وارد حدیث مین ہوئی ہے یا رازق الغربان فی اعشائہا یعنے اے رزق دینے والے کاگ کے بچون کے گھونسلون مین

مانگتے تھے ایک دن حضرت دعا — رازق الغربان فی اعشائہا
رزق دے ہر زاغ کے بچونکو تو — گھونسلون کے بیچ مین بے جستجو

یعنے جو ہے تیری رزاقی کی شان — کب بشر کا ہو پہنچے وان وہم و گمان
پوچھا اصحاب نبی نے یا نبی — زاغ کے بچون کی کیون تخصیص کی

وہ تو ہے رزاق ہر وحش و طیور — وجہ کچھ تخصیص کی ہے با نظر
شرح کر اسکی ذرا بہر خدا — وہ غدغہ یہ تا ہر اک کے دل سے جا

بولے یون پیغمبر خیر الزمان — مستتر ہے اسمین بھی راز نہان
گوش جان اپنے کرو اسوقت وا — تاکہ سمجھو تم بھی اس کا مدعا

جبکہ رزاقی پر اسکے ہو یقین — جانو دل سے اُسکو رب العالمین
گھونسلے مین بیضہ جب دیتا ہے زاغ — ہوتا ہے فرحت سے اسدم باغ باغ

مدت معہود تک اُن پر سدا / بیٹھا رہتا ہے نہین ہوتا جدا
بیضے سے ہوتے ہین جب بچے نمود / قدرت حق جلّہ سے اے ودود
پشم تن پر اُنکے ہوتی ہے سفید / زاغ اپنے دلمین ہوتا ہے نااُمید
وہ سمجھتا ہے کہ بیضہ اور کے / آشیانہ مین کسی نے رکھدیے
دیکھکر ابیض اُنھین ہو خشمگین / دلمین سمجھے یہ مرے بچے نہین
گر مرے ہوتے تو یہ ہوتے سیاہ / ہوتا اسود رنگ شکل دود آہ
غصہ مین ہو آشیانہ سے جدا / پانی دے اُنکو نہ دانہ لے فتا
یک گاہ و گاہ انکے حال کو / آ وہان بیگانہ وش دیکھے پدر
بھوک سے جب حال ہو اُنکا تباہ / رزق اُنکو بھیجتا ہے یون اِلٰہ
حکم ہوتا ہے ہوا کو جلد تا / گھیر کر پشون کو اُس جا جلد جا
بھوکے ہو کر جب کرین وہ منہ کو وا / جا نکر خوراک پھر اسمین جا
اشتہا ہوتی ہے اُنکو جسقدر / پشہ لیجائے ہوا وان گھیر کر
اسطرح جب لے وہ بچون کی خبر / رزق کا اپنے پھر کیا ہو ڈر
وہ کہے ہے آپ مامن وایہ / تو پھرے ہے دربدر خوار و تبہ
جبکہ جائین چالیس دن اُن پر گزر / اور سینے نکلین بدن مین اُنکے پر
رنگ جب بچونکا ہوتا ہے سیاہ / ہر طرف ہو زاغ کا بھی اشتباہ
زاغ کو اسبات کا جب ہو یقین / بچے میرے ہین کبوتر کے نہین
پھر نئے سر سے محبت کا ہو جوش / مہر اُلفت سے لگے کرنے خروش
عشق ہو سینہ مین اسکے شعلہ زن / بچون پہ قربان کرے وہ جان و تن
رزق کا بچونکے اپنے اہتمام / پھر بذوق دل کرین ہر صبح و شام
بچون پر ہو جان اور دل سے فدا / اور کھلائے دمبدم اُنکو غذا
وجہ یہ تخصیص کی ہے دوستو / سمجھو تم بھی اس سخن کے مغز کو
رزق تیرا خود ترا جویا ہے یار / تو تجسس مین عبث ہونے فگار
اسلئے کہتا ہون مین اک داستان / تاکہ تو بھی سمجھے کچھ رمز نہان

اس داستان مین بیان ہے حال تقدیر کا کہ جو مقدر ہے وہ ٹلتا نہین اور حال ایک امیر کی اولاد کا کہ موجب عبرت ہے

کہتے ہین تھا ایک مرد نوجوان / زہد اور تقوے مین یکتائے زمان
صاف طینت پاک خصلت نیکخو / تھا جوان صالح و مرد نامجو
اُسکا ہر انداز تھا مرغوب شرع / اُسکا ہر یک فعل تھا مطلوب شرع
گو کہ سن اور سال مین تھا وہ جوان / راہ حق مین لیک پیر نکتہ دان
کار حق مین جان سے مصروف تھا / کام اُسکا امر بالمعروف تھا
تھا وہان اک شخص عالی مرتبت / زیب عالم مہر برج سلطنت
نائب سلطان امیر نامدار / رکن فوج پادشاہ کامگار
تھا سپہ سالار لشکر وہ امیر / جرأت و ہمت کے اندر بےنظیر
ہر یک اسکا طرز مطبوع دوست / کام مین اسلام کے چالاک و چست
وہ جوان صالح و با اتقا / تھا ملازم اُس امیر نیک کا
بسکہ وہ سردار تھا پاکی نہاد / دلمین رکھتا تھا جوان سے اعتقاد
دلمین سب سمجھے تھا اُسے مرد امین / متقی و زاہد و اہل یقین
اتفاقاً شاہ نے اسکے تئین / کر دیا ایک ملک کے اوپر تعین
جبکہ پھر پہونچا بمت دور دراز / فوج کو لے ساتھ با صد امتیاز
جنگ سے ہے اہل دنیا کا نظام / صلح سے بگڑے ہین سارے انکے کام
ہے طبیعی امران کا شور و شر / کشت و خون و جنگ و دفع ضرر

کام جبتک ہے مناسب طبع کی
رہتا ہے دونونکا دل باہم خوشی
یہ اُسے سمجھے ہے اپنا یار غار
وہ اسے جانے ہے دل سے دوستدار

جب ہوا اُس امر طبعی کا ظہور
دوست بھی ہو دوست سے اپنی نفور
دشمن جانی ہون سب فرزندون
اقربا تیرے ہون تیرے بیخ کن

گر قضا انگشت آنکھون پر دھرے
ٹکڑے ٹکڑے باپ بیٹے کے کرے
ہے قضا کی پنج انگشت عجیب
جب وہ چاہے ہے کرے امر غریب

وہ رکھے آنکھونپر اور دو گوش پر
تا کہ تو بنجاے خاصہ کور و کر
اک بجاے مہر وہ لب پر دھرے
تا کہ تو کہنے سے بھی ساکت رہے

گر نہ لے جبتک کہ تو وہ پورا کار
ہین حواس خمس تیرے نابکار
کام سرزد تجھسے ہو بااضطرار
بن کہے اُسکے ہو دل مین بیقرار

ہے تقاضا یہ قضاے غیب کا
تو بُری چیزونکو گر سمجھے بھلا
ہو خزف ریزی سے بھی جو بہتر شے
تجکو دکھلادے قضا مثل گہر

مادہ خر سے اگر ہو وہ بتر
حور سے بہتر تجھے آوے نظر
دے جو کچھ زہر ہلاہل کو بھی مات
وہ دکھائی دے تجھے آب حیات

جس سے تیر ٹکڑے ٹکڑے ہو جگر
آپ اُس سے تو کھاے حلوا جانکر
گھیرے جب تیرے تئین تیری قضا
آپ جا تو در دہان اژدہا

ہے قضا وہ شے اگر ہو رہنمون
تو کرے خنجر سے اسجا آپ خون
ہے یہان جو کچھ قضا کا کھیل ہے
تو مثال گل ہوے فرخندہ پے

تو قضا پر گر رہے ثابت قدم
تو نہ پہونچے کچھ تیرے دلکو الم
جو کوئی تیرا کرے نفع و ضرر
غیب سے اُسکو سمجھ تو اے پسر

اختتام اس بات کا دشوار ہے
منتظر ہے وہ امیر نیک پے
کیا امیر اسجا فقط حیران ہے
سامعون کے دل مین بھی خلجان ہے

یہان سے بیان ہے جانا امیر کا طرف لڑائی کے اور چھوڑنا اس جوان صالح کو واسطے خبرداری اہل و عیال کے اور متعین کرنا کاروبار گھر کا

فوج کو لے کر امیر نامدار
حکم سے شہ کے چلا بااضطرار
حکم کا حاکم کی کر تو اتباع
تا کہ ہو دونون جہان مین انتفاع

ایک وہ حاکم کہ ہو محکوم حق
کر دے اپنے آپ کو معدوم حق
عالم جان پر ہو جسکی سلطنت
ہو وہ ظل اللہ عالی مرتبت

وہ اطاعت مین ہے ہمسلک نبی
کافر و فاسق ہے طاعت سے بری
گر خلاف امر ہووے امر شاہ
تو کرے اسکو تو ہووے روسیاہ

ہین اولی الامر انبیا یا اولیا
اہل دنیا کو نہین یہ مرتبا
تیرا شاہنشاہ عادل ہو اگر
جان اسے کبریت احمر اے پسر

عدل ہے باغ خلافت کا شجر
عدل ہے شاخ ولایت کا ثمر
عدل سے سرسبز ہو باغ جہان
عدل سے صحرا ہو رشک بوستان

اسلئے کہتا ہے وہ خیر الوریٰ
سلطنت کو عدل سے ہووے بقا
ظلم ہے اس سلطنت کا بیخ کن
ظلم ہے گردن کشون کا سرشکن

ظلم سے بدتر نہین کوئی گناہ
خلق اگر ظلم سے ہووے تباہ
الغرض جسوقت وہ چلنے لگا
اور زن و فرزند سے رخصت ہوا

تھا ہر اک دوری سے اُسکے چشم نم
تھا قلق ہر اک کے دلپر اور غم
اس جوان کو جانکر مرد امین
اہل خانہ پر کیا اُسنے تعین

اور یہ فرمایا کہ لے اہل حرم
حکم مین تیرے کئے ہین اک قلم
جو کرے تیرے خلاف حکم کار
ہے سزا کا اُسکی تجکو اختیار

نیک و بد پر انکے تو رکھنا نظر
ہے حفاظت تجکو لازم اے پسر

راے پر تیری ہی جو ہو انکا کام
ہوتے ہین ہم تم سے رخصت والسلام

اس جوان کو سونپ کر اہل و عیال
کوچ جاری کر گیا وہ خوش خصال

گر نہ ہے تجکو کوئی مرد امین
سونپ سکتے اے پر تو کار دین

دین کے تا کام ہون سیر کبریت
راہ عقبی مین ہو تو چالاک و چست

مرشد دانا ہے اس رہ کا امین
سو کم از کبریت احمر وہ نہین

گیا وہان کبریت احمر ہے جہان
لعل و یاقوت و زمرد کی ہو کان

لعل و یاقوت و زمرد ظاہری
بے مراد اس جا نہین سیر اخی

علم باطن کے جواہر اور ہین
اور ہی کچھ انکے طرز و طور ہین

ہے زمرد اور یاقوت و گہر
ہین خزف ریزے ہی بھی اس جا تبر

دیکھے گر آنکھوں سے انکے زرق و برق
بحر حیرت مین ہو تو کیا ز غرق

نسبت اس عالم کو اس سے کب ہو یار
مہر تابان وہ ہے یہ خس اور خار

وہ سراسر سنبل و ریحان و ورد
ہین بالکل رنج و تکلیفات و درد

وہ سراسر قند و حلوا و عسل
یہ ہے زہر و حنظل و صبر و مقل

کر گیا جب کوچ اس جا سے امیر
یہ جوان اُس جا رہا رونق پذیر

گھر پر اُسکے جی کو کرتا تھا فدا
جان و دل سے کام مین مصروف تھا

کرتا تھا ہر دم زبس یاد خدا
مجمع برکت ہوئی تھی وہ سرا

گو کہ وہ اس کام پر مصروف تھا
یاد حق مین وہ سدا مصروف تھا

وہ سر ہر شام سے لے تا سحر
طاعت حق مین ہی گزرتا تھا بسر

فکر و ذکر و درود و تسبیح و قیام
تھا وظیفہ اس جوان کا صبح و شام

قائم اللیل اور صائم بالنہار
تھا یہی اس نوجوان کا کاروبار

خلق شل چشم تھی وہ مردمک
تھا بشر صورت مین سیرت مین ملک

اتفاقاً اُس سپہ سالار کی
بار وار الٰہیہ حکم حق سے تھی

کھینچکر تکلیف و رنج بیحساب
آیا تھا برج حمل مین آفتاب

دونون کو اولاد کی تھی آرزو
رات دن فرزند کی تھی جستجو

دمبدم اُنکی یہی تھی التجا
یا الٰہی کر پسر ہم کو عطا

اس توقع پر کہ تا ہووے پسر
دیتے تھے یاقوت و لعل و سیم و زر

کی بہت خیرات جب بے انتہا
تب نشانے پر لگا تیر دعا

انگلیون پر گن کے ہر شام و سحر
نو مہینے جب ہوئے اُن پر بسر

مرد و زن تھے جان و دل سے منتظر
تا کہ ظاہر ہو یہ راز مستتر

تھا ہر اک کے دلمین یہ خوف و رجا
دیکھیے کسطرح ہو یہ عقدہ وا

تھی کبھی فرحت دلون مین گاہ ڈر
دیکھیے دختر ہو پیدا یا پسر

گرچہ دونون ہین عطا کردگار
پر خوشی بیٹے کی ہووے بیشمار

گو کہ ہو فرزند اسکا بے ہنر
ہوتا ہے لیکن پسر جان پدر

ہون فدا بیٹے پہ مادر اور پدر
یہ بھی اک حکمت کا ہے اُسکے اثر

گر نہ ہو الفت سے انکا زار ہو
پرورش لڑکے کی بس دشوار ہو

گر نکرتا عشق انکے دل مین جا
کون اٹھاتا یہ مصیبت اور بلا

دی خدا نے وہ عجب مان باپ کو
بیٹے پر کرتے ہین قربان آپکو

سو طرح کے رنج و تکلیف و درد
عشق سے سب بنگئے ریحان و ورد

گر نہ ہوتا عشق کا دلمین اثر
ایک دن مین رو کے مرجاتا پسر

عشق سے ہوتے ہین رنج بیکران
سنبل و ریحان و ورد و زعفران

اسلئے کہتا ہے وہ خیر البشر
سب کو کرتی ہے محبت کور و کر

عیب الفت سے نظر آوین ہنر
عشق سے حنظل ہو حلوا و شکر

محنت شبہا سہا روز جفا
عشق ہو دلمین تو دے کیا کیا مزا

طفل کی منظور جو تھی پرورش
دی خدا نے دلمین الفت بیشتر

پرورش کا کر دیا الفت سبب
ورنہ یہ وقت اٹھاتا کوئی کب

جب ہوئی سینہ مین الفت جاگیر
گر نہووے دلمین حب مال وجاہ
عشق فانی سے یہ ہے الفت کا ڈھنگ
ہوش کر مت دل لگا فانی سے تو
یاد حق مین جو کوئی ہے چشم تر
ذات مولے مین ہوا جب تو فنا
کر حسن کو تہ ذرا تو یہ بیان

پیدا مادر کے ہوا پستان مین شیر
کون ہو مملوک اور ہو کون شاہ
عشق باقی سے ہو پیدا دلمین رنگ
دلکو پر کر عشق ربانی سے تو
ہے وہ بیشک بادشاہ بحر و بر
تیرے قبضے مین ہو ارض و سما
دور جا پہونچی قطار کاروان
عشق کا ایسا ہوا دلپر عبور

عشق سے دنیا مین ہین سب کاروبار
کوئی مالک ہو نہ کوئی ہو غلام
جو کوئی ہے عشق سے دنیا کے مست
دوستی کرتا ہے کیا معدوم سے
تو ہوا اسکا تو وہ تیرا ہوا
انجم و شمس و قمر جن و ملک
عشق کا ایسا ہوا دلپر اثر
منزلون ہی رہگیا مطلب سے دور

عشق سے ہین راست سب عالم کے کام
ایک کو ہو دوسرے سے کچھ نہ کام
کب ملے اسکے تئین جام الست
دل لگا اس قادر قیوم سے
وہ ہوا تیرا تو کہہ تو کیا ہوا
حکم مین تیرے ہوے بے شبہ و شک
داستان سے ہو گیا تو بیخبر

پیدا ہونا لڑکے کا امیر کے گھر پچھلے پہر رات کے وقت اور ملنا اس جوان صالح کا منشی تقدیر سے اور معلوم کرنا اس لڑکے کی قسمت کا حال جو کچھ خرابی اسکی قسمت مین لکھی ہے

بعد آدھی رات کے وہ باردار
مرغ بسمل کی طرح غلطان تھی
جنتر و منتر فسون و ٹوٹکے
رنج جو ہوتا ہے قسمت مین لکھا
ہے جو کچھ بھائی سو ہے تقدیر سے
ہو اگر تدبیر ہر اک کارگر
تو کرے سو فکر و تدبیر اے فتا
قادر مطلق سمجھ اللہ کو
جب کسی شے کا نہ دیکھا فائدا
ضعف ایمان کا ہے یہ تیرے پسر
مر بن اس جسم کا پردہ اٹھا
ہے یہ صحرا الملک وہ صحرائے جان

درد زہ سے ہو گئی بس بیقرار
درد سے اسکے لبون پر جان تھی
جو نہ کرنے تھے سو اسپر کر چکے
کب دوا سے اسکو ہووے فائدہ
کب وہ مٹتا ہے تری تدبیر سے
تو شہنشاہ جہان ہو ہر بشر
ہون وہ سب بالعکس اگر چاہے خدا
بے خبر مت بن ذرا آگاہ ہو
کی جناب حق مین دل سے التجا
غیر حق پر گر رکھے ہے تو نظر
قید جسمانی کو توڑ اے بیوفا
جسکا ہر ذرہ ہے مہر درخشان

درد کے مارے نپٹ بیتاب تھی
کر لیے تعویذ و گنڈے بیشتر
کچھ ہوے اسکو نہ بخشا فائدہ
رنج و راحت ہے قضا سے اے فتا
حکم حق سے ہے جو ہے سود و زیان
اپنی خواہش پر اگر ہون راست کام
جب نہ ہو تدبیر تیری کارگر
الغرض جب ہو چکے مایوس سب
جس کسی سے فائدے کو ہے وجود
پردۂ ظاہر ہے خامی کی دلیل
قید جسمانی ہے پل اس سے گذر
کی ہر اک نے جان و دل سے جب خروش

رنگ جون ماہی بے آب تھی
پر ہوا کوئی نہ اسپر کارگر
دمبدم وہ درد طغیانی پہ تھا
گر قضا سے تو ہر اک شے کی دوا
تو عبث تدبیر مین ہے خستہ جان
تو ہر اک دنیا مین ہووے شادکام
غور سے کر عجز پر اپنے نظر
ملتے تھے اپنی کف افسوس سب
ہے اسی سے سب کی مشکل کا کشود
پردہ جبتک ہی کچھ ہے تو ذلیل
پار جا اور دیکھ صحرا سبز و تر
آگیا دریائے رحمت کا بجوش

مضطرب ہو گر کرے یہ جو دعا	اُسکو سن لیتا ہے جلدی کبریا	اضطراب دل ہے منظور نظر	مضطرب کا ہو ہے کہنا کارگر
مضطرب ہو کر اگر تو ہو مجیر	کیوں نہ ہووے لطف اُسکا دستگیر	غیر حق سے جب ہوا تو منقطع	اُسکی رحمت سے نہ کیوں ہو منتفع
دوسرے پر ہے اگر تیری نظر	لطف ایزد کم ہے تیرا چارہ گر	وان دوئی سے ہی فقط ہے سد باب	جب گئی یہ ہو گیا تو باریاب
نعمتوں کی کچھ نہیں اُس جا کمی	چاہیئے لیکن خلوص آدمی	ٹھہری جب اللہ پر سب کی نظر	رحمت حق سے ہوا پیدا پسر
ایک تو مادر کے بچنے کی خوشی	دوسرے بیٹے کے ہونیکی خوشی	یا تو وہ گھر غم سے تھا ماتم سرا	دم کے دم مین مجمع عشرت ہوا
یا ہر اک غم سے تھا غمگین و نزار	یا خوشی سے ہو گئی باغ و بہار	یا تو تھے افسوس حسرت کے کلام	یا مبارکباد کی تھی دھوم دھام
تھے لبوں پر غم سے یا آہ و فغان	یا خوشی سے تھا ہر اک نعرہ زنان	ہے یہی کار جہان بے ثبات	ایک دم مین درد ہے اک دم مین نشاط
ہے تغیر آدمی کو دمبدم	ایک دم مین ہے خوشی اکدم مین غم	ہے کبھو گریان کبھو خندان بشر	اس غم و شادی پہ مت کر تو نظر
لذت دنیا ہے ملعون اے غنا	نقش ظاہر پر نہ اسکے دل لگا	مثل حقّے اسکے ہے باطن مین نار	اسکے ہر لقمہ مین ہین سو سو شرار
بلعم باعور کو جب پیچ دے	کب کوئی دنیا کے ہاتھوں سے بچے	ہاتھ سے اس نفس دون کے وہ بچا	جسپہ ہووے لطف و انعام خدا
جب ہوئے پیدا وہان طفل شہید	ہو گئی وہ رات سب پر روز عید	بسکہ تھا ہر شخص پر عیش و طرب	ایک شب قدر آنکے گھر مین تھی وہ شب
کوئی صدقہ دے تھی سر پر سے چھوا	کوئی نذرین اپنی کرتی تھی ادا	لعل و گوہر سیم و زر بے انتہا	بینواؤن اور غریبون کو دیا
صدقہ سے ہی ہر درد و ہر غم کا علاج	صدقہ سے بیمار کا خوش ہو مزاج	مال کے دینے سے جب جنت ملے	کیا ہو گر تو جان کو صدقہ کرے
جی کو قربان کرکے تا وہ جانجہان	خیمۃ اللہ مین تجھے دیوے مکان	شور و غل جب اُسجگہ سب ہو چکا	راگ و رنگ اور ناچ کود آخر ہوا
اُسجگہ سے جب ہوئے سب ایک سو	رہ گئی وہ مادر طفل نکو	وہ جوان صالح و با امتیاز	صدق دلسے پڑھکے سب درود و نماز
کرکے دروازیکو اُسجانی نے وا	گھر کے اندر وہ دبے پانوں گیا	تاکہ بیگم کو مبارکباد دے	شاد خوری طفل کے ہونیکی دے
صحن خانہ مین ہوا جا کر کھڑا	چاہتا تھا یہ کسی کو دے صدا	تھا تامل مین کھڑا یہ ناگہان	دیکھتا کیا ہے کہ اک مرد جوان
بیٹھی تھی جس گھر مین وہ عفت مآب	نکلا باہر اُس سے مثل آفتاب	نور چہرے سے عیان مانند برق	سر سے پا تک رحمت یزدان مین غرق
سر پہ عمامہ عرب کے طور کا	گھر مین سے باہر کو آتا ہی چلا	دیکھکر اُسکے تئین یہ نوجوان	رہگیا حیران و ششدر بے گمان
دلمین کرتا تھا تعجب سے خیال	غیر کا آنا ہے اسجا مین محال	پاسبان دروازے پر ہین بیشمار	پھر اور چوکی مین بس ہین ہوشیار
اور مکان اسطرح کا حصن حصین	رخنہ جسمین آنے جانیکا نہین	آدمی کا ہو یہان کیونکر گذر	پر پرندونکے ہون جسجا سست تر
دزد اور عیار کا اسجا گمان	ہے خلاف عقل و فہم نکتہ دان	وہم کا بھی ہو نہ جس جا مین گذار	اُس مکان مین کسطرح پہونچے یہ شخص
یا تو ہے کچھ دیو یا کچھ ہے بلا	یا مجھے ہے خبط مالیخولیا	پھر یہ کہتا تھا کہاں جن یا پری	اور کہاں یہ شکل پاکیزہ سعید

حور یوں کی یہ شکل نورانی کہان
کر کے و نکو سخت یہ آگے بڑھا
نام کیا ہے آپکا اور کون ہو
یون تن تنہا اندھیری رات مین
غیر محرم کو ہے شرعاً کب درست
بے اجازت اہل خانہ کے کہان
اس فصاحت سے دیا اُسنے جواب
کی یہ پھر تازی زبانمین گفتگو
عالم ظاہر ہے محسوس حو اس
ہے شہادت ارض و غیبی ہے سما
وہ سراسر نور یہ خاک سیاہ
امر حق سے ہے جو کچھ ہمنے کہا
مین ملک ہون تابع حکم خدا
حکم ہوتا ہے مجھے جا کر شتاب
ضبط مین کرتا ہون سارا ہو بہو
ہین معین میرے ملائک دس ہزار
ہے نبی کا قول قد جف القلم
جمع ہون گر اہل دنیا کے تمام
دیکھ کب سکتا ہے ہمکو ہر بشر
مختصر کرتا ہون مین اپنے کلام
دلمین آیا کیجیے اس سے سوال
الغرض اسنے فرشتے سے کہا
تم ہو مخصوصان درگاہ خدا

یہ روش اور نور ایمانی کہان
بھید اُسکا تا کہ ہو کچھ آشکار ا
کسکی تم کرتے ہو اس جا جستجو
سچ بتاؤ آپ ہین کس گھات مین
گھر مین جا غیر کے یون لاکھ جا درست
گھر مین جانا غیر کے ہے رسمان
گویا چھڑتے ہین لبون سے در ناب
فاش مت کر راز پنہانی کو تو
اسکو تو کرتا ہے غائب سے قیاس
حکم ہے اسکا جدا اسکا جدا
وہ لطیف و پاک یہ خوار و تباہ
اعتراض اُسپر نکر تو اے فتا
اور لکھا کرتا ہون احکام خدا
لکھ تمامی عمر کا اُسکے حساب
حال کو اُس طفل نو کے مو بمو
میری مرضی پر یہی کرتے ہین کار
میرے لکھنے پر اشارا اے صنم
میرے لکھنے سے نہ ہو برعکس کام
لطف حق ہی جو تجھے آیا نظر
رخصت ہوتا ہون مین تجھسے والسلام
منکشف ہوتا کہ اس لڑکے کا حال
تم ہو مقبول جناب کبریا
محرم راز جناب کبریا

کب ہو یہ شکل و شمائل دیو کی
پاس جا کے اور ادب سے کر سلام
اس اندھیری رات مین تنہا کہو
ہے کوئی ہمراہ یار و غمگسار
یہ تمھاری وضع اور یہ اتقا
ہے عجب ہو تمسے یہ فعل قبیح
کر کے نام حق یہ اول ابتدا
حکم ہین کچھ اور ملک غیب کے
غیب کو کیا نسبت اس حاضر سے ہے
کب ہو جاری چرخ پر حکم زمین
ہے غلط تیرا قیاس اے بیخبر
حکم حق پر ہے ہمارا کار و بار
ہوتا ہے پیدا جو دنیا مین بشر
ہے جو کچھ قسمت مین اُسکی خیر و شر
منشی تقدیر ہے میرا قلم
کب مٹے میرا لکھا تدبیر سے
کب مری تحریر اے جن و ملک
آنا میرا حکم حق سے ہے یہان
تھا بہت از بسکہ تو با اتقا
سنکے سارا اس فرشتہ سے بیان
اسکی قسمت مین ہے کیا کیا کچھ لکھا
تم پہ ہے انعام و لطف کردگار
مجکو اے منشی تقدیر بشر

یہ ہے کچھ اسرار غیبی و خفی
دست بستہ ہو کے پوچھا اُسکا نام
کیون قدم رنجہ کیا اے نیکخو
اجنبی کا عور تون مین کیا ہے کار
حیف صادر ہو یہ فعل بدنما
دو جواب اسکا بآئین فصیح
حمد حق سبحانہ جل و علے
دخل انمین حکم ظاہر کو ندے
فرق ہے اسمین مثال مرد و زے
یہ کثیف اور وہ لطیف و مہ جبین
اپنی کج فہمی پر استغفار کر
منکر اسکا دونون عالم مین ہے خوار
قدرت حق سے مجھے ہوتی ہے خبر
رزق کسب و علم و جہل و خشک و تر
حال مین لکھتا ہون اسکا یکقلم
کون ہو عہدہ برآ تقدیر سے
کر زلک تدبیر سے ہوتی ہے حک
تا لکھون احوال طفل ائے نکتہ دان
رحمت حق نے دیا پردہ اُٹھا
مضطرب بیحد ہوا دلمین جوان
کیجیے اس راز پنہانی کو وا
لطف حق تمپر ہے ہر لیل و نہار
حال سے اس طفل کے آگاہ کر

اسکی قسمت مین جو کچھ تو نے لکھا
مخبر پہ میرے ذرا کر کے نظر
مجھسے کب ہووے خلافِ امر کا
راز غیبی مشتہر کب ہو بھلا
راز باطن کی کرین گر ہم خبر
جو کوئی اُس راہ کا ہے باخبر
جب ترا یہ پردۂ غفلت اُٹھا
آدمی کی طبع پر ہے منع شاق
ہو بشر جس کام مین طبعًا نفور

من وعن وہ حال مجکو بھی بتا
دے مجھے اپنی کتابت کی خبر
جب تلک ہووے نہ حکم کردگار
تو عبث اس بات کے درپے ہوا
کام دنیا کا ہو سب زیر و زبر
کام سے دنیا کے وہ ہی کور کر
پھر ملائک کا بھی تو ہے پیشوا
منع سے ہوتا ہے زائد اشتیاق
منع کر جیسے کرے وہ بالضرور

جو مقدر اسکی قسمت مین ہے دے
یون کہا اس سے ملک نے کیا کہون
تو نہ کر اس بات کا ہرگز خیال
مجھسے مت اس بات کی تفتیش کر
اہل دنیا کی ہے غفلت پر بنا
سقف دنیا کا ہے یہ غفلت ستون
منع سے یہ اور شائق تر ہوا
منع سے ہوتی ہے حرصِ مرد تیز
مجکو اسپر یاد ہے اک طرفہ نقل

تیرے صدقے سے مجھے دریافت ہو
راز غیبی کسطرح افشا کرون
اسمین کب وہم اور زیرکی ہے مجال
مین نہین کہنے کا ہرگز یہ خبر
باخبر کو کام ہے دنیا سے کیا
اسمین ہین یہ جنگ و ظلم و کشت و خون
کی بہت سی پھر جوان نے التجا
منع سے باہم ہین سب جنگ و ستیز
غور کرتا آوے کچھ تجکو بھی عقل

قاعدہ کلیہ اور خاصۂ طبعی ہر آدمی کا ہے کہ جس بات سے منع کرین دل اس کا اسی چیز پر راغب ہوتا ہے اور وہی شی اُسکے ذہن مین مرتسم ہوتی ہے اور اسی پر

تمثیل ہے ایک درویش عابد اور ایک مرد کی

کہتے ہین تھا ایک بس مردِ ظریف
ہم رحیم و ہم کریم و ہم خلیق
طمع دنیاوی سے بالکل پاک تھا
بسکہ باہمت تھا وہ مردِ خدا
جو کوئی ہوتا غریب و خستہ جان
ایک دنیا دار کے دلمین گمان
اچھے اچھے گھر سے پکوا کر طعام
جبکہ گذرے اسطرح پر چند سال
سمجھا اپنے دلمین جب وہ مرد پیر
اب اگر اس شخص کو دون مین جواب

صاحب تمکین و ذی عقل و شریف
ہم شفیق و ہم حلیم و ہم دقیق
کار حق مین چابک و چالاک تھا
ہوتا جو کچھ اُسکی حاجت سے سوا
اسی سے خدمت اسکی کرتا وہ اُن
یہ ہوا ہے کیمیا گر یہ جوان
لیکے جاتا پاس اسکے صبح و شام
ایکدن اُسنے کیا اس سے سوال
طمع دنیا مین ہے یہ بالکل اسیر
دلمین ناحق اپنے کھاوے پیچ و تاب

عابد و زاہد کریم و پارسا
رہتا تھا صحرا مین آبادی سے دور
تھی توکل پر فقط اُسکی گذر
کرتا وہ تقسیم محتاجون پہ سب
اسلیئے رہتی تھی اُس جا ایکہجوم
اس توقع پر کہ شاید دے بتا
کرتا الفت اور محبت بےشمار
آپکو آتی ہے گر کچھ کیمیا
اُسکو اب مایوس کرنا ہے بُرا
حکمتِ عملی ہے اس جا مین ضرور

متقی و نکتہ فہم و باوفا
اختلاطِ خلق سے تھا وہ نفور
رزق کے اُسکی خدا لیتا خبر
کچھ نہ رکھتا پاس اپنے روز و شب
بینواؤن اور غریبونکا ہجوم
خدمت اسکی دل سے وہ لاتا بجا
رہتا خدمت مین کھڑا اہل و نہار
نسخہ اسکا کیجیے بندیکو عطا
جانفشانی اسنے کی ہے سالہا
یہ بلا تا اپنے پیچھے سے ہو دور

یون کہا درویش نے تجھپر فدا
آیا تھا جی مین مرے بھی بارہا
نسخہ نُقرہ بتاؤن یا طلا
ہو کے خوش اُس شخص نے کی التجا
اس سے بنتی ہے بلاشک کیمیا
بوزنہ کا گر کہین آیا خیال
جی مین خطرہ کچھ بھی بندر کا نہ لا
دست بستہ ہو ہوس نے یون کہا
شرط یہ کچھ اسقدر مشکل نہین
تھا اسے درویش کا ازبس یقین
اس توقع پر کہ گھر مین اپنے جا
الغرض جا کر وہان بالاضطرار
آیا پھر ناچار ہٹ کر اپنے گھر
دو ہین آتا تھا خیال بوزنہ
پڑھتا تھا لاحول و استغفار کو
منع سے پہلے کبھی وہ سالہا
اسطرح جب ہو گئی مدت بسر
رنج باطل مین مجھے درویش نے
مرد کامل نے برائے امتحان
جب ہوا یہ قلب زر وہ دہی
ہو گیا وہ فعل اُسکا رہنمون
اور نہ منہیات پر راغب ہے تو

جی ہے میرا چیز کیا ہے کیمیا
دون بتا تجکو بنا لینا طلا
کون شی در کار ہے مجکو سنا
وہ بتا جس سے بنے کندن طلا
شرط ہے لیکن یہ اسمین اے فتا
ہے طلا کا اس سے پھر بننا محال
اس خیال بد سے تو دل کو بچا
بچنا اس سے اسقدر مشکل ہے کیا
مین بجا لاؤنگا اسکو بالیقین
اُسکے کہنے کو یہ سمجھا ہے یونہین
جسقدر چاہون بناؤنگا طلا
جان و دل سے وہ ہوا مصروف کار
منحصر اسکو رکھا وقت دگر
تسم دلمین مثال بوزنہ
تا خیال بوزنہ موقوف ہو
کچھ خیال بوزنہ دلمین نہ تھا
تب یہ سمجھا ہے لیا سرا بدگر
اسلئے ڈالا ہے تا غافل بنے
کر دیا ہی مجھسے یہ نکتہ بیان
کیمیاے باطنی حاصل ہوئی
جو نہ سمجھے بات کو ہے مردود ن
حکم بر حق کی جو ہووے جستجو
منتظر تیرے ہین دونون دیر سے

تیری فرحت سے ہی میرے دل کو چین
لیک تھا ازبسکہ راز مستتر
جب تجھے درکار ہووے سیم و زر
یون کہا اُسنے اُکھاڑ اب وہ جڑی
جبکہ پاوے تو بناوے اس سے زر
دل کو اپنے اسطرح سے جمع کر
بیچ مین گر خطرہ اُسکا آ گیا
برسو نمین آتا نہین مجکو خیال
ہو کے خوش درویش سے رخصت ہوا
آپکو وہ کیمیا گر جان کر
اس خیال خام پر وہ خیرہ سر
جب گیا صحرا مین وہ لینے دوا
جاتا تھا صحرا مین ہر شام و سحر
جسطرح کرتا تھا اسکو دلسے دور
لیک اِن باتون سے کب ہوتا وہ کم
منع کرنے کا ہوا ایسا اثر
چھوڑ کر مین کیمیاے باطنی
ہے مجھے بھائی یہ سودا محال
کیمیا یہ کیا ہے اور کیسا خیال
بوٹی اور بندر پہ لعنت بھیجکر
اسلئے تجھسے کہی مین یہ مثال
اس سخن کی کچھ نہین ہے انتہا
لیکن یہ گفتگو کیدھر بہے

تیرا کہنا ہے مرے بالراس و عین
تھا ظہور اسوقت اسکا منحصر
دم کے دم مین اُسقدر تیار کر
اس شجر کے بیچ مین جو ہے کھڑی
ہو نہ بندر کا ذرا دل مین خطر
ہو نہ بندر کا ذرا دل مین گذر
لغو ہے پھر ساری محنت اے فتا
بوزنہ کا دلمین اے فرخندہ فال
اور وطن کا اپنے جھٹ رستہ لیا
ہوتا اپنے دلمین ہر دم شاد تر
قطع کرتا تھا مسافت جلد تر
دلمین بندر کا خیال اُسکے بندھا
لیک جب آتی تھی وہ بوٹی نظر
تھا تصور کا زیادہ تر ظہور
تھا تفوق مین تصور دمبدم
رہتی شکل اُسکی سدا پیش نظر
پوچھی کیون یہ بات بس و ن دونی
اس طلائے ظاہری پر خاک ڈال
ورد کر تو نام پاک ذوالجلال
یاد مین اللہ کے باندھی کمر
تا کرے موقوف تو اپنے خیال
کہہ ملک کا اور جوان کا ماجرا

پوچھنا اون جوان صالح کا منشی تقدیر سے حال قسمت لڑکے کا اور بتانا اوس کا

پھر لگا کہنے فرشتہ سے جوان
ہے قسم تجکو بذاتِ کبریا
دیر تک انکے رہی ردوبدل
جب فرشتہ نے لیا اُس سے قرار
اور پہ ہرگز نہ ہو یہ حال وا
مدتِ عمر اسکی ہے ہفتاد سال
سے ہے معاش اسکی مقدر صید پر
پر نہین خالی رہے گا اسکا دام
تجھسے مین ہوتا ہون رخصت والسلام
ہوگیا دلمین وے اسکے یقین
بے عدد سیم و زر و لعل و گہر
مال و ملک و دولت و فوج و سپاہ
گر وہ چاہے بادشاہ ذوالجلال
جسکو چاہے دم مین وہ کردے فقیر
دیکھکر فرزند کو خوش ہوگیا
کی عطا اسطرح کی بے انتہا
طفل پر دایہ بہت سی کی تعین
اہل خانہ نے کیا ذکرِ جوان
مرد و زن سے سنکے تعریف و ثنا
جانکر اُس شخص کو مرد امین
نو مہینے جب گئے اُسپر گذر
کہہ خدا کیواسطے راز نہان
حال تو اِس طفل کا مجکو بتا
سنکے نام پاکِ حق عزوجل
کہتا ہون اِسپر نکرنا تو گذار
رکھیئے اُسکو دل کے اندر تو چھپا
اسکی قسمت مین نہین ہا اوزال
بیچ کر طائر کرے گا یہ بسر
کچھ نہ کچھ آویگا اسمین لاکلام
فی امان اللہ قد تم الکلام
جو کہا ہے اُسمین شک ہرگز نہین
کسطرح ضایع کریگا یہ پسر
ایسی جلدی کسطرح ہووین تباہ
ایکدم مین چھین لے فارغ بکمال
جسکو چاہے آن مین کردے امیر
کی زیادہ حد سے خلقت پر عطا
صاحبِ دولت ہوا ہر اک گدا
تا نہو تکلیف لڑکے کے تئین
اُسکی عصمت اور عبادت کا بیان
معتقد اسکا زیادہ تر ہوا
کردیا سب گھر کے کامو پر تعین
دروزہ اسکے اُٹھا پچھلے پہر
ہے تجھے ذاتِ مقدس کی قسم
پہلے تو کرتا رہا تکرار وہ
وہ فرشتہ ہوگیا بس منفعل
کھا قسم تو اُس جنابِ پاک کی
ہو چکا جب خوب یہ قول و قرار
اب پدر اُسکا اگرچہ ہے امیر
طائرون کے صید پر اسکی معاش
ہوگا نام اُسکا چڑیمار ایجوان
کہکے یہ باتین ملک غائب ہوا
لیک حیران تھا کہ کیا ہو گا سبب
دیکھیئے نازل ہوا اسپر کیا بلا
پھر یہ کہتا تھا کہ وہ ربِ قدیر
اُسکے قبضہ مین ہے سب مال و منال
بعد اسکے جبکہ گذرا ایک سال
خلعت و سیم و زر و لعل و گہر
طفل کے اپنے برابر تول کر
تھے فدا بیٹے پہ مادر اور پدر
خیر خواہی اُسکی ساری ہو بہو
کردیا اُسکا وظیفہ چار چند
دائیہ اُسکی دوبارہ باروار
یاد آیا اُسکو پھر وہ ماجرا
جسنے یہ پیدا کیئے لوح و قلم
پر قسم سے ہوگیا ناچار وہ
اور ہوا انکار کرنے سے خجل
موجدِ ارکان اور افلاک کی
تب فرشتے نے کیا راز آشکار
بعد اسکے ہوگا یہ مفلس فقیر
ہے مقدر اے عزیز خوش قماش
خلق مین مشہور سن از گوش جان
یہ جوان حیران و ششدر رہگیا
جس سے یون یکلخت حشمت جاے سب
جس سے ہو یہ حال اس فرزند کا
بادشاہو نکو کرے دم مین فقیر
کچھ نہین دم مارنیکی وان مجال
ہٹ کے آیا وہ امیرِ خوش خصال
اسقدر بخشے کہ خیرہ ہو نظر
روز مسکینون کو دیتا تھا سیم و زر
رکھتے تھے ہردم اوسے زیر و نظر
سنکے بس شادان ہوا وہ نیکخو
جان سے اُسکا ہوا احسان مند
ہوگئی حکم خدا سے جلد بار
منشی تقدیر نے جو تھا لکھا

دلمین آئی اُسکے پھر یہ آرزو
شور و غل جسدم وہانسے کم ہوا
کرتا تھا یہ دلمین اپنے گفتگو
گھر مین سے باہر کو آتا ہی چلا
ہاتھ رکھ سینے پہ اور کرکے خطاب
آپکے آنیکا اِس گھر مین سبب
جب کہا اُس شخص نے مین ہون ملک
ہوتا ہے پیدا جو دنیا مین بسر
لکھنے مین آیا تھا اس لڑکے کا حال
عرض کی اُسنے کہ جو کچھ ہے لکھا
بولا وہ سنکر کہ ہے امکان کیا
حکم دیتا ہے ہمین جو کچھ خدا
ہو کے عاجز پھر جوان نے دی قسم
حال کچھ اس طفل کی تقدیر کا
عہد پھر اس سے فرشتے نے لیا
دلمین اپنے رکھیو اسکو مستتر
عمر کے اسکے مین کل چالیس سال
گو کسی سے کچھ نہین کہنے کا یہ
ایک گھوڑے سے ہو عمر اسکی بسر
اسکے کہنے کا ہوا دلپر یقین
دھوم پہلے سے زیادہ تر ہوئی
جبکہ گذرا اُسپہ کامل ایکسال
شام سے لے نصف شب تک درد کا

اُس ملک کی اب بھی کیجئے جستجو
مانگتا تھا یہ دل و جانسے دعا
یک بیک بر آئی اسکی آرزو
درمیان صحن جب وہ آگیا
اس جوان کو جھٹ دیا جلدی جواب
کیا ہوا ہے مجھسے کہئے بات اب
رہنے کی جا ہے مری اول فلک
اُسکی قسمت مین ہی کچھ خیر و شر
حکم سے اللہ کے اے خوش خصال
اسکی قسمت مین مجھے بھی تو بتا
بھید مین ظاہر کرون تقدیر کا
اِک ذرا اس سے نہ کم ہونے سوا
یون کہا اے مظہر فیض اتم
وے بتا جو کچھ کہ تو نے ہے لکھا
بھید یہ ہرگز کسی پر ہو نہ وا
مت زبان پر لائیو ہرگز یہ سِر
بعد اسکے یہ کریگا انتقال
خالی گھوڑے بن نہین لینے کا یہ
ہووے یاقوت و زمرد لعل و زر
کہ گیا ہے جو یہ سب ہوگا وہین
اور وہی داد و دہش و خوشی شی
حاملہ پھر وہ ہوئی نیکو خصال
رنج زائد حد سے بیگم کو رہا

جبکہ پیدا ہولیا اُس کے پسر
یارب آئے لکھنے جو حالِ پسر
دیکھتا کیا ہے کہ اک مرد عرب
آگے جا کر پھر گیا اُسنے سلام
عرض کی اسنے کہ اے بحر کرم
جسطرح پہلے ہوئی تھی گفتگو
مین لکھا کرتا ہون احکام قضا
اسکے بالین پر کھڑے ہو کرکے ہم
اب مین پھر جاتا ہون سوئے آسمان
تیرے باعث مجکو بھی دیر آئی ہو
مین خلاف حکم مارون دم اگر
کی بہت سی پھر جوان نے اِلتجا
ہے قسم تجکو خدا کی ذات کی
سنکے نامِ پاک رب ذو الجلال
کہتا ہون اس شرط پر مین اُسکو
ہوچکا جب ضبط وہ قول و قرار
ہے یہی اسکے نصیبو نمین لکھا
ملک مع نہ جاہ و لشکر نے سپاہ
وہ ملک یہ کہکے غائب ہو گیا
آگیا اتنے مین ہنگام سحر
اک مہینے تک ہی وہ دھوم دھام
جب ہوا درد ولادت آشکار
نصف شب کے بعد با درد و محن

یہ کھڑا جا کر ہوا بیرون در
وہ فرشتہ مجکو بھی آوے نظر
با ہزاران ناز و شادی و طرب
اُس ملک نے بھی بعز و احترام
کیون کیا ہے اسجگہ رنجہ قدم
پرسش اس سے اسنے کی سب موبمو
ہو نہین نائب منشی تقدیر کا
لکھتے ہین حال اُس پسر کا یک قلم
لکھ چکا جو کچھ تھا لکھنا اے جوان
اِس پسر کا حال اے فرخندہ خو
ہیبتِ حق سے جلین یکلخت پر
دیر تک انمین رہا یہ ماجرا
موجبِ افلاک و موجودات کی
دل ہوا نرم اس فرشتہ کا کمال
اور کوئی واقف اس سر کا نہو
تب فرشتے نے کیا راز آشکار
اک ہی گھوڑا پاس اسکے ہوئیگا
ہو فقط گھوڑے سے بس اسکا نباہ
رہ گیا تنہا جوان اُسجا کھڑا
یہ ہوا مصروف اپنے کام پر
مجمع خلقت نہایت اژدحام
درد کے مارے ہوئی وہ بیقرار
دختر ایک پیدا ہوئی غنچہ دہن

عادتِ سابق پر اُٹھکر یہ جوان
ہو گئی موقوف جب وہ حق دبق
انتظاری مین ہوئی جب اسکو دیر
صحن خانہ سے وہ جب آگے بڑھا
واسطہ باعث سبب کچھ بات بھی
یہ تمھاری شکل اور یہ اتقا
حکم پردے کا فرشتونسے نہین
پردہ کر سکتا ہی کب انسے بشر
ہم ملک ہین کام پر تحریر کے
اسلئے آیا تھا مین اس جا دوان
کی جوان نے عرض مجکو بھی بتا
رو نکر للہ تو میرا سوال
دیر تک باہم رہی ردّ و بدل
دیکے ضامن بیچ مین ربِ مجید
سال اسکی عمر کی پنجاہ و پنج
فاحشہ بدکار قحبہ ہوگی یہ
چکلے کے اندر رہیگی راتدن
سنکے یہ احوال وہ مرد خدا
دلمین سمجھا اپنے آویگا وبال
کچھ نہین دنیا مین ہے بوے راستی
عزم کر کے حج بیت اللہ کا
حج ظاہر کا ہے بھائی کارِ عام
نفس کا کٹنا ہے کب تجھسے گلا

پھر گیا گھر مین براے امتحان
تب زیادہ تر ہوا اسکو قلق
آگیا وہ جانجک یاوش بخیر
مرحبا کہکر سلام اُسنے کیا
غیر کے گھر مین جو آئے تم خفی
گھر مین غیرونکے پھرو بیدغدغا
رہتے ہین ہر دم کراما کاتبین
حکم انکا اور انکا ہے دگر
حکم مین ہین منشی تقدیر کے
تا لکھون حال ضعیف خستہ جان
تو نے کیا اسکے نصیبونمین لکھا
کیونکہ لاتہزہی قول ذوالجلال
دل گیا آخر فرشتہ کا پگھل
اور بہت سے کر کے پیمان شدید
ہین دلے گذریگی با صد درد و رنج
رنڈیون مین سب سے یکتا ہوگی یہ
یہ نہین رہنے کی تنہا مرد بن
دل شکستہ اور غمگین تر ہوا
تو قدم اس مخمصے مین سے نکال
ہر ہر اجزا مین ہی اسکے سوبجی
جد و کد بیجد سے یہ رخصت ہوا
حج رب البیت ہے مردونکا کام
جب تلک چھوٹے نہ تو حرص و ہوا

شاید آجائے فرشتہ پھر نظر
منتظر تھا یہ کہ کب آوے ملک
نکلا اُس گھر مین سے اک مرد شریف
پوچھا کیون آئے تھے تم اے مہربان
غیر محرم کے جو تم گھر مین گئے
تب فرشتہ نے کہا سُن اے بشر
مرد و زن پر جان تو بے شبہ و شک
پیدا جب دنیا مین ہوئی طفل جو
مجکو اب بھیجا تھا حکم ذوالجلال
ضبط مین حالات اسکے کر چکا
اسکی قسمت مین جو کچھ ہی خیر و شر
گو کیا انکار اس نے بارہا
لیک اخفا پر بہت تاکید کی
جب کیا ظاہر یہ اُس دختر کا حال
ہے زنا پر رزق کی اسکی برات
اور زانیہ بھی ہوویگی مگر
مین نے یہ اسکے نصیبونمین لکھا
یہ علامت دیکھ کر ادبار کی
نفس کی خواہش پہ یکسر خاک ڈال
ہوش کر غافل نہ رہ تو بھی جوان
دیکھکر تحریر کی تقدیر مرد
کب ہو تجھسے حج رب البیت کا
کسطرح حرص و ہوا تجھسے ہو دور

پوچھون اُس سے حال دختر سر بسر
دغدغہ یہ تھا نہ چھپ جاے ملک
بس عجیب و بس غریب و بس لطیف
حال اپنا کیجیے کچھ مجھ سے بیان
دو جواب اسبات کا جلدی مجھے
مین فرشتہ ہون نہین مجکو خطر
ہین محافظ غیب سے ہر دم ملک
اک ملک آتا ہے لکھنے حال کو
جا کے لکھ لا عمر کا لڑکی کے حال
ہو کے فارغ اب چلا سوے سما
سن یہ عن مجکو بھی اُسکی دے خبر
لیکن اُسنے اُسکو عاجز کر دیا
فاش کرنیکی بہت تہدید کی
سخت یہ بدکار ہوگی اور چھنال
مرد بن اسکے نہ گذرے کوئی رات
ہوگی یہ اُس عصر مین سب سے بتر
فی امان اللہ کہہ غائب ہوا
دل اوچاٹ اُسکا ہوا ایکبارگی
کام دنیا کا ہے سب خواب و خیال
یہ ہے مکروفن سے بازار جہان
ہو گیا دنیا سے دل یک لخت سرد
نفس کا کاٹے نہ جبتک تو گلا
ہو نہ جبتک قلب مین ایمان کا نور

ہوں اگر سو پاس خنجر آبدار
جب کہے تو نفس کے برعکس کام
گر نہ ہووے جذبہ حق دستگیر
جان و دل سے کر اُسی سے التجا
کوٹ صدقِ دل سے تو بابِ کریم
نعمتیں وہ ہیں نہیں جنکو زوال
خواب کی باتوں کا کیا ہے اعتبار
طفل نو نفسوں پہ ہوتا ہے فدا

قتل ہو اسوقت نفسِ نابکار
کام تیرا پھر تو بن آوے تمام
تو ہے اپنے نفس سرکش کا اسیر
درد کر کچھ دل میں پیدا اور بتا
تاکہ وا ہو تجھپہ وہ بابِ نعیم
ہے فنا جنکو وہ ہے خواب و خیال
اتنا تو ہوتا ہے کیوں مفتون و زار
کچھ نہیں پہچانتا اچھا برا
اس سخن کی کچھ نہیں ہے انتہا

قتل کرنا نفس کا دشوار ہے
نفس کی خواہش ہیں لاکھوں دمبدم
کارِ حق میں کسب کو ہے دخل کب
گر خلوص دل سے تو ہر کام حق
نے یہ نعمائے جہانِ بیوفا
نعمتِ دنیا و لذت سربسر
خانۂ دنیا ہے پر نقش و نگار
اہل دنیا ہیں مثالِ طفلِ نو
اس جوان کا آگے کچھ کہہ ماجرا

یہ جوان مردوں کا بھائی کار ہے
بے مدد اللہ کے کب ہوئیں کم
یاں مگر اس شخص پر ہو لطف تب
تاکہ ہووے تجھ پہ کچھ انعام حق
بلکہ وہ نعمائے باقی بے فنا
خواب کی حالت ہے اس سے درگذر
تو مثالِ طفلِ نو ہے شیر خوار
بالغِ کامل ہے مردِ عیب جو

جانا اُس جوان کا واسطے حج اور ملک کی سیر کر کے آنا اُسی شہر میں بعد تیس برس کے واسطے دریافت کرنے حال اولاد اُس امیر کی

اُسکے جانے سے امیر خوش تھا
اُسکے جانے سے تھا ہر اک کو الم
کعبہ میں وہ ایک مدت تک رہا
دل میں اُسکے سیر کا آیا خیال
اُس نگر میں اُسکو بھی مدِ نظر
جانتی ہے خلق جسکو کیمیا
ایک دم کی صحبتِ مردِ نکو
دل میں تھی اُسکے یہی بس آرزو
کیا زن و فرزند کا اُسکے ہے حال
کیا کیا تقدیر نے اُنکے ظہور
ہے مروت سے بہت یہ بات دور

دل میں اپنے سخت آزردہ ہوا
دیکھیے جسکو وہی تھا چشم نم
پھر مدینہ میں بذوقِ دل گیا
شوق سیاحی ہوا اُسکو کمال
جستجوئے مردِ کامل سربسر
صحبتِ درویش ہے وہ بے فنا
بہتر از طاعات یکصد سالہ ہو
اس امیرِ نیک کی کر جستجو
کیا ہوے وہ اُسکے سب اہل و عیال
صدمہ گذرے اُنپہ کیا کیا اور فتور
گر کرے محسن کی خدمت میں قصور

جب ہوا حج کیلئے رخصت جوان
منزلیں طے کرکے جلدی پے بہ پے
عمر اکثر اُس مکان میں کی بسر
ہم عرب ہم روم ہم ترک و خطا
اس تمنا میں پھرے تھا جا بجا
صحبتِ کامل کو بھائی کر طلب
جبکہ گذری سیر کرتے بیست سال
چلکے پھر اُس شہر میں کیجئے مقام
زندہ ہے یا مر گیا ہے وہ امیر
تھا وہ دلدار جانسے تجھپر فدا
تجھپہ ہیں احسان اُسکے بیشمار

تھی زبانِ خلق پر آہ و فغان
پہونچا بیت اللہ وہ فرخندہ پے
بعد مدت کے ہوا حکمِ قدیر
سیر کرتا رات دن سب جا پھر
آ ملے درویش کامل کا پتا
اُسکی برکت سے ہو تو خود منتخب
آیا ہندوستان میں پھر وہ خوش خصال
تاکہ ہو دریافت حال اُنکا تمام
کیا ہوئے وہ اسکے اطفالِ صغیر
کیجیے حق اُسکا بھی کچھ جا کر ادا
کچھ تو اپنے سر سے تو اُنکا اُتار

تجھ سے بن آوے جو کچھ اے مرد دین
کیونکہ فرماتا ہے رب العالمین
قطع کرکے منزلین باصد قلق
نہ وہ گھر دیکھا نہ وہ دولت سرا
اسنے جو جو دیکھے تھے اسجا مکان
ہے ہمیشہ اس جہان مین انقلاب
ہے یہان گاہے چنین گاہے چنان
حال پر اپنے ذرا تو غور کر
ایک مدت تک رہا پھر تو صبی
بعد اسکے پھر کہولت مین رہا
ہے فنا اک دم مین تجکو اور بقا
اس مکان کا دیکھکر نقشہ عجیب
مرگیا بالفرض اگر اسکا مکین
دیر تک وہ اس تامل مین رہا
کیا ہوا وہ اور کیدھر سے وہ گھر
اسپہ جو جو رنج گذرے اور الم
بینواؤن اور محتاجون کو زر
عرض کی یہ ملک کا سب ماحصل
سنکے یہ غصہ ہوا شاہ جہان
کردیے مسمار سب اسکے مکان
دیکھا پھر ہر اک مکان کھود کر
گاڑ کر رکھنا بخیلون کا ہی کام
داب کر وہ مال کو ہو باغ باغ

گرنہ ہرگز انکی خدمت مین کمین
آپ قرآن مین یحب المحسنین
پہونچا آخر شہر مین وہ مرد حق
اصطبل نہ فیلخانہ کچھ رہا
ایک مکان کا بھی نہ تھا نام و نشان
گاہ تو لڑکا ہے گاہے شیخ و شاب
ہے حباب بحر سب کار جہان
رکھ تغیر اور تبدل پر نظر
ہو گیا پھر تو مراہق اے اخی
سن شیخوخت مین کیا عاجز ہوا
مستمر سمجھے ہے تو تن کو سدا
رہگیا حیران یہ مرد غریب
لے گیا کون ان مکانونکے تئین
پوچھا پھر اہل محلہ سے پتا
حال سے اسکے مجھے دو کچھ خبر
اسکا ہی ہر اک کے دلپر داغ و غم
بیعدد دیتا تھا وہ نیکو سیر
کھا گیا سو سو طرح کے کر دغل
اسپہ کی اسنے سے بس قید گران
ایک کا چھوڑا نہ کچھ نام و نشان
نکلے تا لعل و زر و سیم و گہر
اس سے ہے اہل سخا کو ننگ و عار
جسکو رلوانا ہو پشیمانی پر داغ

انکو جاکر کچھ تو تو تلقین کر
باندھکر اسبات پر اپنی کمر
اس محلہ مین کیا جاکر مقام
نہ وہان دیوان خاص و نہ عوام
دیکھ اس نقشہ کو حیران ہوگیا
ایک صورت پر نہین اسکا قیام
کار دنیا ہے سراسر بے ثبات
شکم مادر مین تو اول تھا جنین
بعد اسکے نوجوان پھر تو ہوا
اور ہین صدہا تغیر دمبدم
ہے تجدد مثل کینہ بے خبر
دل مین کہتا تھا کہ یارب وہ مکان
کچھ زمانہ بھی نہین گذرا طویل
تھا فلانا جو امیر زردار
نام اسکا سنکے ہر اک نے کہا
تھا سخی از بسکہ وہ مرد امیر
حاسدون نے کرکے باہم مشورا
کرکے جھوٹے ملک مین سے واصلات
ضبط سب اسکا کیا مال و منال
حاسدون نے یون کیا پھر آشکار
جستجو ہر چند کی لیکن پتا
وہ کرے اس گنج کو زیر زمین
ہے یہی اس مال کا آخر مآل

حال سے اب انکے مت رہ بیخبر
بھٹ گیا اس شہر مین کرکے سفر
رہتا تھا جس جا امیر نیک نام
نہ جلو خانہ نہ دروازہ نہ بام
ہے یہی دنیائے دون کا ماجرا
ہے تغیر اور تبدل مین مدام
جو پھنسا اسمین ہوا آخر کو مات
ہوکے پیدا پھر ہوا طفل حزین
کیا جوانی مین کئے کام اے فتا
لیک وہ مخفی ہین تو سمجھے ہے کم
آدمی بنکر ذرا تو ہوش کر
کیا ہوئے جو کچھ نہین نام و نشان
مدت سی سال ہے عرصہ قلیل
کسطرح اسکا ہوا پایان کار
کیا کہین جو اسپہ گذرا ماجرا
دے تھا ہر سائل کو وہ مال خطیر
بادشہ کو کر دیا اسپر خفا
دس کرور اسنے نکالے فاضلات
بندی خانہ مین گئے اہل و عیال
ہے دفینہ اسکے گھر مین بیشمار
کچھ دفینہ کا نہ اس گھر کا ملا
ہو نہ جسکو اپنے مرنے کا یقین
پہلے ہی تو اس بلا کو سر سے ٹال

آدمی جسکو سمجھتے ہین سخی ۔ ہے حقیقت مین بڑا منصف وہی
کیونکہ وہ سب مال ہمرہ لیگیا ۔ کچھ نہ دا ماندونکو اپنے دے گیا
تم جسے سمجھے ہو ممسک اور بخیل ۔ وہ سخی ہی مجھسے سن اسکی دلیل
خود نہ لے اور غیر کو دے اے اخی ۔ عرف مین کہتے اُسی کو ہین سخی
ہین یوہین بر عکس سب دنیا کے کام ۔ کہدیا مین ایک تا سمجھیں عوام
قید کے اندر رہا وہ چند سال ۔ اس مصیبت مین مع اہل و عیال
اب زیادہ اس سے مت تکلیف دے ۔ حال باقی اسکا ہے ناگفتہ بہ
قید کے اندر اذیت وہ اُٹھا ۔ دو برس کے بعد آخر مرگیا
بعد اُسکے مرگ کے اہل و عیال ۔ قید سے سبکو دیا شہ نے نکال
گھر رہا قبضہ مین اُنکے او نہ در ۔ چند مدت تک پھرے وے گھر بگھر
کرگئی زوجہ بھی اُسکی انتقال ۔ اب نہین اولاد کا معلوم حال
جب سنی حاجی نے انکی داستان ۔ درد دل سے کی بہت آہ و فغان
جسکا خود ابتر کرے تقدیر کام ۔ کچھ نہین کرتی وہان تدبیر کار
چل گیا جو کچھ نصیبون مین قلم ۔ اک ذرا بھی اُس سے ہو نہ بیش و کم
ہین عمارت اُس قسم کی بے عمل ۔ نیک و بد پر ڈال مت رخ خلل
چھوڑ کر یہ گفتگو کہہ ماجرا ۔ حال اُسکے دختر و فرزند کا

ملنا اُس حاجی کا بعد تلاش اور جستجو کے فرزند کلان اُس امیر سے کہ پیشہ صیادی کا کرتا تھا اور دل تنگ ہونا حاجی کا تنگدستی سے اُسکی اور تدابیر کرنے حاجی کے بموجب لکھے تقدیر کے واسطے کشایش رزق کے اور کارگر ہونا تدبیر کا

ڈھونڈھتا پھرتا تھا ہر جا کو بکو ۔ اُسکے فرزندونکی کرتا جستجو
بعد مدت کے ملا اک مرد پیر ۔ تھا وہ ہمراز قدیمی اور امیر
تھا قدیمی اُنکے گھر کا خیر خواہ ۔ اُسکی بھی اس غم سے تھی حالت تباہ
واقف اس حاجی سے بھی وہ پیر تھا ۔ کیونکہ مدت تک رہے تھے ایک جا
جب بتایا اُسنے سب نام و نشان ۔ کرگیا معلوم پیر نکتہ دان
سنکے وہ حال گذشتہ مو بمو ۔ کرگیا دریافت اُسکو مو بمو
جب ہوئے واقف وہ حال بگدگر ۔ مل گئے آپسمین جون شیر و شکر
کرکے آپسمین بہت سی قیل و قال ۔ پھر کیا حاجی نے اُس سے یہ سوال
اُسکے فرزندونکا بھی معلوم حال ۔ ہے تجھے اے صاحب فرخندہ فال
مین بہت دیدار کا مشتاق ہون ۔ دیکھون انکو تو اگر ہو رہنمون
جب گیا مین تھے وہ اطفال صغیر ۔ دلمین وہ الفت ہے میری جاگیر
رہتا تھا دلمین مرے اکثر خیال ۔ دیکھ لون آنکھونسے اپنے اُنکا حال
کہکے یہ دونون ہوئے پھر چشم نم ۔ سخت اس صدمہ سے تھا دل پر الم
جو کہ تھا دونونکو اُسدم اضطرار ۔ رنگ پر یون کب ہو بجلی کو قرار
مرغ بسمل کیطرح تڑپے تھے وو ۔ کیا کہون اسوقت کے احوال کو
وہ ہی جانے اس تڑپنے کا مزا ۔ درد دل سے جسکو ہو کچھ ذائقا
درد دل سے آدمی کو ہی شرف ۔ درد گر تجھ مین نہین ہی ناخلف
درد کے خاطر بنا ہے آدمی ۔ ورنہ کیا حیوا نہین تجھسے ہے کمی
درد جسکے دلمین نہو وہ دل نہین ۔ مشت گل ہی دل نہ کہہ اسکے تئین
درد دل سے اور کچھ بھی ہی مراد ۔ نے یہ درد ظاہری و جع الفواد
درد دل وہ ہی کہ ہو تو محو حق ۔ ہو نہ کچھ اُسکے سوا دلپر قلق
دلمین دنیا کی نہو کچھ آرزو ۔ چھوڑ کر سب بیٹے کو ہو تو نیک خو

جب ہوا تو جان سے مجبور نگار
یون کہا جب پیر نے با درد و آہ
ہے چڑیمار ونکی کوچے مین مقام
ہوگا ظاہر اس سے اورونکا پتہ
یوسفِ گم گشتہ کا پایا نشان
اُس جوان کو دیکھکر ژولیدہ حال
یا تو وہ سنجاب و کمخواب و حریر
یا تو سونیکے جڑاؤ وہ پلنگ
تھا نہ جس پا پر گمان آبلہ
کچھ نہیں دم مارنیکا یان مقام
پہونچے اس حکمت کو کب عقلِ بشر
عقل تیری گر نہ پہونچے اے پسر
کام بر عکس طبیعت اے فتا
تو کہے کب صبر و حنظل کو برا
مال و زر پر تو تو ہے دلسے فدا
مین نے دیکھے ہین بہت سے نامدار
فقر و فاقہ مین ہے حکمت بیشمار
پہونچے کب اسرار کو ہر بوالہوس
ہوسکے تو ہشیار کیون ہووے تباہ
یون کہے ہے وہ شہِ عالیجناب
اصل سے اپنی جو کوئی ہے جدا
الغرض یہ اُس جوان سے جب ملا
سرگذشت اپنی و رہنا انکے گھر

ورد و ریحان ہون تمامی سنگ خار
حال اُنکا سراسر ہے تباہ
ہے یہ طرز و طور یہ ہے اُسکا نام
مین نہیں کچھ حال اُنکا جانتا
مِل گیا ناگاہ اُس سے وہ جوان
آیا دلمین اُسکے وہ پچھلا خیال
یا گزی کی کہنہ چادر بس فقیر
یا زمین ہے اُسکے سونیکی بھی تنگ
اب ہوا افسوس کان آبلہ
پہونچے کب حکمت کو اسکے فہم عام
ہین حواسِ خمسہ اُس جا کور و کر
ہینگے عاجز دل سے استغفار کر
علت روحی کی ہے اچھی دوا
جبکہ استسقا ترا اُسنے گیا
جی کا بھی نقصان ہے ہمین اپنے فنا
زر و فقر اونکے ہاتھون سے نگار
جانتا ہے اُسکو لیکن کردگار
لعل و زر مین کب ہے کوئی بھی مگس
جاے تیری ساعدِ زرین شاہ
ہے یہ دنیا جیفہ و طالب کلاب
بینوائی کو رکھے ہے سونوا
پوچھا سارا اُسنے اُس سے ماجرا
الفت و اشفاق و اخلاق پدر

رنج سب راحت ہین تلخی مثل قند
ایک تو ہے اُسکا فرزندِ کلان
ہے یہی معلوم بس میرے تئین
الغرض بعد از ہزاران جستجو
کچھ نہ ملنے کی ہوئی دلمین خوشی
یا تو وہ تھی کثرتِ لعل و گہر
یا تو وہ دیبا و اطلس کا فرش
یا تو وہ اسپ سواری ہاے وہ پا
جس کف پا کو تھا رگِ گل سے تنگ
عین حکمت ہے جو کچھ کرتا ہے وہ
جو وہ کرتا ہے سو حق ہے اور صواب
فعل پر اُسکے نہ کر تو رد و قدح
جانے کب تو اِس دوا کا فائدا
جب ہوا اس بات کا تجھکو یقین
گو دیا تجکو نہ حق نے مال و زر
اور بہت اہل دول کو گشت مین
خالی کب حکمت سے ہو فعل حکیم
ہے نجاست مین مگس کا رزق یار
اُڑ کے تو جا بیٹھ سب کے ہاتھ پر
اسکا طالب ہو کے مت بن کلب تو
چھوڑ کر اس گفتگو کو اے خبیر
اپنا بھی احوال و قصہ لکھ قلم
اسکی پیدائش کا قصہ مو بمو

غم ہو لذت بخش طبع دردمند
صید گیر ماہیان و طائران
اس سے آگے علم تو مجھکو نہین
پھر گئے اُس کوچے کے اندر سو بسو
مفلسی پر اُسکے کچھ دلبستگی
یا یہ محتاجی کہ زانو پر نظر
پھونس پر یا بستر اور خورد و نوش
یا پیادہ خود پھرے ہے جابجا
دست غربت مین ہے دہ اور خار و سنگ
عین رحمت سے ہے جو کچھ کرتا ہے وہ
کوزہ گر بیشک وہی ہے لاجواب
امر حق ہے لائق تعریف و مدح
جب یقین حاصل نہ ہو تجکو شفا
رد ہے انکے آگے قند و انگبین
جان سے اپنی تو ہے تو بے خبر
دیدیا پھانسی ٹھگون نے دشت مین
جانے وہ دی ہے جنھین عقلِ سلیم
نقرہ و گوہر سے کیا ہے اُسکو کار
اِس نجاست سے جہان کے در گذر
اصل کی اپنے ہے گر کچھ جستجو
لِکھ ذرا تو حال فرزند امیر
اُس جوان سے کہدیا بے کیف و کم
اول و آخر کی ساری گفتگو

ہو کے رخصت جا نا بیت اللہ کا
یون بیان آئین شستہ سے کیا
وہ جوان بھی پھر سوا کچھ چشم نم
رہتا تھا جس جا مین بارے وہ جوان
جو میسر اسکو آیا تھا طعام
رات کو وہ حاجی بیت الحرام
اسرح ان پر لیک رکھتا تھا نظر
شام کو لاتا پکڑ کر جب ا نور
ایک ہفتہ جب ہوا ادن جا بسر
عارف کامل اسے وہ جان کر
معتقد جب دل و جان سے ہوا
مجھکو بھی ہمراہ اپنی لے فتا
مین بھی دیکھون آج کچھ سیر شکار
اس دل بیدل کا اپنے درد و غم
کسطرح کرتا ہے صید جانور
ایک سر مو کرنہ اسکے برخلاف
تو بہت چیزونکو سمجھے ہے برا
گر نہین تو جانتا پایان کار
ہین بہت سے قند اور حلوای تر
امر حق مین دخل تو ہرگز نہ کر
مین نہین کرنیکا کچھ اسکے سوا
شہر مین صحرا مین جاکر دور تر
جال مین آجائے میرے باز گر
سیر کرنا دتون تک جا بجا
وہ جوان مرہون منت ہو گیا
دو گھڑی تک رو کے یہ دونون بہم
لے گیا مہمان نو کو وہ وہان
لایا اوسکے سامنے با احترام
کرتا تھا ورد وظائف مین تمام
کسطرح اوقات کرتا ہی بسر
ہیچ کر اوقات کرتا تھا بسر
اُسکی صحبت کا ہوا اسمین اثر
چست باندھی اُسکی خدمت مین کمر
ایکدن حاجی نے اُس سے یون کہا
تا کہ دیکھون مین بھی صحرا کا مزا
تا کہ فرحت سے ہو دل باغ و بہار
سیر سے صحرا کے ہو شاید کہ کم
مین بھی دیکھون آج کچھ تیرا ہنر
گو خلاف عقل ہو وہ کام صاف
اُسمین مضمر ہے بہت سا فائدہ
تو ہر اک شی پر نہ کر تو اضطرار
جنکے کھانے سے ہو ہیضہ اپسر
پہونچے کب اس کنہ کو فہم بشر
برخلاف اُسکے ہو یہ امکان کیا
دام پھیلا یا کہ پکڑے جانور
اور پکڑ ونگا نہ ہرگز جانور
اسکے ملنے کے لئے آیا یہان
رقت قلبی سے ہو کر بیقرار
کر کے صبر و شکر وہ ابن جا پسر
شست و شو کر کے اسکے دست و پا
نوش دونون نے بہم کھانا کیا
دن مین بھی کرتا تھا وہ یاد خدا
دام لیکر دوش پر وہ نوجوان
جو میسر اسکو آتا رات کو
دیکھکر اوقات پیر نکتہ دان
رہتا وہ خدمت مین حاضر لا کلام
دل میرا یون چاہتا ہے اے پسر
شہر مین رہتا ہے دل نیا ر[illegible]
ہو رہا ہے غنچہ تصویر دل
دیکھکر گلگشت صحرا اور شکار
لیکے چلنا ہے مرا اس شرط کر
میرے کہنے کو بدل لاوے بجا
اور جسے سمجھے ہی تو ریحان و دو
گو کہ ہو ظاہر مین کوئی شی بتر
ہین بہت سے تلخ اور کڑوی دوا
الغرض اُس سے جوان نے یون کہا
پختہ کر کے اُس سے یہ قول و قرار
یون کہا حاجی نے اُس سے اے پسر
یا الٰہی بھیج باز صید گیر
کھینچکر تکلیف و رنج بیکران
رو پڑا آخر کو حاجی زار زار
لگگئے آپسمین چون شیر و شکر
اور بٹھایا پاس اپنے بستر ا
دل بہت خوش اُس سے حاجی کا ہوا
شغل باطن مین بدل مصروف تھا
صبح کو صحرا مین جاتا تھا وہ ان
آگے اس حاجی کے رکھتا لاکے وہ
معتقد دلمین ہوا وہ نوجوان
دست بستہ رات دن مثل غلام
جائے تو جب بہر صید جانور
مین بھی دیکھون چلکے جنگل کی ہوا
سیر سے جا مثل گل شاید کہ کھل
کچھ تو کم ہو ویگا دل کا اضطرار
جو کہون مین تجھسے وہی کام کر
گو کہ تو سمجھے نہ اُسکا مدعا
اسمین مخفی ہین ہزارون کے ثمر
اُسکے رکھ انجام پر اپنی نظر
جس سے رنج باطنی یکلخت جا
ہے ترا ارشاد بالکل کیمیا
دونون صحرا مین گئے بہر شکار
دل مین تو اپنے خدا سے عہد کر
کر نہ عا میری قبول اے شخبیر

اور آئے دام مین گر جانور
صید پر اُسکے نہ کرنا تو نظر

سوچتا تھا اپنے دلمین یون جوان
باز اس صحرا و جنگل مین کہان

باز پیدا ہوہے کوہستان مین
آئے کیونکر باز اس میدان مین

گرچہ آئے دلمین خطرے بشمار
لیکن اسکے یاد تھے قول و قرار

کام یہ گرچہ خلاف عقل تھا
لیک وہ پاس ادب سے چپ رہا

دو گھڑی کے بعد آئے جانور
زاغ و کنجشک و کبوتر بال و پر

مرغ جو آتا تھا دیتا تھا اوڑا
دو پہر تک وہ یونہین کرتا رہا

دام مین طاؤس زرین آ پھنسا
اسکے کہنے سے دیا اوسکو اڑا

پیر کی دہشت سے پر خاموش تھا
سوچتا تھا دلمین ہے یہ بھید کیا

کی اشارت پیر نے کچھ دم نہ مار
باز اب دم بھر مین ہوتا ہے شکار

کیونکہ تھا تقدیر مین اُسکے لکھا
جانور کا صید ہر روز ازقضا

غیب سے ناگاہ اک باز سفید
ہو گیا اُس جال مین فی الفور قید

باز کے آنیسے وہ مرد جوان
بحر مین حیرت کے تھا غوطہ زنان

دلمین کہتا تھا بصد عجز و نیاز
مین کہان اور سطرح کا شہباز

اپنی قسمت مین تو یہ رتبہ تھا
کچھ تصرف مرد حاجی کا ہوا

عیش و عشرت مین کیا شب کو بسر
آگیا آخر کو ہنگام سحر

سنکے آئے ہر طرف سے بازدار
دیکھ کر اُسکو ہوئے دل سے نثار

سوے صحرا پھر ہوئے دونون روان
وہ جوان اور وہ ضعیف ناتوان

پھر جوان سے مرد حاجی نے کہا
عہد کر حق سے کہ پکڑونگا ہما

آج بھائی کیجے تو صید ہما
آوے گر کچھ اور دیکھو تو اُڑا

جسکو مشکل کام سمجھے ہے بشر
ہے خدا پر سب سے وہ آسان تر

پیر کے ارشاد پر کر کے نظر
یون جوان دیتا اوڑا اکثر طیور

بیٹھے بیٹھے ہو گیا وقت غروب
تھا یقین دم بھر مین سورج جائے ڈوب

دام کو صحرا مین کرتو جلد وا
باز بن جو آوے دیجے سب اڑا

باز کے رہنے کی جا ہے کوہسار
آدمی کا جسجگہ کم ہو گذار

باز کا ہو جال مین آنا محال
کیا بندھا اس شخص کے جی مین خیال

دم نہ مارا اُس جوان نے کچھ ذرا
اُسکے کہنے پر عمل دل سے کیا

دام صحرا مین بچھا کر منتظر
بیٹھا یہ اک جا پہ ہو کر مستتر

مار کر ٹھوکر دیے اُسنے اڑا
جو کہا تھا پیر نے وہ ہین کیا

الغرض جب سارا دن آخر ہوا
مرغ ہر اک آشیانے کو گیا

تھا جوان کے دلپہ لیکن یہ الم
رات کو بھوکے رہین گے آج ہم

عکس اسکا پیر کے دلپر ہوا
سمجھا وہ سب اسکے دل کا مدعا

تھا اسے تقدیر کا معلوم حال
خالی لانیکا نہین صحرا سے جال

پہونچا جب خورشید نزدیک اُفق
وقت وہ آیا کہ اب پھولے شفق

باز کو لیکر چلے دونون شتاب
شہر کے جانب کو باصد آب و تاب

باز کا ہے جال مین پھنسنا عجیب
فی الحقیقت ہے یہ اک امر غریب

ہے فقط کچھ یہ بھی تائید خدا
جال مین میرے جو باز آکر پھنسا

وہ جو رہنے کا معین تھا مکان
باخوشی اول وہان آیا جوان

باز کا اُس شہر مین چرچا ہوا
ذکر اسکا جابجا ایسا ہوا

لے گئے باصد تمنائے دلی
جو کہا اُسنے وہی قیمت ملی

جا کے آبادی سے دو فرسنگ
جال پھیلایا کہ پکڑین جانور

غیر پر رکھنا نہ تو ہر گز نظر
دے اڑا کیسا ہی آئے جانور

مرد کرتے ہین ہما ہی کو شکار
حامی ہمت ہے وہ پروردگار

ہین ہما و زاغ اُس جا ایک سا
وہم و شک کا تو بھی دے پردہ اُٹھا

جانور صدہا دیے اُسنے اوڑا
دن وہ سارا انتظاری مین گیا

آگیا ناگاہ اتنے مین ہما
دام مین بے ساختہ وہ آپھنسا

ہو کے فرحت سے نہایت شادمان
شکر کے سجدے کرے تھا وہ جوان
اک قفس کے بیچ اسکو بند کر
آیا وہ لیکر ہما کو اپنے گھر

غل ہما کا شہر مین ایسا ہوا
شاہ تک اس بات کا چرچا ہوا
شہر مین اس بات کی تھی دھوم دھام
اس کے در پر ہو گیا اک اژدحام

ہے ہما از بس مبارک جانور
ہو گیا مشتاق سنکر ہر بشر
سیکڑون خلقت وہان بے اختیار
دیکھنے کے واسطے آئے تھے یار

ہم امیر و ہم وزیر و ہم گدا
اُس ہمایون شکل پر ہوں تھے فدا
ہر بشر سے سنکے تعریف ہما
مستعد لینے پر اُسکے شہ ہوا

الغرض وہ چند اُسے دیکر طلا
اُس ہما کو شاہ نے جھٹ لے لیا
مدتِ یک ماہ تک پیہم سدا
صید کر لاتے تھے دونون باز کا

مول لے لیتے تھے اونسے باز دار
دیکے قیمت بیش و کم ہر شکار
پیر کی تدبیر سے وہ نوجوان
فقر و فاقہ سے ذرا پاکر امان

سب لباس ظاہری کر کے درست
کار دنیا مین ہوا چالاک و چست
گھر بنایا لیکے اک اچھی سی جا
عقد شرعی اک عفیفہ سے کیا

اسپ تازی اک لیا اور دو غلام
سب کئے آراستہ ظاہر کے کام
گھر کے اندر ایک مردانہ مکان
بیٹھنے کو اپنے بنوایا وہان

جب کہا حاجی نے اس سے اے جوان
اب بتا ہے دوسرا بھائی کہان
اُسکی بھی ہے دیکھنے کی آرزو
کچھ بتا اُسکا بتا اے نیکخو

تجھسے ملکر دل نہایت خوش ہوا
دیکھون اب اسکا بھی ہے احوال کیا
اور بتا ہمشیر کا اپنی نشان
کسطرح ہے اور رہتی ہے وہ کہان

دونون کے احوال سے آگاہ کر
تاکہ مین انکی بھی لون جاکر خبر
اور نصیحت تجکو مین کرتا ہون چند
وہ ترے حق مین ہین یکسر سودمند

راہ حق مین ادا تو رہیو چست
امر شرعی مین نہو بیگاہ سست
چھوڑ دے مت پیشہ صیادی کا تو
صید کی رکھیے ہمیشہ جستجو

اور پیشہ مین نہ ہوگا فائدہ
حق مین تیرے ہے یہی کچھ کیمیا
گر کریگا اور کوئی پیشہ کو تو
منقطع اسمین نہ ہویگا کبھو

یاد رکھنا اس نصیحت کو مدام
ہوتے ہین ہم تمسے رخصت والسلام
سنکے گھبرایا بہت دلمین جوان
دیر تک کرتا رہا آہ و فغان

عجز سے دو چار دن اسکو رکھا
ہو کے پھر ناچار رخصت کر دیا
وقت رخصت کے مفصل کہہ دیا
بھائی اور ہمشیرہ کا بھی ماجرا

پیر سے پھر عہد مستحکم کیا
مین کرونگا وہی جو تونے کہا
وہ یہی ہے ارشاد تیرا سر بسر
مین نہین کرنیکا اس سے درگذر

فرق کچھ اسمین نہ ہوگا ایک مو
ہے بجا جو کچھ کہ فرماتا ہے تو
پیر کے کہنے پہ تو بھی کر عمل
تا نہ آوے دین مین تیرے خلل

کیونکہ ہے وہ واقف از نہان
عقل تیری اسجگہ پہونچی کہان
عقل وہ ہے جو کہ سوئے اصل جا
عقل جزوی سے نہین کچھ فائدہ

عقل جزوے سے ہے باہم شور و شر
عقل جو سمجھے اسے ہے بیخبر
عقل وہ ہے جو کہ ہے عقل معاد
جس سے مٹتا ہے یہ سب شرّ و فساد

عارفِ کامل کو اپنے پیر جان
سال و سن مین گو وہ ہو نوجوان
گر وہ پیر عمر و رہ سے بیخبر
جان تو اسکو جوانون سے بتر

کام ہے اِس راہ مین آگاہ کا
ہے شہنشہ بھی گدا اس راہ کا
پیر رہ ہین انبیاء و اولیا
چل اُنھین کی راہ پر تو اے فتا

انکے کہنے پر کرے گر تو عمل
عارفِ کامل ہو پھر تو بے بدل
پیر ہے راہ خدا کا راہبر
بر خلاف اُنکے کسی جا تو نکر

کیمیا ہے پیروی مرشدان
رکھ قدم انکی قدم پر اے جوان
ہے غبار خاکپاے کاملان
توتیاے چشم جانِ طالبان

آسمانِ دین کے وہ ہین نجوم — ماہیانِ بحر مواج علوم
پوچھکر بھائی کا سب نام و نشان — یہ ہوا اُس شہر کی جانب رواں
جو کہ اول بار دیکھا تھا وہی — پاس آکر اسکے بولا اے اخی
مرحبا حاجی نے کہکر اور تعال — دے جواب اے راستی سے کی تفتیش حال
کیا سبب ہے کیون قدم رنجہ کیا — وحشت مین آنیکا باعث کیا ہوا
کردیا مین راز مخفی کو جو وا — یہ ملی اس بات کی صحبت و سزا
پھر کے مین کہسار مین تکلیف بھر — باز لاتا ہون پکڑ کر تیز تر
بھید ظاہر کرکے مین تقدیر کا — اس بلا مین اور مصیبت مین پڑا
کہکے یہ غائب نظر سے وہ ہوا — حاجی بیت الحرام آگے گیا

الغرض با صد ہزاران التجا — حاجی بیت الحرم رخصت ہوا
باندھکر جب یہ کمر راہی ہوا — دیکھتا کیا ہے کہ نشتے قضا
السلام اے حاجی بیت الحرام — السلام اے صاحب عالیمقام
کہئے اے اب کاتب حکم قضا — کس طرف کو قصد اب تمنے کیا
آہ بھر کر جب ملک نے یون کہا — کہدیا مجھسے جو مین حکم قضا
حکم حق اب یہ ہے مجکو بالدوام — باز کو لاکر رکھون در زیر دام
دام مین اُس نوجوان کے باز کو — بند مین رکھتا ہون با صد جستجو
اب یہی ہر روز ہے بندیکا کام — تیرے باعث سے ہو یہ رنج دوام
ایک کا تو ذکر خیر آخر ہوا — اب سنو تم دوسرے کا ماجرا

پہونچنا اِس مرد حاجی کا واسطے تلاش دوسرے بیٹے اُس امیر کے جس شہر مین تھا اور ملاقات کرنی حاجی کی اُس سے اور تدبیر کرنی کشایش رزق کی اُس سے

منزلون کو طے بہ طے یہ کرکے طے — پہونچا آخر شہر مین وہ نیک پے
تھے اُسے معلوم سب نام و نشان — صبح کو اُٹھتے ہی یہ پہونچا وہان
اسکے رہنے کا مکان دریافت کر — پاس اسکے پہونچا یہ نیکو سیر
پاس بیٹھا اس جوان کے با ادب — گفتگو مین ہر طرح کے کھولے لب
الفت و اشفاق کا اپنے بیان — سب مفصل کردیا اُس پر عیان
جانا کعبہ اور کرنا سیر کا — ابتدا سے انتہا تک سب کہا
راہ مین صد ہا اذیت اور جفا — اسکے خاطر سر پہ لی مین بر ملا
دست بستہ نوجوان نے یون کہا — اے خدا اس لطف کی تجکو جزا
ہو اگر تن پر مرے ہر مو زبان — تو بھی تیرے شکر کا کب ہو بیان
لایا اوسکے واسطے جاکر طعام — پاس رہنے کو دیا اپنے مقام

پہونچا یہ بستی کے اندر وقت شام — شہر مین اک جا گیا اُسنے مقام
تھا ملازم جس جگہ ابن امیر — پہونچا اُس جا آخرش یہ پیر دبیر
اُس جوان سے کرکے یہ اول سلام — جسطرح ہی سنت خیر الانام
اول و آخر کا بالکل ماجرا — من و عن سارا بیان اسنے کیا
اسکا پیدا ہونا اپنے روبرو — حال مادر اور پدر کا ہو بہو
اس کے ملنے کے لئے کرنا سفر — سوطرح کی رنج و کلفت کھینچکر
سب کہا اس نے مشرح ماجرا — وہ جوان احسان مند اسکا ہوا
پرورش کی تمنے میرے حال پر — دے عوض اسکا تجھے رب البشر
الغرض تھا جس جگہ اسکا مکان — لے گیا یہ مرد حاجی کو وہان
گذرے جب اس جاتکو دو چار روز — دیکھکر وہ اسکے دلکا درد و سوز

اعتقاد اسکو بھی حاجی کا ہوا
دست بستہ رات دن رہتا کھڑا
مجکو کہہ کیا ہے تیری وجہ معاش
ہے یہان نواب اک جاگیردار
ملک مین میرے ہے گھوڑا اک سر تنگ
خرچ میرا اس سے لیکن ہے دو چند
ہے فقط اوپر بھی سارا کاروبار
کچھ نہین بن آتی اب تدبیر کار
بیچ کر تو قرض کر سب کا ادا
کچھ نہین سمجھا مین اُس کے کہی
صدمہ جو پہونچے ہین تجھ پر بے بہا
مُنھ سے کہتا ہے حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل
جو کہے منھ سے کرے اسکے خلاف

جان و دل سے ہوگیا اسپر فدا
اُسکی خدمت کو سعادت جانتا
کس طرح تیرے پر ہے اس جا بود و باش
ہے ملازم فوج اُسکی دس ہزار
وہ بھی قسمت سے ہی لیکن کھنہ لنگ
اسلئے مین قرض مین ہون پائے بند
اسلئے مین ہوگیا ہون دیندار
دیکھئے اب کیا کرے پروردگار
اسپ تجکو اور دیگا وہ خدا
گر کرے اُسپر توکل آدمی
تیری گستاخی کی یہ تنبیہ ہے
آپ ہے پھر دربدر ہووے ذلیل
تیرا یہ کہنا ہے بھائی کذب و لاف

دیکھ کر اوقات کو اسکے جوان
ایک دن حاجی نے پوچھا اُسسے پیر
عرض کی اُس سے جوان نے اے پیر
دو برس سے کچھ زیادہ تر ہوا
نوکری کی شرح اس جا ہے قلیل
ایک مین ہون گھوڑا اور سائیس ہے
جان سے اپنے ہوا ہون مین بہ تنگ
ہے عنایت پر فقط اُسکی نظر
جسکا ہر جاندار پر ہے دمبدم
صدق نیت اُسکی دلمین چاہیے
کارِ حق مین عقل کو ہے دخل کیا
ہے تناقض تیرے قول اور فعل مین
اسپہ یاد آئی ہی مجکو ایک نقل

جانتا تھا اسکو یکتائے زمان
کسطرح اوقات کرتا ہے بسر
حال کی میرے نہ کچھ تفتیش کر
مین سوار و نہین یہان نوکر ہوا
پانزدہ ملتے ہین مجکو اے خلیل
ماہ مین مجکو ہین پندرہ روپے
سب تبئے مجھسے کرتے ہین ہر روز جنگ
بیچ اس گھوڑے کو مت تاخیر کر
سو طرح کا لطف و احسان و کرم
پھر جو کچھ درکار ہو تجکو سو لے
سو نرے تھے سب کام اُسکو اے فتا
کسکو سچا کسکو ہم جھوٹا کہین
کہتا ہوں تا اسکو سمجھین اہل عقل

یہ حکایت مؤید اس بات کی ہے کہ جو بات آدمی کو معلوم ہو چاہیئے کہ اُسپر عمل کرے نہین تو وہ علم لغو ہے

پورا ادہم سے ابو یوسف سوال
پہلے تو کچھ علم کی تحصیل کر
ابن ادہم نے دیا انکو جواب
مولوی نے لیکے بسم اللّٰہ اخی
چھوڑ دے اسکی محبت جو کوئی
سلطنت ظاہر کی گو مین چھوڑ دی
ہون مین اس تدبیر مین اب اے فتا

یہ لگی کرنے کہ اے فرخندہ فال
تا کہ امرِ حق کی ہو تجکو خبر
عرض سن لیجئے میری اے عالیجناب
یہ حدیث اول مجھے تعلیم کی
مومن کامل بلا شک ہے وہی
دل کے اندر سے نہین الفت گئی
حب قلبی بھی میرے دلمین سے جا

کی فقیری تمنے اول اختیار
راہ حق کو بعد اسکے کیجئے طے
مین کیا تھا علم کو اول شروع
حب دنیا کی ہین یا ہے پر خطا
جب سبق استاد سے مین نے لیا
اسپہ جب کر لونگا مین پورا عمل
ہو نہ جبتک علم کے اوپر عمل

کیون نہ کی تحصیل علم اے نامدار
فرض ہے تحصیل علم اے نیک پے
اور کیئے استاد کے جانب رجوع
ترک مین اسکی ہے راحت اور مزا
اب عمل اسپر مجھے واجب ہوا
جب پڑھونگا اور اے میرے اجل
علم کب ہے وہ ہے اک مردود غل

نفس مین ہے حب کیا دنیا کی جا
گر نہووے شعلۂ عشق خدا

شعلۂ عشق خدائے ذوالجلال
ہے بغیر از جذبۂ حق کے محال

اپنا مین جو کام تھا سب کر چکا
جذبۂ باطن ہے یہ کار خدا

علم سے مقصود ہے کرنا عمل
ہے وہی عالم جو ہے گا باعمل

بے عمل کو علم گو ہووین ہزار
پشت خر پر ہے کتابون کا وہ بار

علم پڑھتا ہے تو پڑھ تو اے فتا
جو کہ ابراہیم ادہم نے پڑھا

ورنہ کیون اوقات کرتا ہی خراب
کھینچتا ہے مفت رنج بیحساب

پڑھ کے کیون دھوبی کا کتا تو بنا
کام گھر کے ہے نے تو گھاٹ کا

تو اُدھر کا ہے نہ بالکل ہے اِدھر
یہ بلا اب دیکھئے جائے کدھر

پڑھنے مین تو کار دنیا سے رہا
حق کو بیعملی سے رنجیدہ کیا

اب تو دنیا کا ہے نہ دین کا
لائق ارشاد و نہ تلقین کا

دیر سے ہے مرد حاجی منتظر
تو لگا اب لکھنے راز مستتر

اس سخن کی کچھ نہین ہی انتہا
قصۂ باقی ماندہ اب ہمکو سنا

منتظر سننے کے ہین اہل نظر
ہے توجہ تیرے خاطر کی کدہر

توسن فکر اور جانب کو چلا
روک باگ اسکی ذرا بہر خدا

سامعون کے شوق پر کرکے نظر
پورا اس قصہ کو تو جلدی سے کر

تاکید کرنی حاجی کیواسطے بیچنے گھوڑے کی اُس جوان کو اور بیچنا اُسکا بموجب کہنے حاجی کے

الغرض حاجی نے پھر تاکید کی
بیچ تو گھوڑے کو جلدی اے اخی

حال اسے معلوم تھا تقدیر کا
اسکی قسمت مین ہے اک گھوڑا لکھا

خالی رہنے کا نہین یہ نوجوان
گھوڑا اک اسکو ملیگا بیگمان

تھا اسے اس بات کے اوپر یقین
اسلئے کہتا تھا بیچ اسکے تئین

دیکھ اس اصرار کو وہ نوجوان
دلمین آیا اسکی کیجئے امتحان

بیچکر گھوڑے کو قرض اپنا ادا
اُس جوان نے اُسکے کہنے سے کیا

اسکے گھوڑے بیچنے کا ماجرا
روبرو نواب کے آخر گیا

دلمین وہ سمجھا امیر نامدار
تنگ ہو کر یہ کیا ہے اُسنے کار

گردش دوران سے گو یہ ہے فقیر
آخرش یہ شخص ہے ابن امیر

گو سوار و نہین ہی نوکر کیا ہوا
خرچ اسکا سب سے لیکن ہی سوا

رحم جو نواب کو کچھ آگیا
گھوڑا اپنے چڑھنے کا اُسکو دیا

گھوڑے کو اپنے مع سامان و ساز
بھیجا اسکے پاس با صد امتیاز

لیکے خوشدل ہوگیا بارے جوان
شکر حق کرتا تھا دلسے ہر زمان

مرد حاجی کا نہایت اعتقاد
ہوگیا اُسدن سے کچھ حد سے زیاد

پھر کہا حاجی نے اُس سے اے جوان
بیچ اس گھوڑے کو بھی تو بیگمان

گر کرے کہنے پہ میرے تو عمل
اور دیگا وہ خدائے عزوجل

حق مین اپنے وہ جوان باوفا
اسکا کہنا جانتا تھا کیمیا

اسکے کہنے پر عمل اُسنے کیا
یازدہ صد کو وہ گھوڑا بک گیا

اتفاقاً آگیا اک کاروان
تاجر اسپان یکتائے زمان

اسپ صدہا پاس اسکے باوفا
متصل بستی کے اوپر آگیا

یہ خبر سن کر کے حاجی اور جوان
سیر کرنے کو گئے مل کر وہان

ایک گھوڑا تھا نہایت بے بہا
کرکری سے سخت وہ بیمار تھا

کی بہت تاجر نے گھوڑے کی دوا
جب ہوا مایوس وہ مرنے لگا

جب کہا حاجی نے اس سے اے پسر
تو خرید اسکو خدا کے نام پر

پاس تاجر کے گیا یہ نوجوان
اور کہا اُس سے کہ اے فخر زمان

سو روپے لے اور گھوڑا مجکو دے
میری قسمت سے مرے یا وہ جیے

ے لیے اوسنے مصیبت جانکر
تھا عرب کے نسل کا وہ بادپا
دہ ہزار اور نقد کا توڑا دیا
اگلے دن حاجی نے اس سے پھر کہا
بولئے تو پہلے قیمت کم سے کم
یہ جوان دوچار جا بارے گیا
چست و چالاک وہ جوان و بادپا
یہ کہا آخر کو بعد از گفتگو
سخت سست اسکو بہت سا پھر کہا
دیکھ کر ابتر بہت گھوڑے کا حال
ہے یہ سب اسکے خموشی کا وبال
دست بستہ ہوکے اپنی وہ خطا
لیکے اُس گھوڑے کو آیا وہ جوان
اسطرح ہر روز اک گھوڑا نیا
الغرض چالیس دن مین بے نزاع
پیر نے جب اس جوان سے یون کہا
لغو ہین یہ کار دنیا سر بسر
لیجئے مت تو ایک گھوڑے کے سوا
ایک گھوڑے کی تجارت تو کبھو
خالی گھوڑے بن نہیں رہنے کا تو
اُسکا اطمینان آرام و خوشی
ہے کہان کس شہر کس جنجال مین
دیکھنے کا اُسکے ہے مجکو خیال

کھینچکر لایا یہ اُسکو اپنے گھر
شہر مین گھوڑے کا شہرہ ہوگیا
چاپلوسی کرکے وہ گھوڑا لیا
گھوڑا لے تو مول ور اے فتا
پھر نہ کہیئے اس سے زائد اک درم
ڈھونڈتا گھوڑا ایسے پھرتا جا بجا
صورت و سیرت کے اندر بے بہا
سات سو سے کم نہ ہوگا یہ کبھو
یہ جوان ناچار گھر آیا چلا
آیا دلمین مرد تاجر کے خیال
دیکھئے کیا اس سے اور بدتر ہو حال
عفو کرو اگر وہ گھوڑا دیدیا
خوش بہت دلمین نہایت شادمان
لے تھا یہ اور فائدہ سے بچتا
ہوگیا اسکو بہت سا انتفاع
گوش دل سے سن نصیحت اے فتا
کچھ کم و بیشی پہ مت رکھنا نظر
ایک مین تجھکو رہے گا فائدا
کیجے مت موقوف اے فرخندہ خو
بھولئے مت میرے کہنے کو کبھو
سنکے اسکے جی کو بھی فرحت ہوئی
مبتلا ہے کس بلا کے جال مین
طبع کو رغبت ہے ملنے کی کمال

آ وہان بولا وہ بزاز اُسنے کیا
آیا وہ نواب کے ایسا پسند
بیچکر گھوڑے کو اپنے نوجوان
لیک جو قیمت کہے اسکی ہزار
گر نہ مانے الٹا تو ہٹ آیئے
ایک گھوڑے کو کیا اسنے پسند
جب کیا قیمت کا مالک سے سوال
سو روپے کہکر رہا یہ تو خموش
الٹا ہٹ کر یہ تو آیا اپنے گھر
مین کہا تھا اس جوان کو جو بُرا
آدمی دو چار باہم بھیجکر
جب لگایا اسنے اس گھوڑے کو ہاتھ
کہنے سے حاجی کے اسکو بیچکر
جسطرح کہتا وہ پیر دستگیر
کام مین اپنے ہوا چالاک و چست
امر شرعی مین نکرنا تو خطا
خانۂ دنیا ہے ہر نقش و نگار
گر زیادہ ایک سے تو نے لیا
تو کریگا اسپ کو جسدن جدا
بھائی کا بھی من وعن سب ماجرا
پھر کہا حاجی نے اس سے اے جوان
کسطرح اوقات کرتی ہے بسر
باپ کو بیٹی کے ملنے سے خطر

ہوگیا دم بھر مین چنگا اور بھلا
اسکے بدلے اک دیا گھوڑا سمند
ہوگیا آسودہ دل او شادمان
سو سے زائد تو نہ لیجے زینہار
کچھ خیال بد نہ دلمین لایئے
رنگ مین تھا وہ سیہ زانو سمند
آٹھ سو اسنے کہا بے قیل و قال
آیا کہتا جر کو سنکر سخت جوش
گر پڑا گھوڑا وہان سے خاک پر
اسکی شامت سے بلا مین پھنسا
اسکو بلوایا بمنت اپنے گھر
اچھا خاصہ ہوگیا وہ اسکے ساتھ
اور اُسنے اک لیا اسپ دگر
وہ ہی کرتا یہ جوان بے نظیر
امر لابد سے کیا سارا درست
وہ نہ کیجیئے جس سے مالک ہو خفا
پیر نابالغ ہے جو اسپر ہزار
نفع کچھ تجکو نہ ہوگا اے فتا
دوسرا دیگا تجھے گھوڑا خدا
جو کہ گذرا تھا دیا بالکل سنا
حال ہمشیرہ کا کرا اپنے بیان
اسکے طرز و طور سے نے کچھ خبر
کچھ نہیں کہ حال مجھے اے پسر

سنکے یہ اک دل سے کھینچی آہ سرد	رہ گیا حیران و ششدر پھر وہ مرد	پھر دیا بعد از تامل کے جواب	مرگئی وہ قبل از ایام شباب
عمر نے مہلت نہ چندان اسکو دی	ہو کے وہ بیمار دق سے مرگئی	حال اُسکا کچھ نہ پوچھ اے مرد بین	ہوگئی وہ مرکے پیوند زمین
سمجھا حاجی دلمین مجھسے یہ جوان	حال کو دختر کے کرتا ہی نہان	کیونکہ جو جو اسکی قسمت مین لکھا	جانتا تھا حال یہ تقدیر کا
عمر کے بھی اسکی سارے سن و سال	اسکو تھے معلوم بر وجہ کمال	تھے جو کچھ دختر کے فعل نابکار	پیر پہ تھے من و عن وہ آشکار
کاتب تقدیر نے اول بیان	کر دیا تھا پیر پہ راز نہان	چشم نم ہو کر یہ حاجی نے کہا	بھائی ٹلتا ہے کہین حکم خدا
حال اسکا گرچہ ہے ناگفتنی	پیشہ سب پیشونمین ہے اسکا دنی	مجھپہ بالکل حال ہے اسکا عیان	مت چھپا تو عیب مجھسے اے جوان
ہے چھپانا راز غیرون سے بجا	ایک جان اک دل ہو تو پروا ہے کیا	مین ہون دل اور جان سے تیرے فدا	نیک کو اور بد کو مجھسے مت چھپا
تو جسے سمجھے ہے ہے زیر نقاب	مجھپہ وہ روشن ہے مثل آفتاب	ہے یہان دم مارنیکا کب مقام	کام مین حق کے ہے کیا دخل عوام
کردیا ناچار ہوا افشاے راز	اُس جوان نے بعد صد فکر دراز	حال بدوضعی کا اُسکے مو بمو	ہونا وہ بدنام اُس کا کو بکو
بھائیونکو جان سے کرنا ہے تنگ	توڑنا وہ شیشۂ ناموس و ننگ	ہونا اسکا ملک مین رسوا و خوار	اور کرنا رات دن بیہودہ کار
رنڈیون مین چکلے کے بلکر سدا	ناچتی ہے شہر مین وہ جابجا	رات اور دن رہنا مشغول زنا	سب مفصل اسنے حاجی سے کہا
ہے فلانے شہر مین وہ بدقماش	اب زنا پر ہے فقط اسکی معاش	نام اسکا اور رہنے کا مکان	پیر کے اوپر کیا بالکل عیان
سنکے اُس کا حال پیر رہنما	دلمین اپنے سخت آزردہ ہوا	آخرش بعد از ہزاران التجا	حاجی بیت الحرم رخصت ہوا
باندھکر جسدم کمر حاجی چلا	وہ فرشتہ دوسرا اسکو ملا	اس سے کی حاجی نے پھر تفتیش حال	اور کیا اس جا پہ آنیکا سوال
مرد حاجی سے فرشتہ نے کہا	تجھسے مین جو راز مخفی کہدیا	اس جوان کے ماجرا تقدیر کا	روز پیدایش کے جو افشا کیا
تیری منت اور سماجت سے کہا	ہوگئی مجھسے یہ اُسکی ہی جزا	حکم حق سے ایک گھوڑا ڈھونڈھنا	مجکو پہونچانا ہمیشہ اُسکے گھر
مین کیا جو بھید کو قدرت نے وا	اس مصیبت مین ہوا ہون مبتلا	کاروان اسپ کو ترغیب دے	لاتا ہون اس شہر مین تدبیر سے
جمع پھر کرتا ہون مین اسپ کو	اس جوان کو تا ملے اسپ نکو	صبح سے ہے شام تک پھیرا کیا	تیرے خاطر ہے یہ مجھپر بار بار
	وہ فرشتہ کہہ کے غائب ہوگیا	حاجی بیت الحرام آ گئے گیا	

اب بیان ہے احوال دختر کا اُس امیر کی کہ پیشہ زنا کرتی تھی اور طوائفونمین چکلے کے رہتی تھی اور پہونچنا مرد حاجی کا بہت تلاش اور تجسس سے اسکے پاس اور فہمایش کرنا حاجی کا اُس دختر کو اور تدبیر کرنی اسکی جمعیت اور فراغت کی حکمت عملی سے مطابق تقدیر دختر کے

الغرض بعد از ہزاران جستجو	پہونچا پھر اُس شہر مین مرد نکو	جو دیا تھا اسنے دختر کا پتا	دیکھتا پھرتا تھا حاجی جابجا

آخرش جب کی بہت اسکی تلاش / مل گئی میخانہ مین وہ بدمعاش
پیرہن مانند گل سو جا سے چاک / ہو پریشان وطپان لائے خاک
شب کو رہتی تھی جہان وہ بیحیا / لی وہان رہنے کو اسنے اپنی جا
ہمت باطن سے وہ مرد خدا / دلکو اسکے اپنی جانب کھینچتا
گاہ کی اور گہہ باکی گفت گو / کچھ کرے دریافت کب ہو غیر کو
دلکو دسے ہین ہزارون سمع راہ / کون سمجھے اسکو جز علم آلہ
یہ وہ مقناطیس ہے جس سے عمر / بت پرستی چھوڑ آئے دین پر
مدت یک ماہ تک لیل ونہار / یاد حق مین وہ رہا مصروف کار
جان کر عابد اسے اور پارسا / اعتقاد اسکے بھی کچھ دلمین ہوا
صبح سے وہ شام تک دو چار بار / آتی اسکے پاس با صد انکسار
رفتہ رفتہ دلمین زن کے اعتقاد / مرد حاجی کا ہوا حد سے زیاد
گو نہ تھا ظاہر کا پیغام وسلام / تھے دلی دونون کے آپسمین کلام
گر نہ ہووے معنوی پیوستگی / اسکے دکھ سے کیون ہو اسکو خستگی
دست بستہ رہتی وہ حاضر مدام / اسکی خدمتمین بذوق دل تمام
سب ملایا خاک مین ناموس ننگ / ہون معاش ظاہری سے تو بھی تنگ
اجنبی بنکر کبھو ذکر امیر / کرتا اس دختر سے پیر دستگیر
کیونکہ وہ کرتی تھی فعل ابکار / ذکر سے مان باپ کے آتی تھی عار
پیر سے کرتی تھی ہر دم التجا / کر مرید اپنا مجھے بہر خدا
تھی کشش یہ مرد حاجی کی بسیر / جو ہوئی عورت کے دلپر کارگر
آدمی کرتا ہی جو ہمت کا کام / غیب سے وہ امر ہووے انصرام
دھیان اپنا تو ذرا ادھر لگا / مرد دین ہی حامی ہمت خدا
خوف فقر وننگ درویشی تجھے / حب مال و الفت خویشی تجھے
ہے تری نامردی وکم ہمتی / مکر و حیلہ اس سے ہین سب اے اخی

ے کی بدمستی سے غلطان خاک پر / سدھ نہ تن کی نہ بدن کی کچھ خبر
دیکھ اس دختر کا یہ طرز وطریق / بحر حیرت مین ہوا حاجی غریق
کی نہ کچھ دختر سے حاجی نے کلام / لیک تھا مصروف باطن سے تمام
کرتا ہے آہن سے جو آہن ربا / خلق ظاہر مین اسے سمجھے ہی کیا
مہر گویا قوت سے ہی جو کلام / سمجھے کب اس راز کو فہم عوام
کاملون کا دل ہی مقناطیس غیب / چاہے جسکو کھینچ لے بیشک و ریب
یہ وہ مقناطیس ہے جس سے ہلال / چھوڑ ظلمت کو ہوا بدر کمال
پیر کی ہمت ہوئی کچھ کارگر / دلپہ عورت کے ہوا ظاہر اثر
دست بستہ ہو کے باصد التجا / لائی وہ آداب کورنش کو بجا
اسکی صحبت کو غنیمت جانتی / کہنا اسکا جان ودل سے مانتی
گر نہوتی دلکے اندر دلکو راہ / بن ملے ہوتی زلیخا کیون تباہ
گفتگو دلکو نہو گر دل سے بار / رنج لیلی سے ہو مجنون کیون نزار
نیشتر مارے اگر لیلے کے تو / رگ سے کیون مجنون کے جاری ہو لہو
مرد عارف سے یہ کہتی بارہا / حق مین کچھ للہ میرے کر دعا
خلق والفت سے وہ پیر جور کش / حال اسکا پوچھتا بیگانہ وش
لیک وہ پوشیدہ کرتی تھی نسب / تا نہو بدنام کچھ اس کا حسب
معتقد حاجی کی وہ ایسی ہوئی / خواہش اسکے ہاتھ پر بیعت کی کی
اول کرتا رہا انکار پیر / لیک آخر ہو گیا ناچار پیر
ہمت مردان ہے آخر کارگر / مرد دین کر تو بھی ہمت جلد تر
کام کب ہو تجھ مین گر ہمت نہو / فتح کب ہو دلمین گر جرات نہو
مرد بننا آدمی کا ہے محال / آتی ہین لاکھون دل لاکھون خیال
ترک سے دنیا کی کب مانع ہون یار / گر ہو ہمت تجھ مین کچھ اے نابکار
گیر وخا یہ پر اگر ہے مردمی / گاؤ خر مین فوق تر از آدمی

تاج گر منظور ہے تیرے فرق پر / پہونچی اس رتبہ کو کیونکر گاو خر
وہ کرامت اور بزرگی ورد ہے / کر اسے حاصل اگر تو مرد ہے

زور و قوت مین ہزارون ہے فنا / جانور ہین اور تجھسے بھی سوا
زور ظاہر کیا ہے وہ ہی زور جان / جسکے آگے خس ہین کوہ و آسمان

زور جان تیرا اگر ہو آشکار / قلعہ کیا ہے تو اُکھاڑے کوہسار
زور جان سے سست ہو خیبر کا در / زور جان سے ہوتا ہی شق القمر

زور جان سے ہووے معراج بہا / زور جان سے آگ ہو بستان سرا
زور جان سے ہو عصا کا اژدہا / زور جان سے ہووے معراج صفا

زور جان پہ استن حنانہ کا / خلق کو معلوم ہوتا ہے لگا
زور جان وہ ہے کہ جس سے مصطفیٰ / دم کے دم مین بیت اقصےٰ مین گیا

تو بھی گر کچھ آشنا ہے جان سے / تاکہ ہو بہرہ تجھے ایمان سے
انتہا رکھتا نہین ہے یہ سخن / منتظر عورت ہے بیعت کی حسن

منتظر بیٹھی ہے وہ تا ہو مرید / ہوگیا تو اس سے فرسنگون بعید
اضطراب دل پہ کر اسکے نظر / لے ذرا پھر مڑ کے اسکی تو خبر

مرید کرنا حاجی کا اُس عورت کو اور تعلیم و تلقین کرنا اور تدبیر کشایش رزق کے اُس عورت کے مطابق لکھنے تقدیر کے کرنی اور کارگر ہونا اُس تدبیر کا

الغرض بعد از ہزاران التجا / مرد حاجی نے مرید اُسکو کیا
وقت بیعت کے بہت سے وعظ و پند / حق مین جو عورت کی دیکھے سودمند

پیر حاجی نے اُسے تعلیم کی / کم ہوئی فی الجملہ اُسکی برہمی
سب سکھائے اوسکو ارکان نماز / ہم خشوع و ہم خضوع و ہم نیاز

مے کے پینے سے بھی وہ تائب ہوئی / سمجھی وہ پانچون بنا اسلام کی
فعل بد عورت کے سارے جز زنا / اسنے حکمت سے کیئے بالکل فنا

جانتا تھا یہ نہ چھوٹیگا زنا / اسلئے اسکا نہ وہ مانع ہوا
جانتا تھا پیر یہ راز مستتر / ہے معاش اسکی زنا پر منحصر

تھا لکھا قسمت مین جو اسکی زنا / مانع اس کا عبث نہ وہ اسکا ہوا
جانتی تھی دل سے وہ اُسکو برا / لیک تھی مجبور از حکم قضا

کام جو ہو حکم سے تقدیر کے / پھر وہ کب موقوف ہو تدبیر سے
پیر نے اک روز اُس زن سے کہا / پیشہ تیرا یہ اگرچہ ہے بُرا

ہے زنا پر منحصر تیری معاش / رات دن تجکو اسی کی ہے تلاش
دون تجھے بتلا مین نیک ایسی صلاح / جسمین تجکو پھر بہت سی ہو فلاح

رزق کی ظاہر مین ہو آسودگی / کم ہو فعل بد کی بھی آلودگی
گر کرے تو میرے کہنے پر عمل / رحم کچھ تجھپر کرے عز و جل

میرے کہنے پر اگر محکم ہو تو / رزق کی تنگی نہو ہرگز کبھو
سنکے یہ دلمین ہوئی مسرور زن / یون لگی کہنے کہ اے فرخ زمن

سلہ یہ اشارہ ہے طرف آیت قرآنی وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا کے کہ پندرھوین سیپارہ سورۂ بنی اسرائیل کے ساتوین رکوع مین واقع ہے ملینگے معنی یہ ہین اور تحقیق عزت دی ہمنے اولاد آدم کو اور سواری دی ہم نے اسکو جنگل مین اور دریا مین اور روزی دی ہمنے اسکو ستھری اور بڑا کیا ہمنے اُسکو اوپر اکثر مخلوقات اپنی کے از راہ بزرگی کے اور شرح اسکی تفاسیر مین موجود ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے ۱۲

اک سر مو تیرے فرمانسے فرق — گر ہو مجھسے گو کہ عصیان مین غرق
ہے سلامت جب تئین بندی کا دم — تیرے کہنے سے نہ ہو کچھ بیش و کم

نصیحت کرنی اُس حاجی کی عورت کو کہ بغیر پانسو روپے کے کسی کے پاس نجاوے

عہد و پیمان چست سب جب ہو گیا — اُس سے تب یہ مرد حاجی نے کہا
جب رکھونگی اسکے بستر پر قدم — لونگی مین خرچی نہ ہرگز اس سے کم
گر کوئی دے پانسو سے ایک کم — اپنے حجرے سے نہ رکھ باہر قدم
صبر کرنے مین نہ ہوگا کچھ حرج — صبر کر ہے صبر مفتاح الفرج
منع سے ہوتی ہی حرص مرد تیز — منع سے ہوتے ہین یہ جنگ و ستیز
منع جس شی سے کرو انسانکو — طبع راغب اسکی بیشک اُسپہ ہو
دلمین تھا اس مرد حاجی کی یقین — مرد بن شب کو یہ رہنے کی نہین
آبکو روکے اگر یہ ایک شب — غیب سے ہوگا کوئی ایسا سبب
کوئی ٹلتا ہے لکھا تقدیر کا — تو عبث پابند ہے تدبیر کا
عہد محکم دلمین تو یہ اپنی کر — دے مجھے تشنی روپے پانصد اگر
ہو اگر طالب ترا کوئی بشر — اس سے گر کم دے تو تو انکار کر
کوئی کیسی ہی تجھے ترغیب دے — اس سے تو خرچی نہ کم زنہار لے
پاس آئینوالونکو تو منع کر — منع کا ظاہر ہو تا تجھپر اثر
منع سے بدشکل آوے نظر — منع سے یہ خار کو سمجھے ثمر
جو بھی پاس آئے تو اسکو منع کر — تا کہ رغبت خلق کی ہو بیشتر
کیونکہ ہے قسمت مین ان کے لکھا — یہ رہے خالی نہ اک شب بے زنا
ہو یہان بیشک گذار اس شخص کا — پانسو دی اور کرے اس سے زنا
بھیجدیگا کوئی ایسا آدمی — کیا خدا کے ہے خزانہ مین کمی

اعتراض کرنا اُس عورت کا مرد حاجی پر کہ یہ بات خلاف عقل ہے

سنکے عورت نے دیا اُسکو جواب — ہے ترا ارشاد سب حق و صواب
تیرے کہنے مین نہین مطلق قصور — پر یہ میری فہم سے ہے بات دور
عمرین میری ہوئین اس حال بسر — جانتا ہی مجکو حضرت ہر بشر
کرتی ہون جب سیکڑون ناز و نیاز — آٹھ آنے جب گرہ سے ہوئین باز
کنگھی و چوٹی و موباف زری — چستی و چالاکی و عشوہ گری
کرتی ہون تک سک کو اپنے مین درست — بنتی ہون مثل عروس نو کے چست
چکلے کی کسبی ہین جتنی نوجوان — پھیکا ہی پکوان اونچی ہر دوکان
بحث ہے منظور مجکو نے جدال — ہے غرض اس گفتگو سے عرض حال
تیرا فرمانا سراسر ہے بجا — پہونچے اسکی تہ کو میری عقل کیا
آٹھ آنے پر میری اوقات ہی — کون دے میرے تئین اتنے روپے
آٹھ آنے کے سوائے نیکخو — پورا مبلغ مین نہین دیکھا کبھو
غمزہ و ناز و ادا و مکر و فن — مسی اور سرمہ وہ کاجل اُبٹن
ملکے پنڈے کے تئین عطر و پھلیل — اک پہر مین کرکے سو سو طرح کھیل
آٹھ آنہ کے سوا اسپر کبھی — ایک روپیہ بھی نہین دیتا کوئی
پانسو مبلغ تو ملتے ہین محال — پانچ مین بھی مجکو ہین صدہا خیال
آپ ہی مین کرکے لیکن شبہہ حل — کرتی ہون ارشاد پر تیرے عمل

جواب دینا مرد حاجی کا اُس عورت کو اور مضبوط کرنا پانسو روپیہ پر

سنکے حاجی نے کہا اے بیخبر — بحث عقلی شیطان ہی کو روکر
کار حق مین دخل بندے کو ہی کیا — موجد اسباب و علت ہی خدا

جسکو تو سمجھے ہے مال بے بہا
ہے وہان ذرے سے کم وہ اے فتا

لعل و یاقوت و زمرد سیم و زر
خار و خس سے بھی وہان یہ ہین تر

ذہن مین تیرے ہے جو کچھ کہ محال
سہل ہی وہ پیش حق ذوالجلال

ہے عبث اسباب کا خطرہ تجھے
ہے وہ مالک جسقدر چاہے سو دے

پانسو کیا ہین وہان لاکھون بھی کم
اسمین تو مطلق نہ ہرگز مار دم

پانصد و پنجاہ ہزار و پنج لک
ہین وہان یہ کمتر از خار و خسک

چشم و گوش و عقل و ہوش و دست و پا
ہے ہر اک اعضا بدن بے بہا

دم کو تو کھوتا ہی ہر دم رائیگان
ایک کی قیمت ہی یہ سارا جہان

اسطرح کے جو کہ کرتا ہو عطا
ہین وہان پانصد روپے یہ چیز کیا

دم بخود ہوا اور کچھ تو دم نہ مار
جو کہا ہی جا کے ہو مشغول کار

ہے خموشی حق مین تیرے کیمیا
ہوگا خاموشی سے تجکو راز وا

بند کر اس گفتگو سے تو زبان
پختہ کر تو دل کے اندر وہ گمان

حق تعالی کیطرف سے جو یقین
دل کے اندر ہو تو ہوتا ہی نہین

لیک بندے کے یقین مین روز و شب
گرتے ہین ہر لحظہ لوح دل سے حک

ہین یقین کے گرچہ رتبے بیشمار
لیک ادنی اسکا مین کہتا ہون یار

خنجر برکین و تیغ آبدار
کھینچین تیرے قتل پر ہر وہ ہزار

آتش سوزان مین پھینکے تجکو یا
اور تو ہووے معلق در ہوا

تو بھی کچھ تجکو نہو اسپر خیال
غیر ذات پاک رب ذوالجلال

دلمین ہو اسوقت تجکو یہ یقین
قتل کی میری انہین قدرت نہین

لغو ہین انکے ارادے یہ سبھی
جو خدا چاہیگا بس ہوگا وہی

گر نہ جھپکے ایسی حالت مین پلک
ہو گمان و وہم جب خاطر سے حک

ہو نہ مطلق دل کے اوپر اضطرا
جب ہوا تو بندۂ پروردگار

جب خدا پر ہو ترا ایمان چست
ورنہ بھائی ہی ترا اسلام سست

جنکو ہم سمجھین ہین دلمین مومنین
پورا ایمان بھی ذرا انمین نہین

ہو عقیدہ آدمی کا جبکہ سست
گوشت کھانے سے ہو کب ایمان درست

ہے سوا اس سے بھی پھر عین الیقین
دخل کب اسجا مین ہی تیرے تئین

اس سے بالا تر ہی پھر حق الیقین
ہے وہ حق انبیا و مرسلین

رتبۂ ادنی سے فرشتگون بعید
تو یقین سے ہے بلاشک لے رشید

ہین یہ سب صوم و صلوٰۃ ظاہری
ارث جدی ترکۂ آبا دری

جو عمل دیکھے ہے کرتا اور کو
نقل اوسکی تو کرے ہے ہو بہو

خوف ہی دلمین نہ کچھ ذوق اسکے
اسلئے ظاہر نہین اسکا اثر

عادتا ہی وہ نہین اوسمین مزا
گر یقین پیدا ہو تا ذائقا

ہو یقین دلمین ترے اسنے اگر
جو کرے تو اسکے ظاہر ہون ثمر

جب کھڑا مسجد مین ہو بہر نماز
دل مین پیدا ہون عجب درد و نیاز

ہے کھڑا گویا خدا کے روبرو
کرتا ہے مالک سے اپنے گفتگو

روبروے مالک جبار کے
باتین سنتا ہے شہ قہار کے

دیکھکر اس شاہ کا جاہ و جلال
ہو تغیر رنگ مین تیرے کمال

قہر کی دہشت سے اسکے ہوگئے دنگ
زرد ہوا یکبارگی چہرے کا رنگ

رحم پر جب اسکے آجاوے خیال
رنگ چہرے کا خوشی سے ہو بحال

ہے نماز خاص معراج انام
کیونکہ ہے وہ شاہ کا دربار عام

خود خدا سے جب کرے تو گفتگو
کیا زیادہ اس سے زیبا اور ہو

لیک تو سمجھے ہے تحریک بین
اسلئے لذت تجھے اسمین نہین

ہو یقین سے گر ترے کچھ دلمین تو
خطرے بالکل نہون تیرے سینہ دو

جب حضور قلب و استغراق ہو
چھوڑنا اسکا نہایت شاق ہو

جب تو جانے کیا ہی یہ صوم و صلوٰۃ
کیون ہو سنت ہی فرض یہ حج و زکوٰۃ

گر نہین حاضر وہ شاہ مستطاب
تو کہے ہے پھر تا کسکو خطاب

گر مخاطب[۱] سامنے حاضر نہین	لغو ہے تیرے نماز اے مرد دین اس سخن کی کچھ نہین ہے انتہا	بحر حیرت مین رہی وہ ڈوب زن اب بیان کر تو وہ زن کا ماجرا	تو نکال اُسکو ذرا چلکر حسن

اب بیان ہے آنا ایک تاجر کا اُس چکلے مین اور دینا پانسو روپے کا اُس عورت کو اور بلانا بڑے شوق سے رات کو اپنے پاس

عرض کی عورت نے اے فرخندہ خو	فرق مجھ سے کچھ نہ ہوگا ایک مو	سعی تو کرنی ہمارا کار ہے	ہو نہ ہو اُسکا خدا مختار ہے
ہے یقینِ دل کیا اپنا درست	اور کمر باندھی ترے کہنے پہ چست	گو خلافِ عقل میری ہے یہ کام	کر سکے ہے حق تعالیٰ انصرام
مخمصے کی جب تلک حالت نہو	بھولنے کی مین نہین اس حکم کو	مخمصے مین ہے روا مردار بھی	ہو ہے جائز گر کرے بدکار بھی
آئی زن القصہ بعد از گفتگو	اپنے رہنے کے مکان مین ایک سو	دلمین لیکن کر رہی تھی قیل و قال	دیکھیے اس امر کا کیا ہو مآل
ایک ہفتہ مین تو یہ رازِ نہان	آشکارا ہوگا کر تو امتحان	پھر ارادہ اپنے دلمین کر کے چست	ہو گئی اس امرِ منہی سے وہ سست
یہ ارادہ کر کے دلمین یک قلم	سرمہ و کاجل کیا اُس روز کم	کر کے وہ موقوف سب اپنا سنگار	ہو گئی مشغول یادِ کردگار
ایک گوشہ مین مصلے کو بچھا	کرتی تھی تنہائی مین یادِ خدا	اضطرابِ دل سے با آہ و فغان	اسکی یہ تسبیح تھی وردِ زبان
یا مجیرُ یا مجیرُ یا مجیر	یا بصیرُ یا بصیرُ یا بصیر	اے خدا اے ذو الجلال مہربان	دستگیر عاجزان و ناتوان
اے مرے ہر درد کی پشت و پناہ	ہے گنہگارونکا تجھسے ہی نباہ	بخش میرے مرضِ باطن کو شفا	کر کرم سے حاجتین میری روا
گو کہ مین بدکار نافرجام ہون	بد طریق و بد چلن بدنام ہون	ہے بدونکا کون جز تیرے کفیل	ہو مرے بھی کام کا نعم الوکیل
اپنے خالق سے بصد درد و نیاز	دل کا ظاہر کر رہی سوز و گداز	درد ہے دل کا ہی منظورِ نظر	اضطرابِ دل وہان ہے کارگر
آدمی جب غم سے ہو کر بیقرار	مانگتا ہے کچھ دعا بالاضطرار	اپنی رحمت سے وہ کرتا ہے قبول	بات ہے یہ کام کی اسکو نہ بھول
گر رکھے ہر وقت تو اُسپر نگاہ	تو نہ آئے کچھ بلائے جان کاہ	گردشِ گردون سے دورِ آفتاب	وا ہوا عالم پہ ظلمانی نقاب
عادتِ معہود پر کر کے قیاس	آئی اک دلالہ اس عورت کے پاس	یون کہا زن سے کہ اُٹھ اے خستہ جان	تجکو بلواتا ہے مختی وہ جوان
چلنے مین تاخیر اپنی مت کرے	خرچ تیرا جو معین ہے تو لے	تیرے ملنے کا ہے اُسکو اشتیاق	تو بھی جلدی سے ہو جھٹ چوبند چاق
آج کہہ کسواسطے ہے تو اداس	تن پہ کیون میلا کچیلا ہے لباس	اسطرف گوشہ مین کیون خاموش تو	کر رہی ہے کس سے خفیہ گفتگو
لائی ہون پیغام یارِ مہربان	چھوڑ خاموشی کو تو ہو شادمان	زن نے سنکر یہ دیا اُسکو جواب	مین دیا وہ چھوڑ فعلِ ناصواب

[۱] اشارہ ہے اس حدیث کی طرف کہ ان تعبد اللہ کانک تراہ خدا کی عبادت اسطرح کر گویا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے جعفر علی عفی عنہ

آٹھ آنے پر ہون مین کب دو سیا
پھر نہ آنا پاس میرے تو کبھو
قہقہہ دلاّلہ نے سنکر کیا
جلد کروا اپنا بی بی تو علاج
ہے یہی بیماری باطن کا حال
روکے گر تو نفس کو با جد و کد
جب گئی وہ عادت بد اے لبیب
مت سمجھنا دق اسے دق ظاہری
گرمی تن بعد مرنے کے ہو دور
ایک شعلہ نار باطن کا فنا
ہے کشندہ اسکا آب چشم یار
تھا وہ دنیاے دنی کا ماجرا
الغرض دلالہ الٹی ہٹ گئی
پھر ہوا حد سے زیادہ اشتیاق
یہ کہا دلالہ سے جا جلد تر
دس روپے تک تو مجھے ہے اختیار
کام دنیا کے ہین سب مکر و فریب
کچھ نہین ہی اسمین بجز ناراستی
قتل و غیبت دزدی و ظلم و جفا
جمع ان اجزا کو کرکے ایک جا
سوچ کے تو آپہی اسکا اکل
گر لکھون تفصیل سب آئے کلام

رزق قدرت سے مجھے دیگا اگر
منقطع کر مجھسے پہلی آرزو
اور لگی کہنے مجھے کیا ہوگیا
مغز مین تیرے ہوا سوء المزاج
سہل ہے اول مین تو اسکا زوال
چھوڑ جبر و قہر سے سب فعل بد
صحت باطن ہوئی تجکو نصیب
مرکے ہو جا آدمی جس سے بری
تا ز دق باطنی کو ہو ظہور
بحر عالم کو کرے دم مین فنا
درد دل سے تو سدا رہ اشکبار
تو نے پہونچایا اسے سوے سما
اس جوان سے جا کے یہ باتین کہی
ہوگئی طاقت جوانکی سب سے طاق
ایک دو پر تو نکرنا کچھ نظر
جتنے لے دے کر اسے لا یکبار
ہے دغا و جھوٹ سے بس اسکو زیب
ہر سر اجزا مین ہے اسکی سو کجی
کفر و فسق و ظلمت و حرص و ہوا
نام اس معجون کا دنیا دھرا
مین کرون تجھسے کہانتک قیل و قال
تو نہ ہو ہرگز یہ قصہ اختتام

دے اگر شب کے کوئی پانصد نبی
ہان مگر دے کوئی مبلغ پانسو
مانیا ہے یا صبا رایا جنون
کہنہ ہو کر مرتسم گریہ ہوا
کبر ای دل مین تو عصیان سے
نفس کی رغبت بھی فعل بد سے جا
مستمر ہو جبکہ وہ خوے پسند
ہے یہان اس دق سے ایسی دق مراد
ہو نہ اس آتش کا بس جوش و خروش
آب آنسون کا ہے اس دق کی دوا
زن کا ہے مشتاق پہلے مین جوان
عالم ظاہر کی ہے وہ گفتگو
جب سنا اس شخص نے سب حال زن
بھیجا پھر دلالہ کو عورت کے پاس
جسطرح آوے اسے لے آئیے
اضطرابی پر میرے کرکے نظر
مخبر صادق نے فرمایا کہ ہے[له]
ہے مزور جو کرے اسکی تلاش
کذب و بہتان و فریب و افترا
ایک جز اسکا ہے زہر جانگزا
جا کے پھر دلالہ نے تقریر کی
فن وہ اپنے خرچ سارے کر چکی

تو کرون اس مرکب توبہ کو پے
رکھنا ایسے شخص کی تو جستجو
خبط و مالیخولیا ہے یا جنون
پھر کسی شے سے نہو گا فائدہ
توبہ صدق دل سے رو رو کر کرے
عادت بد دے خدا تیری چھڑا
ہے وہ بیماری دق اے مستمند
بعد مرنے کی ہو جسمین ازدیاد
جس سے اڑ جاد دیکھنے والونکے ہوش
گر شفا چاہے ہے تو آنسو بہا
چھوڑ کر وہ ذکر تو پہونچا کہان
لیگیا باطن پر اسکو کھینچ تو
عشق سینہ مین ہوا پھر شعلہ زن
کرکے منت اور سماجت بیقیاس
جو وہ مانگے تو وہی دے آئیے
لا اسے مجھ تک تو ایسا مکر کر
ہووے حاصل اس سے دنیا بقصور
حب دنیا ہے بلاے جان خراش
بخل و طمع و تہمت و شرک و زنا
تو ہے طالب سبکا باللہ یا نہیں
کیسے کیسے طور سے ترغیب دی
لیک عورت نے نہ اسکی داد دی

له اشارہ ہے اسکی طرف کہ الدنیا زور لا یحصل الا بالزور دنیا مکار ہی مکر و فریب سے ہی حاصل ہوتی ہے ۱۲ مصحح

پہونچی نوبت رفتہ رفتہ اس تئین
ہے حقیقت نفی کی اثبات فعل
گر نہوگا زید وہ ہوگا عمر
جب وہ سون کو کر دیا اُسنے نہین
دس کے کھونے سے ملے پانصد یہان
راہ حق مین گر نہ ہووے تو فنا
تو اگر راہ خدا مین ہو فنا
شوق اُسکا گرچہ تھا حد سے فزون
مفلسی سے لیک یہ مجبور تھا
آتا تھا ہر اک کے دلمین یہ خیال
جب تو آیا دلمین کچھ زن کے یقین
جو کہ آٹھ آنے بچے تھے بھی دے
دیدیا پانصد روپے خوش ہو دلمین
پانسو پر اب تو کھاتی ہون قسم
الٹے ہٹ کر سب گئے پیغام ور
متصل چکلے کی تھی او سجا سرا
نار شہوت نے کیا اُسکو تباہ
ہو رہے جب نار شہوت شعلہ زن
جب وہ شعلہ آگ کا ہو جا فرو
ایک دن لالہ سے تاجر نے کہا
جب کہا و لالہ نے وہ ماجرا
طرز طور اُسکا نہایت ہو درست
ایک شب کر دے مجھے پانصد اگر

تھا جواب اُسکا فقط لفظ نہین
گو نہین آئے زید سے ہے ذات فعل
ہے ثبوت فعل ضرب اے بیخبر
تب ملین گے پانسو اُسکے تئین
ہے وہانکے تو عطا بیش از بیان
ہے ترا نقصان کلی اے فنا
دیگا کیا کچھ عوض اسکے مین خدا
پانسو تھے لیک طاقت سے برون
بے سر و سامان و بیمقدور تھا
ملیے اُس سے تا کہ ہو معلوم حال
لغو یہ ارشاد مرشد کا نہین
تیچے ہین ہر ایک شے کے سو روپے
اور باقی لغو ہے سب گفتگو
لونگی خرمہرہ بھی اس سے مین کم
اہلیون نے اسقدر خرچا نہ زر
اُس جوان نے آ وہان ڈیرہ کیا
غلبہ شیطان سے ہو تندی باہ
نے رہے قابو مین تیرے یہ بدن
سمجھے پھر تو خیر کو اور شر کو
زن کوئی اچھی شکیلا جلد لا
ایک عورت ہے نہایت دلربا
کام مین اپنے بہت چالاک و چست
ہووے صحبت سے مری تب بہرہ ور

ہے نہین کا لفظ گرچہ نفی کا
زید نے مارا نہین تو کیا ہوا
تھی نہین زن کی اوس سے ایفلان
تو دسون خس اپنے کر تئین فنا
بخشش کمتر ہے اُسکے دو جہان
دے ہزار اُسکے عوض لطف خدا
لائی دلالہ پیام پاس کو
خرچ کرتا سب اُسکے نام پر
شہر مین اسبات کا چرچا ہوا
دمبدم آتے تھے ہر سو سے پیام
ہے یہ رمز غیب و اسرار نہان
سوچکر دلمین دیا زن نے جواب
جسکو آنا ہے سو لاوے پانسو
گذری ان باتونکے اندر ثلث شب
قدرت حق نے یہ سب ظاہر کیا
اُسکے ہمراہی ہوئے مصروف کار
نار شہوت سے بچے ہین مرد دین
زور شہوت سے ہو بس تو کور و کر
جو بچا اس سے ہوا بیشک ولی
لیک عورت عمر مین ہو نوجوان
خوب سیرت پاک طینت نیک خو
لیکن اُسنے آج کھائی ہے قسم
شام سے اب تک یہی تھی گفتگو

پانسو کا لیک وہ اثبات تھا
مارنیکا فعل تو ثابت رہا
طالب پانصد تو تھی وہ بیگمان
تا عوض اسکا ملے بے انتہا
پہونچے کب اعلی کو بندیکا گمان
ایک دانا کر زمین مین تو فنا
ہو گیا ناچار مرد وصل جو
پانسو ہوتے روپے اس پاس گر
ہر اک اُسکی وصل کا جویا ہوا
سو روپے تک پہنچی نوبت لاکلام
مین کہان اور سو روپے شب کے کہان
ہین عروس وصل جان پانصد حجاب
ورنہ وہ آئین کرے کچھ تنگ دو
پانسو کرتی رہی عورت طلب
ایک تاجر آ وہان وارد ہوا
اور ہوا شہوت سے تاجر بیقرار
کور و کر کر دے ہے یہ سب کے تئین
دین اور دنیا سے ہو جاوے بیخبر
ہو گیا پرہیزگار اور متقی
خوش ادا خوش شکل خوش قد خوش بیان
نکتہ دان و نکتہ سنج و بذلہ خو
پانسو مبلغ سے مین لونگی نہ کم
کم نہ لیگی پانسو سے وہ کبھو

تا دہ زن کوئی یان آئی نہین — تا ہو آگر وہ تمھارے ہمنشین

تا کرے دریافت اسکے حال کو — طور طرز و شکل قیل و قال کو

ساتھ دلالہ کے تاجر نے نقیب — کر دیا ہشیار و دانا و لبیب

دیکھنے کو تیرے بھیجا ہے نقیب — گر خدا چاہے کھلین تیرے نصیب

کرکے استفسار دیا زن نے جواب — تو عبث کرتی ہے اتنا اضطراب

لغو ہے تیری یہ ساری جستجو — پانسو مین نہ جاؤن گی کبھو

تنگ مجکو لے بوا ہر دم نکر — کیون پھرے ہے خیر سے جا اپنے گھر

مین بدل ہوتی ہون اس سے ایک سو — دم بدم مجکو یہی ہے جستجو

جیسی ہون اس فعل بد سے مین تنگ — نام سے اسکے مجھے آتا ہے ننگ

جانتی ہون مین یہ ہے مکر و دغا — تو مجھے دینے کو چل آئی ہے کیا

کر خدا کا خوف ہر دم اس سے ڈر — ٹھٹھے مجھسے ایسی بے معنی نکر

دیکھ کر اسکو خفا بولا نقیب — ہے ترش روئی تری امر عجیب

ہے یہ دلالہ سراسر بیقصور — کہنا اسکا کذب سے مطلق ہے دور

تو نہا دھو کر ذرا تیار ہو — مین روپے لاتا ہون سب تیار ہو

آپنا حق اسپہ ہوتی ہین خفا — مین پیام وصل کرتا ہون ادا

ہے ادھر مشتاق تاجر تو ادھر — بیخطا ہے بیچ مین پیغام بر

اسپہ کیجیئے اپنے نکتوڑے عیان — بندہ الفت ہین ملو مہربان

عذر ان دونون سے پھر زن نے کیا — بخشنا تم جو ہوئی مجھسے خطا

تھا سبب اس فعل کا یہ قدرتی — دیکھنے والیکے دل مین کھپ گئی

ہے مسبب ہر سبب کا کردگار — غیب سے کرتا ہے اسباب آشکار

تو جو کچھ کرتا ہے سب کاروبار — ہین فقط تقدیر کے یہ اختیار

کرتا سب آراستہ تدبیر سے — خوف کیا ہوتا تجھے تقدیر سے

شوق سے تو کام مین تدبیر کر — ہر توکل دل سے رکھ تقدیر پر

کسب کو رزاق تو اپنا بجان — ہے اسکی یہ بھی رزاقی کی شان

جب سنا تاجر نے یہ قصہ عجیب — بھیجا زن کے پاس فوراً اک نقیب

آ کے پھر ہمسے کہے وہ نازنین — قابل صحبت ہے اپنے یا نہین

جا کے دلالہ نے اس زن سے کہا — آنیکا تاجر کے سارا ماجرا

کھول دل اور کر ذرا اس سے کلام — اس ہمارے صید کو لا زیر دام

مین وہی ہون کچھ نہین بدلی ذری — شکل و صورت بھی قدیمی ہے وہی

ہے عبث یہ دیکھنا اور بھالنا — تیرا آنا ہے فقط جھک مارنا

فعل بد پر جو کوئی ہووے معین — اسکو بھی پکڑے ہے رب العالمین

کون تاجر اور ہے کیسا نقیب — گوشہ عزلت ہے اور میرے نصیب

یہ جو آیا ساتھ تیرے مردوا — میرے دم دینے کو لائی ہے بھلا

ایسی باتین کیون تو کرتی ہے بھلا — چھٹے کیون جو لڑی ہے دم دم مین بنا

خیر ہے چل دور ہو مجھسے پرے — اس دل دیوانہ کو سب سے مرے

یہ تری شکل درشتہ گفتگو — چاہیئے اسپر کرے ہو خلق نکو

جو کہ کہتی ہے بلا کم اور کاست — کچھ نہین فرق اسمین ہے وحدت کی بات

ہے ترا مشتاق بیحد وہ جوان — دیر اتنی ہے کہ مین پہونچون وہان

ہے مثل مشہور اے نیکو خصال — ایلچی کو کچھ نہین ہوتا زوال

اب ذرا موقوف غصہ کیجیئے — گو مین اپنی روپے بھر لیجیئے

سنکے یہ باتین ہوئی وہ نرم دل — سخت گوئی سے ہوئی اپنے خجل

یہ تھا سر غیب قدرت کا ظہور — زن نظر آئی اسے مانند حور

تھا لکھا تقدیر مین اسکے زنا — غیب سے اسکا سبب ظاہر ہوا

زور سے چھٹوا کے تاجر کا دیار — کھینچکر لائی اسے تقدیر یار

تیرے چاہے سے اگر ہوتے درست — تو نہ ہوتا کام تیرا کوئی سست

کارگر ہوتی ہے جب تدبیر کار — ہو مطابق اسکے گر تقدیر یار

ہے وہی کاسب حبیب اللہ کا — کسب کو سمجھے وسیلہ راہ کا

گر نہ دے وہ فہم یا ذہن و ذکا — کسب کرنا کیا ہمارا پیش جا

گر نہ دے وہ زور جسم و دست و پا
جو کوئی اس راہ کے ہین راہ نما
بحر دیتا کسلیئے موسیٰ کو راہ
غار کے اندر محمد مصطفےٰ
ہین یہ سب اسباب قدرت کے ضرور
یاد آیا مجکو اُن کا اشتیاق
کی بیان سب اسکی شان دلبری
ایک سے ایک اسکا ہے مرغوب تر
پہلے بھی تاجر تھا جو پائے وصال
آب وصل یار سے نار فراق
زن کی پیدایش ہی مردونکے لیے
ناقص العقل انکو اس خاطر کیا
مرد زن مین خوب ہو پیوستگی
مرد سے ہو عقل کا زن کے کمال
ہے زن بے مرد کو کہنا بجا
کی نہاد ہو کر ادا اُس نے نماز
خود نکلتی ہے وہ زن رات کے
دست بستہ ہو کے پھر کہنے لگی
تھا ترا ارشاد بالکل کیمیا
مین ہون اندھی اور تو ہی راہبر
جو کرے مرشد کے کہنے کے خلاف
جو وہ کھاوے اسکو ہی وہ نوش جان
اختلاط خلق ہے تجکو تو سم

کسب تو ظاہر کرے کیونکر بتا
اُنکی رہتی ہے سبب پر ہی نظر
مچھلی کیونکر رکھتی یونس کو نگاہ
کافرونکی حس سے کیون مخفی رہا
گر موثر انکو سمجھے ہے قصور
اب اُدھر جاتا ہون مین از فراق
شکل و صورت مین ہی وہ رشک پری
کہیے کیا ہر شے ہی اسمین خوب تر
سنکے یہ باتین ہوا آشفتہ حال
بجھ گئی جب کم ہوا وہ اشتیاق
تا تسلی اسکے باطن کو کرے
مرد سے رغبت ہو کلی انکو تا
اسکو اسکے ساتھ ہو وابستگی
ورنہ زن کو ہے خرابی و بال
آدمی گویا کہ ہے بیدست و پا
با خشوع و با خضوع و با نیاز
پیر مرشد کیگئی خدمت مین لے
بخشیو جو کچھ خطا مجھسے ہوئی
جہل سے مین کچھ نہ سمجھی مدعا
ہاتھ مین تیرے ہے اپنا خیر و شر
ہے وہ مرتد در طریقت زرق و لاف
تیری بد پرہیزی ہی نقصان جان
اختلاط اسکا ہی تالیف امم

تو جو ہے پابند اسباب خراب
ہوتے گر اسباب ظاہر کارگر
کوہ کیون داؤد کو دیتا پناہ
غار کے اندر پیمبر کو وہ مار
کہتا مین کچھ اور راز مستتر
الغرض پہونچا وہان پیغام بر
غمزہ و ناز و ادا حسن بتان
شستہ و رفتہ ہے اسکی بول چال
پانسو دیکر غرض اسکو بلا
سو دل و جان سے ہوا اُسپر فدا
یہ بھی ہے انعام و الطاف خدا
احمقی سے جسمین ہو اُسپر فدا
سمجھے اُسکی ظلم اور جور و جفا
کیونکہ ہین زن کو بجز حظ جماع
ہو گیا جسوقت ہنگام سحر
ہاتھ اُٹھا اور مانگ کر حق سے دعا
رکھکے وہ سارے روپے زیر قدم
مین حماقت سے جو کی تھی گفتگو
تجھپہ جو روشن ہے مثل آفتاب
گر ہمین چاہے کوئین مین دے گرا
آپ پر مت کر قیاس اصفیا
تجکو ہر شے مین ہی لازم احتیاط
اختلاط اسکا ہے تالیف قلوب

ہین سبب ظاہر کے باطن کا حجاب
آگ کیون گل ہوتی ابراہیم پر
پشہ کیون نمرود کو کرتا تباہ
تیش سے کرتا نہ کیونکر دل فگار
تاجر و زن گر نہوتے منتظر
جا کے تاجر کو مفصل دے خبر
چشم و گوش عارض و لب اور دہان
گلشن خوبی کا ہے وہ نونہال
بہرہ ور وہ وصل سے زن کے ہوا
درد دل کے مرد کی زن ہے دوا
ذکر ہے قرآن مین اسکا جا بجا
خشم و غصہ مرد کا سب لے اُٹھا
احمقی سے اپنے حق مین کیمیا
مرد سے صدہا طرح کے انتفاع
ہو کے رخصت آئی عورت اپنے گھر
لائی سجدہ شکر کا پھر وہ بجا
صدقے اور قربان ہوتی دمبدم
جہل سے پہونچی نہ اسکے کنہ کو
ہمسے ہین اُسپر ہزاران دری نقاب
باغ کا جا ہے تو رستہ دے بتا
تو ہے مدقوق اس سے پانی ہے سزا
کب ضرر کرتا ہے اُسکو اختلاط
تجکو خلوت اور تنہائی ہی خوب

حکم ہے بیمار کا نوع دگر — اپنے اوپر کر قیاس اور کر نظر
یون کہا حاجی نے اے راغبی — یاد رکھ تو عند ظن عبدی بی[۱]
یعنے جو مجکو کرے بندہ گمان — مین وہی کرتا ہون قدرت سے عیان
اُسکو گر بخشش کا ہو راسخ یقین — مین اُسے بخشونگا بیشک بالیقین
سُست سمجھے گر وہ غفاری کی شان — مین اسے دوزخ مین ڈالونگا یہان
ہے مری رزاقیون پر گر یقین — رزق کی ہرگز کمی اُسکو نہین
ہو ولیکن چست اُسکا اعتقاد — دلمین جو مانگے وہی پاوے مراد
اسمین کرتا ہے وہ امتحان — چاہیے تجکو نہ ہو جا نیم جان
امتحان مین جو ہوا ثابت قدم — پہونچا وہ مطلب کو اپنے بیش و کم
دلمین اپنے چست کر تو اعتقاد — صدق دل سے مانگ پھر اپنی مراد
تو سمجھتا ہے جسے زر خطیر — ہے زیادہ ذرہ سے وہ وان حقیر
ذہن مین تیرے بہت ہین پانسو — ہین وہان ذرّے سے کم اے نیک خو
کم بجھے دے کوئی پانصد سے اگر — تو کبھو مت ملتفت جو ہو ادھر
لے روپے اور جا کے اپنا کام کر — میرے کہنے پر وے رکھنا نظر
اپنا سب اسباب ظاہر کر درست — کار حق مین رہ وُہ چالاک و چست
شب کو صادر ہوا گر تجھسے زنا — دن کو تو توبہ سے کر اُسکو فنا
گو کہ ہے تو اس بلا مین مبتلا — دل سے لیکن جانیو اُسکو بُرا
گو گنہ دن مین کیے ہفتاد بار — جب کرے توبہ تو بخشے کردگار
جب تئین ہے باب یہ توبہ کا وا — ہے ندامت سے گنہ کے فائدہ
وقت توبہ صدق نیت شرط ہے — گو گنہ صادر ہو تجھسے پے بہ پے
پھر اگر صادر ہو استغفار کر — رہ نہ اپنے کام سے تو بیخبر
ہے تلافی خوف کی جا اینہی — خاکیون کیواسطے رحمت بنی
الغرض اپنے مکان مین آکے زن — خوف سے حق کے وہ اپنے نفس زن
یہ لگی کہنے کہ اے میرے خدا — مجھسے ہو یہ فعل تجھسے یہ عطا
مجھسے ہو بدفعلی و خیرہ سری — تجھسے ایسا حلم بندہ پروری
کر کے تو اپنی خدائی پر نظر — فعل بد سے میرے یا رب درگذر
گریہ زاری مین دن گذرا تمام — آگیا اتنے مین پھر وقت شام
کرکے وہ آراستہ اپنا بدن — بیٹھی اک مونڈھے پہ وہ غنچہ دہن
مسی و کاجل سے ہو کر وہ درست — دلربائی کیلئے سامان چست
از دو جوڑا ایک شبنم کا بنا — جسطرح سورج پہ ہو کالی گھٹا
بر سر رہ بیٹھی وہ رشک پری — اپنی دکھلاتی تھی شان دلبری
ہر اک اُسکا جان سے مشتاق ہوا — حسن پر اُسکی ہوئی خلقت فدا
سو طرح پیغام آئے خلق کے — لیک اُسنے اک قلم سب رد کیے
گذری جب اُنکا مین تھوڑی رات بھی — قدرت حق سے ہوئی یون واردات
ناگہان وارد ہوا ابن امیر — اُس سرا کے پاس با فوج کثیر
متصل اُس جا کے آڈیرا کیا — شہر مین اک شور و غل برپا ہوا
سیر کرتی تھی کھڑی زن بھی وہان — آگئی اسکی سواری ناگہان
دیکھ کر اُس زن کو وہ ابن امیر — ہو گیا دام محبت مین اسیر
قدرت حق ہے جو کچھ چاہے کرے — جسکے دل کو چاہے جس سے ربط دے
کر دیا مجنون کو لیلے پر فدا — حسن اُسکا گو کہ کچھ ایسا نہ تھا
رُخ کی یوسف کی دکھا تجلی بہا — دل زلیخا کا کیا ناگہ فگار
سیر کر آئی وہان سے زن چلی — سخت اُدھر اسکو ہوئی بس بیکلی
کہتا تھا دم دم مین پھر کر آہ وا — چھپ گیا کیونکر نہ پر یار براہ
آخرش دلالہ سے تفتیش کی — یہ جو زن بیٹھی تھی اُس جا کون تھی

[۱] اشارہ ہے اُس حدیث کی طرف کہ انا عند ظن عبدی بی یعنے جیسا بندہ مجھسے گمان رکھتا ہو ویسا ہی میں اسکے ساتھ معاملہ کرتا ہون ۱۲ مصحح

نام کیا ہے اُسکا رہتی ہی کہان
پاس جب بستی کی جائے رات کو
سُنکے اُسکا حال وہ شائق ہوا
چین عاشق کو بھی ہوتی ہی کہین
کب ہو ترے دلمین جب بان جلو
صبح کو بجتے ہی نوبت کے وہان
ہو کے رخصت زن بھی اپنے آئی گھر
الغرض اسطرح شب کو بالدوام
پھر کوئی ہر شب کو آتے تھا عیان
کیونکہ ہر شب زنا کی قسمت مین
اپنے رہنے کے لئے زن نے وہان
باندئین دو چار خدمت کیلئے
تاش و زربفت و مشجر بادلا
دمبدم ہوتی تھی سوچی سے فدا
گو کہ کی منت سماجت بیشمار
ہوگیا دل اُسکا غم سے پاش پاش
جب نکل کر شہر سے حاجی چلا
پھر ملک سے پیر نے تفتیش کی
جب فرشتہ نے جواب اسکو دیا
حق تعالیٰ کا ہوا مجھپر عتاب
کر کے سو تدبیر مرد مالدار
کیونکہ ہر شب اُسکی قسمت مین زنا
جب سے اس عورت نے کھائی ہی قسم

پیشہ کیا ہی کیون کھڑی تھی برملا
پانسو پہلے روپے لیتی ہے وہ
پانسو دیکر لیا جھٹ پٹ بلا
جب تین معشوق کو دیکھے نہین
میل خاطر ہوا اگر سوئے آکے
راہی مقصد ہوا وہ نوجوان
معصیت سے شب کے لیکن چشم تر
آتا تھا کوئی نہ کوئی وان مدام
پانسو روپے جس سے زن کو وہ جوان
تھا بلا تاخیر و مہلت کے لکھا
خوب بنوایا مکلف کا مکان
مول لین اُسنے خاطر خوش ہوئی
دل نے جو چاہا وہی سب لے کیا
مرد حاجی پر ہمیشہ دلربا
لیک حاجی نے نمانا زینہار
دمبدم کھینچے تھی آہ جانخراش
وہ فرشتہ تیسرا حاضر ہوا
کس لئے پھرتے ہو صحرا مین اخی
راز ناگفتہ کو مجھسے کہدیا
اور لا مجکو یہ کار ناصواب
لاتا ہون ہر روز اس بستی مین یار
حکم حق سے مین نے اول تھا لکھا
پانسو سے مین نہ لونگی شب کو کم

حال دلالہ نے اُسکا ایکبار
آٹھ آنہ پہلے تو معمول تھا
جب تین آوے نہ وہ رنگ چمن
عشق کا گر تجھمین بھی ہووے اثر
رات کو وہ دو نون مشتاق وصال
ہو گئی برج حمل مین سے بہار
لیک کب ٹلتا ہے قسمت کا لکھا
صاحب قسمت امیر نامدار
دیکے مبلغ پانسو اُسکے تئین
مدت اک ماہ جب ہوئی بسر
فرش اور چھت بند سے کرکے درست
زیور اور پوشاک گونا گون نئے
رہتی تھی عورت ولیکن صبح و شام
کر کے آخر چند بند دلپذیر
رخصت اُس سے جب ہوا وہ مرد پیر
غم کے ہاتھوں سے ہوئی وہ لوٹ پوٹ
بر طریق سنت خیر الانام
تمکو اس جنگل مین کیا ہے گفتگو
تھا مقدر اُسکی قسمت مین جو لکھا
لاتا ہون ہر روز مین کرکے تلاش
تا کہ نے اس زن کو وہ پانسو روپے
لیک مین جو کر دیا افشائے راز
جب سے ہے مجکو بھی یہ حکم الٰہ

کر دیا سارا مفصل آشکار
ہو کے تائب بڑھ گئی اُسکی بہا
شوق سے اُسکے جوان تھا نعرہ زن
کام سے دنیا کی تو ہو کور و کر
وصل کا پیتے رہے آب زلال
مشتری و زہرہ با شمس و قمر
گو کہ آنکھین روتے روتے تھے بہا
یا کوئی تاجر بہت سا مالدار
اس سے ہوتا تھا سدا خلوت گزین
اور ہوا حاصل بہت سا مال و زر
کپڑے اور ڈوریکا سب سامان جہیز
سب لباس آراستہ اپنا کیا
پیر کی خدمت مین حاضر بالدوام
زن سے پھر رخصت ہوا وہ مرد پیر
دام غم مین ہو گئی عورت اسیر
بال اپنے سر کے سب ڈالے کھسوٹ
مرد حاجی نے کیا اُسکو سلام
کیجئے کچھ ہم سے بیان احوال کو
کر دیا وہ مین نے تجھ سے آشکار
اک امیر نامدار و خوش قماش
اور روپے دیکر زنا شب کو کیے
اسلئے ہے مجھپہ یہ سخ دراز
پھرتا ہون ان جستجو مین بن تباہ

راز غیبی پوچھ کر تو نے کیا
نظم کی ہے اسلیئے یہ داستان
یہ تری قسمت مین کاتب لکھ گیا
جل پریکا سانگ تو عالم کو جان
منھ سے تو کہتا ہی قادر کو لے
فی الحقیقت ہی اگر بنا خدا
ہو سکے وہ اگر میٹھا امیر
ہے زن دنیا بھی اما رخدا
نعوذ تو سمجھے ہے اوصافِ خدا
ہے اگر ایمان کی کچھ تجھ مین بو
حال تیرا مین نے اے مرد خدا
ہے یہی بہتر کہ کر نیچے بیان
غور کر دلمین کہ تو ہے وہ امیر
طبع تیری جفت ہے اے بیخبر
غلبہ جس خصلت کا ہوگا اے پسر
دو پسر مین عقل اور روح اے جوان
عقل گر دنیا کے ہی جنجال مین
چھوڑ کر عصفور دنیا مرد کار
پوچھ حکمت تو بھی کوئی پیر سے
گر کریگا پیر کی خدمت سے ننگ
پیر اس رہ کے ہین اصحاب رسول
عترت پیغمبر شمس الضحیٰ
انکے افعال و خصائل پر نظر

اس بلا مین مجکو ناحق مبتلا
تا کہ تو بھی سمجھے کچھ راز نہان
حک ہو وہ تدبیر سے امکان کیا
کل ہی جسکے ہاتھ مین وہ ہی بیان
ہے مناقض قول تیرا فعل کے
کیا ہی جرأت کیون ہے گستاخی بتا
ہو وہان دہشت سے تو زندہ حقیر
اُسنے کیونکر کر سکے ہے تو زنا
جب گناہ و فسق پر ہے مبتلا
کر مطابق فعل کو اور قول کو
کر دیا رمز و کنایہ مین ادا
حال مین غیر ونکے سب راز نہان
اور شاہنشاہ ہے رب قدیم
جس سے پیدا ہوئین دختر او پسر
حشر واجب ہے ترا اُس شکل پر
دختر اس نفس نگون اپنے کو جان
ہے چڑیا رون سے بدتر جالمین
کرتا ہے مار معانی کا شکار
تا کرے آراستہ تدبیر سے
روح کا گھوڑا رہیگا کہنہ لنگ
ایک سے ہے ایک زیادہ پر عدل
سبط پیغمبر علی مرتضیٰ
جو حدیثون مین ہے اُدل سے غور کر

حال یہ کہکر ملک غائب ہوا
مت ہو نازان اپنی تو تدبیر پر
ہو جو کچھ حق مین ترے حکم قضا
ہے تری مصنوع کے اوپر نظر
منھ سے تو کہتا ہی گر حق کو علیم
بیٹھا جو چلمن کے پیچھے شاہ اگر
کب لگائے اسکی تو باندی کی بات
گر سمجھتا ہی خدا کو تو بصیر
تجھمین ہرگز کچھ نہین ایمان کی بو
منھ سے کہنا کچھ نہین ہی کارگر
کیا زن و فرزند اور کیسا امیر
مغز وہ سمجھے گا جو فرزانہ ہو
جنگ وہ کیا ہی کر سب دنیا کے کام
ہین خصائل تجھمین جو کچھ نیک و بد
چاہیے تفصیل اسکی گر تجھے
صید دنیا کا ہی بس صید حقیر
روح میری اسپ پر گو ہی سوار
پیر کے کہنے پہ تک کر اور دو
پیر کے کہنے کو لا دل سے بجا
پیر کا کہنا سراسر ہے بجا
ہین ہدایت کے فلک کے وے نجوم
اسکی سب اولاد و اصحاب کبار
شیعۂ سُنّی بنے سے درگذر

اور حاجی حرم آگے چلا
سونپ دے سب کام کو تقدیر پر
ڈھونڈھ تو اسکے تقاضا سے دوا
صانع اصلی سے تو ہے بے خبر
فعل بد کرتا ہے پھر کیون اے لئیم
کر سکے کب تو زنا اے خیرہ سر
کر سکے ہے کب زنا تو اُسکے سات
تو زیادہ خس سے بھی ہو تا حقیر
سوچ کہنے کو مرے پھر دل سے تو
ہو نہ جبتک قول کا دلمین اثر
ہے یہ حال اپنا ہی اے مرد خبیر
احمقون کیواسطے افسانہ ہو
جنمین تو مصروف رہتا ہی مدام
ہو کے دامنگیر یہ مثل دلد
مثنوی مولوی مین دیکھ لے
طالب دنیا ہے مرد باز گیر
سو رہتا پیری سے لیکن وہ ہی خوار
جب میسر ہووے اسپ تیز رو
پھر فلک پر اپنے گھوڑے کو کدا
ایک ذرہ ہے تخالف یا سزا
جر برج معرفت بحر العلوم
پیر راہِ دین ہین اے مرد کار
پیروی پر انکے رکھ اپنی نظر

ہوگئے سنی گر کرے انکے خلاف
کردہی جو کچھ اماموں نے کیا
نفس کو تو دختر زانیہ جان
حب دنیا شہوت حرص ہوا
بحر وحدت مین نہو گر تو فنا
جسطرح حاجی نے زن سے اے فنا
ہے مسِ تیرہ ترا قلب سیاہ
تاج کرمنا کو کیون کرتا ہے خوار
ہو وہی واحد تری سمع و بصر
اے خدا اے قادرِ عرشِ بلند
روح کا کیر بدنمین ہی جو حال
گو کہ ہین لاکھون ہی روحانی الم
تو بری ہم فہم و وہم و ادراک سے
ہووے خاکِ جسم پر از کیمیا
وہ طلا سینے مین اِس سے فوق ہی
ذکر حق ہی روح کی طیب غذا

تو وہ سب سنی پنا ہی زور واف
ورنہ یہ شیعہ پنا تیرا ہی کیا
فعل بد تیرہ ہی راغب گر زبان
نفس ہے دن رات اسمین مبتلا
دور کب ہو نفس سے میل زنا
نسبتِ سابق زنا کم کر دیا
صحبت کامل سے کر مانند کاہ
ہوش مین آ گر ہی تجھمین ننگ و عار
کنت سمع پر ذرا کر تو نظر
توڑ میری قید جسمانی کے بند
ہے ہویدا تجھپہ سب اے ذوالجلال
لیک تجھ تک کب پہونچ سکتے ہین ہم
انس کیا تجکو ہو تیرہ خاک سے
دل ہو رحمت سے تری کان طلا
یہ طلا گردن کا تیری طوق ہی
تو ہی خاکی خاک پر ہو تو فدا

شیعہ ہو کر گر کرے برعکس کام
منہ سے کچھ کہتا ہی کرتا ہی کچھ اور
نفس کا جو کام ہے سو ہی دنی
پیروی تو مرشد کامل کی کر
پوچھ لیکن کوئی حکمت پیر سے
صحبت کامل ہی ایسی کیمیا
قلب مین تیرے نہین کچھ نور اگر
اس دوئی کے حرف کو دل سے اٹھا
ہو نہ جبتک محو روی گلعذار
کر طپش پر قلب کی میرے نظر
اتنی وسعت پر بھی یہ روے زمین
تیری منزل گاہ عرش و لامکان
لطف تیرا ہان مگر ہو چارہ گر
وہ طلا اور کیمیائی ہی کچھ اور
کیمیاے باطنی کی کر تلاش
مال و لحم و شحم و قند و بے ثمر

ہے وہ شیعہ پن بھی بالکل ناتمام
تھا معاذ اللہ کہ تب اونکا طور
نفس دون ہی لایق گردن زنی
تا بدی کچھ کم ہو اسکی اے پسر
کم ہو تا اسکی بدی تدبیر سے
ہو مس تیرہ ترا جس سے طلا
تجھسے سو درجے ہے بہتر گاؤ خر
آپ کو کر راہ مین حق کے فنا
سرّ غیبی کب ہون دل پر آشکار
داد کو میری پہونچ اے دادگر
میری نظر و نمین نفس سے کم نہین
جسم میرا خاک تیرہ خونچکان
گر ہے خاک تیرہ کو ہم سنگ زر
گر مرے کہنے مین کچھ تو بھی تو خوش
مت ہو تو مصروف پابند معاش
خاک ہین سب خاک سے تو در گذر

بیان ہے معنون اس حدیث کن فی الدنیا کانک غریب اور عابر سبیل رہ تو دنیا مین مانند مسافر کے یا گذر کرنیوالے کے یعنی الفت محبت کسی سے مت رکھ

کر تو یون اوقات دنیا مین بسر
کچھ غم گشت نہ کچھ فکر بنا
شہر سے الفت نہ کچھ جنگل سے کام

جسطرح ہوے مسافر در سفر
منزلِ مقصود کو جائے چلا
ہے وطن کا اپنے طالب بالدوام

جھگڑا اور قصہ کسی سے نے حسد
قطع مین منزل کے وہ مصروف ہے
رات دن جاتا ہی وہ سوے وطن

بغض و کینہ دل مین نے کاوش نہ کد
نے کسی کا خصم و نے مالوف ہی
کھینچتا ہے کلفت رنج و محن

سلہ بیان اس کا صفحہ ۴۲ کے حاشیہ مین گذرا ۱۲

بیکس وتنہا ضعیف وناتوان
نے کسی سے جنگ نے کچھ شور وشر
تجھ پہ سختی گر کرے کوئی بشر

ہر نفس مین منزلین کرتا ہے در
خواب بیداری مین تجکو ہے سفر
سانس تیری مثل آرہ پے بہ پے
سو برادر قطع کرکے یہ سفر
ہے تجھے درپیش وہ خواب گران
نے عراق و یزد و بغداد و یمن
ہے وطن کی حب ایمان کا نشان
ہے وہی اصلی وطن اے بے وطن
یہ جہان کیا ہے کہ جسکی جان ہو
کیا فرشتہ ہے کہ مارے دم وہان
اس وطن مین بھی دوئی کا سر قلم
آب کوزہ آب جام و آب برف
مارمیت اذ رمیت اے پسر [۵]
اسلیئے کہتا ہے وہ خیر البشر
تجکو کیا اسکی درستی سے ہے کام

عاجز و زار و نزار و خستہ جان
ہے یہی منظور کر قطع سفر
اسکو بھی آزردہ و ناخوش نکر

کاروان عمر تیرا پے بہ پے
اس سفر سے تو ہے مطلق بیخبر
قطع نخلِ عمر مین مصروف ہے
راہ مین سوتا ہے اے بے خبر
جسکا ہو سکتا نہین ہرگز بیان
کعبہ و یثرب ہرات و نے دکن
وہ وطن ہے اور اے مرد جوان
تو مسافر ہے یہان بس خستہ تن
وہ جہان جس سے بشر حیران ہو
دنگ ہین اسجا پہ عرش و عرشیان
مین بھی رکھ سکتا نہین آگے قدم
آب باران آب سیل و چاہ ژرف
صاف اس رتبے کی دیتا ہے خبر
تو مسافر کیطرح کریان گذر
ہو وطن کیطرف اپنے تیز گام

دلمین کچھ عجب نہ پندار و غرور
ہے یہی دلمین خیال اُسکے نہان
ہے وطن مین بھی تجھے ہر دم سفر
آپکو ہر دم مسافر تو سمجھ

ہر نفس تیرا ہی بھائی ایک گام
تو مسافر بر سر رہ ہے روان
ہے وطن اے بیخبر سونے کی جا
اس وطن سے ہے مراد اصلی وطن
یہ وطن ہین جزو دنیاء دنی
اس وطن کو جانتے ہین بے وطن
وہ وطن ہی جان بلکہ جان جان
ہر بشر کا اس جگہ کیا مرتبا
ہے وہان نے عرش و کرسی و ملک
جو فنا فی اللہ جی بے جی ہوا
بحر سے جبتک جدا مین کر تمیز
تجکو یہ رتبا نہو حاصل اگر
دیکھ مت دنیاے دون سے دل لگا
اس سرا کو چھوڑ کر وہ جستجو

نے تکبر نے تجبر نے گرور
ایکدم کیواسطے تو ہے یہان
آمد و رفتِ نفس پر غور کر
ہر نفس کو سانس آخر تو سمجھ

بعد طولِ عمر کرتا ہے تمام
پھر یہ کیا غفلت ہے اور خواب گران
تو وطن کی راہ لے پاؤن اُٹھا
نے دمشق و مصر و دہلی و ختن
کب پسندیدہ کرے اسکو نبی
وہ وطن ہی اس وطن کا بیخ کن
جان جان کیا بہتر از جان جہان
فہم اُسجا مین ملک کا بھی بیجا
نے زمین و آسمان شمس و فلک
مثل قطرہ بحر وحدت مین ملا
ملگئے تو ایک ہین سب اے عزیز
دم یہان مت مار بنکر کور کر
تو مسافر ہے یہ عالم ہے ترا
جس سے ہو اپنے وطن مین سرخرو

۵ یہ اشارہ ہے طرف اُس آیت کے جو نوین سیپارہ سورۂ انفال کے دوسرے رکوع مین واقع ہے فلم تقتلوہم ولکن اللہ قتلہم وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ پس نہین مارا تمنے اُنکو ولیکن اللہ نے مارا اُنکو اور نہین پھینکا تھا تو نے جسوقت کہ پھینکا تھا تو نے ولیکن اللہ نے پھینکا تھا صورت اُسکی یہ ہوئی کہ جنگ بدر مین شدت لڑائی کے وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت کنکریان کفار کیطرف پھینکین قدرت خدا سے ہر شخص کے آنکھ مین اُسکی گرد پہونچی پس کفار نے شکست کھائی اور یہ اسلیئے فرمایا کہ مسلمان یہ نہ سمجھین کہ فتح ہماری قوت سے ہوئی بلکہ فتح دینے والا وہی خدا ہے

اُس وطن کی گر نہیں جب اے بشر ہے ترا ایمان سست اے بیخبر
راہ کے اندر ہیں رہزن بیشمار خیر چاہے ہے تو رہ تو ہوشیار

کھول آنکھیں ہوش کر غافل نہو رکھ ہمیشہ راہبر کی جستجو
اُس وطن کی ہے بہت خونخوار راہ جو چلا تنہا ہوا خوار و تباہ

اپنی خود رائی سے اسجاد رگذر کر تلاش اچھا سا کوئی راہبر
ورنہ ہو شیطان تیرا پیشوا قعر دوزخ مین تجھے دیگا گرا

دیکھا ہو جو راہ تو نے بار ہا جا اگر تنہا تو اُسکو بھول جا
خواب مین بھی راہ جو دیکھا نہین بن قلاوز کے وہ رہ ہو طے کہین

راہبر اُس راہ کے ہین انبیا راہیان بحر ذات کبریا
برزخ جامع ہین بیشک انبیا نے خدا اور نے خدا سے یہ جدا

گر نہ ہوتے ذات مین حق کے فنا نفی بارے مارمیت کی ہو کیا
گر نہوتا فعل انکا فعل حق ماہ کیون انگلی سے ہوتا ایک شق

اصل سے اپنے ہوا ہے تو جو دور ہے یہ تقلیدات ظاہر کا فتور
ہے توئی اے بیخبر اصل الاصول آپ بنتا ہے ظلوم اور جہول

آپ فرماتا ہے وہ تجکو امین خوار کیون کرتا ہو تو اپنے تئین
وہ امانت جسکی اے مرد خدا کانپتے تھے بوجھ سے ارض و سما

ششدر و حیران تھے ارض و عرشیان خائف و لرزان تھے سب کون و مکان
اُس امانت کا ہوا حامل بشر تو خیانت اس امانت مین نکر

وہ شہنشہ تجکو کہتا ہے امین تو بنے ہو آپ خائن مرد دین
وہ کرے ہے جا بجا تیری ثنا آپکو بھی تو نہین پہچانتا

آپ کا بھی گر نہین تو آشنا کنہ کیونکر غیر کی تجھپر ہوا
خاک تیرے علم اور تدریس پر آپ سے ہی تو ہے غافل بیخبر

اتنی مدت تک کیا تحصیل علم لیک کچھ سمجھا نہ تو تحصیل علم
علم کیا ہی اور ہے کس کام کا تو وہی جہل مرکب مین رہا

تو تو چوب ناتراشیدہ بھی ہی سنگ و آہن نارسیدہ بھی ہے
پڑھ چکا توضیح و تلویح و شفا مسند و کشاف و کنز و ملتقی

صدرا و قاموس و شمس بازغہ در مختار و ہدایہ تذکرہ
ایک نکتہ بھی ہوا لیکن نہ وا پہلے تو جیسا تھا ویسا ہی رہا

کیا ہوا توضیح سے وضح تجھے کیا ہوا تلویح سے لائح تجھے
قلب کو تیرے شفا سے کچھ شفا ہوگئی حاصل تو ہمکو دے بتا

کیا سند مسند سے حاصل کی بتا کشف کیا کشاف سے ظاہر ہوا
کنز سے کیا گنج پایا اے جوان ملتقی سے کچھ بھی پایا اصل جان

صدرا پڑھ کر ہوتا تو صدر الصدور صدرہ پڑھ کر صدر سے تو ہو دور
تو نے قانون جو کہ محنت سے پڑھا قاعدہ باطن کا کچھ بھی حل ہوا

ختم شمس بازغہ ساری ہوئی پر سیاہی دل کی ویسی ہی رہی
پڑھ چکا تو در مختار اے پسر جیب مین اک بھی نہین سلک گہر

دیکھا تو نے گو کہ سارا تذکرہ ذکر قلبی پر نہ کچھ جاری ہوا
منیہ و غنیہ و غایات المرام نور الانوار اور مسلم کی تمام

۵۱ یہ اشارہ ہے طرف آیت قرآنی انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا جو لاگے جو بائیسوین سیپارہ سورہ احزاب کے نوین رکوع مین واقع ہے معنے اسکے یہ ہین فرماتا ہے کہ تحقیق ہمنے پیش کی ہے آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر ڈر گئے اس سے اور کیا اُسکو آدمی نے تحقیق آدمی بیباک نادان ہے پس اپنی جان پر ترس نہ کھانا اور امانت مین اختلاف ہے کہ وہ کیا چیز ہے جسکی تفصیل تفاسیر مین دیکھو

لیک کچھ مطلق نہین دلپر اثر   مقصدِ اصلی ہی گیا تو غور کر
ابن ادہم کی حکایت یاد کر   دل کو دینی علم سے آباد کر
علم وہ ہے جس سے ہو نور و صفا   ورنہ ہے تصفیۂ اوقات کیا
علم سے ہو دلمین نور اور روشنی   علم کب ہے جس سے ہو کبر و منی
علم سے پیدا ہو گر دل مین غرور   علم شیطانی ہی ہو اس سے نفور
گر پڑھا ہے علم کر اُسپر عمل   دامِ غفلت سے نہین تو ہے دغل
موت تیری گر ہے ہر لحظہ یاد   کب ہو تجھسے فسق و عصیان و فساد
موت سے ڈرتے رہین ہین جو مدام   کب وہ کرتے ہین خلافِ شرع کام
جسم کی ہی روح پر قید گران   جسم کو وہ جانتے ہین انکا زندان
گوش جان کو کھول غافل دل لگا   یہ حکایت تاکہ دے تجکو مزا

گوش جان سے پنبۂ غفلت نکال   کہہ چکا ہون پہلے ہی پڑھنے کا حال
علم وہ ہی جس سے ہو دردِ درون   ہے وگرنہ وہ فسانہ یا فسون
علم وہ ہے جس سے ہو دیدار یار   ورنہ وہ ہے اک حجابِ استوار
علم سے ہو عجز و فقر و انکسار   علم حقانی سے ہو دل کو قرار
علم سے دلمین نہو گر کچھ فراغ   بیل سے بدتر ہی وہ مست اور الاغ
علم وہ ہے جس سے ہو تو باخبر   موت ہر لحظہ رہے پیش نظر
موت سے سب لذتونکی بیخ کن   موت کو رکھ یاد ہر دم اے حسن
موت کے طالب ہین مردانِ خدا   موت انکو ہے حیاتِ جان فزا
توڑتے ہین رات دن یہ بندِ جسم   جی کو چاہین رہین نہو پابندِ جسم
جان و دل سے سن ذرا یہ داستان   تاکہ تو سمجھے طریق راستان

قصہ بادشاہ اور ایک درویش کامل کا کہ موت کو ہر لحظہ یاد رکھتا تھا اور تنبیہ کرنا بادشاہ کا

اس سے پہلے کہتے ہین اک شاہ تھا   دین و دنیا اُسکی سب ہمراہ تھا
مال و دولت جاہ حشمت سیم و زر   رکھتا تھا قبضہ مین سب سے بیشتر
ہو فزون جتنا کہ انکو دیدہ ور   فخر ہے اہل جہان کا اے پسر
جان و دل سے طالب درویش تھا   رقت قلبی سے بس اندیش تھا
سنتا جس جا وہ فقیر باخبر   باندھتا اُسکی زیارت کو کمر
ہے بلاشک کحل چشم خاص و عام   خاکپاے کاملان و عارفان
ہے پیمبر کی ہی صحبت کا اثر   ہین ہویدا جس سے اب تک ثمر
فیض کو صحبت کے بر وجہ اتم   لے لیا اصحاب نے بے کیف و کم
عابد و زاہد ولی و پارسا   سب ہین اصحاب نبی کی خاکپا
تابعی اُنسے ہین گو رتبہ مین کم   پھیلو نکی نسبت ہین پر خیر الامم
صحبت کامل ہی یہ اک کیمیا   جسم خاکی کو کرے ہے وہ طلا

صاف طینت پاک خصلت نیکخو   لیگیا تھا ہمسرن سے اپنے گو
اسپ و فیل و شتر و گاو و خر   تھے حساب و عد و حد سے بھی بدر
تھا وہ شاہنشاہ بس صافی نہاد   اہل باطن سے بیکھے تھا اعتقاد
گو کہ تھا ظاہر مین شاہ کامران   طالب درویش تھا لیکن بجان
تو بھی ہو جویاے کامل اے پسر   صحبت عاقل ہی جنت کا ثمر
صحبت کامل سے نورانی ہو دل   صحبت جاہل سے ظلمانی ہو دل
طبقہ اولی ہوا خیر القرون   کیونکہ وہ رہتے تھے صحبت مین فزون
پہونچے کب تبع تابع کو اُنکے پھر ولی   گو کہ ہو کیسا ہی پاک اور متقی
کیونکہ علم و فضل و زہد و اتقا   اُنکے صدقہ سے اس امت کو ملا
اسطرح درجہ بدرجہ اے فتا   حشر تک جاری رہیگا سلسلہ
کیمیا کرتی ہے اسکو شکل زر   دے کرین ہین خاک کو شکر و قمر

کیمیا کرتی ہے تانبے کو طلا ۔ اُنسے حاصل تجکو ہو قرب خدا
بر لب دریا مکان جان فزا ۔ دیکھ کر اُس نے جمایا بسترا
کیون نہ وہ جنگل مین ہو گوشہ نشین ۔ گنج ویرانے مین ہوتا ہے دفین
ہے جہان ویرانہ ظاہر مین ہین ۔ جان تو گنج معانی ہے دہین
اُسکے مقدم سے ہوا صحرا دیان ۔ جلوہ گاہ قدسیان روحیان
مور و مار و ضیغم و گرگ و نہنگ ۔ ماہی و دراج و طاؤس و کلنگ
جب وہ کرتا ذکر اللہ کا شروع ۔ ہوتا وحش و طیر کے دلمین خضوع
جو ہوا صحبت مین اُسکے بار یاب ۔ تھا اگر ذرہ ہوا وہ آفتاب
پایا جو صحبت سے کچھ دل پر اثر ۔ آتا وہ خدمتمین اُنکی بیشتر
کرکے زر غبًا کے اوپر وہ عمل ۔ تیسرے دن ہوتا حاضر بے خلل
منھ سے اُسنے جو کہا وہ ہی ہوا ۔ اُسکا کہنا گویا تھا حکم قضا
تھا زیادہ سب سے شہ کو اعتقاد ۔ جسم دو معنو نمین لیکن اتحاد
ہین وہ حکما ایک گو ہین جسم دو ۔ دو دو لونکو جسکے باہم ربط ہو
اصل ہے ہر اک کی نور احمدی ۔ شمع کو ہر ایک کی روشن جلی
ہے اُسی کے نور کا سب مین ظہور ۔ تو جدا سمجھے یہ تیرا ہے قصور
پاس اُس درویش کے تھی اک دوا ۔ اک ترنج اسمین سے وہ کھاتا سدا
رو برو شاہ جہان کے بار ہا ۔ کھائی تھی اس مرد حق نے وہ دوا
ضعف دل سے ہوگیا ایسا ضعیف ۔ رنگ زرد و ناتوان و بس نحیف
آیا اُس حالت مین شاہ نامدار ۔ پاس اُس درویش کے زار و نزار
دیکھ کر درویش نے یہ ماجرا ۔ رکھ کے اک برگ شجر پر وہ دوا
اور دو خوراک اک کاغذ مین جو دی ۔ پھر بہت درویش نے تاکید کی
تجکو لازم ہے بہت ہی احتیاط ۔ کیجو زن سے بھی نہ ہرگز اختلاط
ہو کے رخصت شاہ آیا اپنے گھر ۔ جب دوا کا بھی ہوا ظاہر اثر

پاس دارالسلطنت کے اک فقیر ۔ آکے صحرا مین ہوا رونق پذیر
رات دن صحرا مین وہ مرد خدا ۔ یاد مین اللہ کی معروف تھا
جانتا جنکو ہے آبادی بشر ۔ ہے وہ ویران معانی اے پسر
وہ مکان ظاہر مین گو ویران تھا ۔ جو ہر معنی کی لیکن کان تھا
گرد اُسکے رات دن وحش و طیور ۔ رکھتے ہین ہر دم مجمع یوم النشور
تھے غرض صحرا مین جتنے جانور ۔ جان و دل سے تھے فدا درویش پر
رفتہ رفتہ شہر مین چرچا ہوا ۔ جان و دل سے سب ہوئے اُسپر فدا
ذکر اسکا سنکے شاہ کامران ۔ اُسکی خدمتمین ہوا حاضر وہان
باادب درویش سے کرتا سلام ۔ فیض لیتا اُنکی باتون سے مدام
قوت تھا درویش کا برگ شجر ۔ یا کوئی کوہی و صحرائی ثمر
خرق عادت اُسکی صدہا دیکھکر ۔ معتقد اُسکا ہوا ہر اک بشر
وہ بھائی اتحاد معنوی ۔ نفس واحد جس سے ہین لاکھون نبی
معنونمین ہین متحد سب اولیا ۔ سلسلہ ہر ایک کا گو ہے جدا
ہے ولے ہر اک مین رخشانی وہی ۔ در فشانی نور یا شانی وہی
احولی تو چشم دل سے دور کر ۔ تاکہ سب جلوے تجھے آوین نظر
توڑ کر جنگل مین سے برگ شجر ۔ رکھکے اُسپر کھاتا وہ وقت سحر
ہوگیا ناگہ ز تقدیر الٰہ ۔ مرد جسمانی سے لاغر بادشاہ
ضعف دل سے پھر ہوئی سستی زیادہ ۔ گذرا اُس حالتمین اُسپر ایک ماہ
تاکہ بیماری سے حاصل ہو شفا ۔ درد و رنج اُس مرد کی برکت سے جا
دی کھلا اُس شاہ عالیجاہ کو ۔ فائدہ تا مرد جسمانی سے ہو
تین دن تک کیجو تو پرہیز کو ۔ کوئی بد پرہیزی بھی صادر نہو
تین دن کے بعد تجکو اختیار ۔ ہے جو چاہے کیجیو اے تاجدار
دلکو اُسکے بارے کچھ فرحت ہوئی ۔ اور غذا کی طرف بھی رغبت ہوئی

جتنی وہ کھاتا تھا صحت مین غذا اُس سے وہ نا نوش جان اسدن کیا
ہوگیا وہ دم کے دم مین تندرست جس طرح صحت مین تھا چالاک و چست
رات کو یہ غلبۂ شہوت ہوا ضبط نفس آخر نہ اُس سے ہوسکا
تین دن تک کھائی جو شہ نے دوا پہلے سے وہ چند قوت مین ہوا
آیا پھر یہ شاہ کے دلمین خیال تین دن مین ہوگیا میرا یہ حال
کسطرح کرتا ہے وہ شب کو بسر ہو سکے کب ضبط شہوت اسقدر
ہے یہ شہوت اسطرح کی بد بلا رہ سکے بے زن کہے یہ امکان کیا
کرکے شہ نے دلمین اپنے توڑ جوڑ اِک کنیزک کو دیا خدمتمین چھوڑ
آفتِ دوران بلاے روزگار شعلۂ آتش میان غلہ زار
آپ پر درویش کو کرکے قیاس سمجھا دلمین اور وہ ناحق شناس
وہ صحیح الجسم تو بیمار دق حُر ہین منے تیرے گلے مین طوق دق
خود کہان یہ ریسمان و آسمان تو کہان نور مجسم وہ کہان
میوہ و پاکیزہ و نادر طعام لائی اُس درویش کے خاطر مدام
کرکے سو سو طرح کے راز و نیاز تاکہ مائل ہو وہ مرد پاکباز
تھا وہ محو مست روے گلعذار جس سے ہین یہ حسن سارے مستعار
حسن یوسف کیا ہے نور مہر و ماہ سامنے جسکے ہین کم از برگ کاہ
حور و غلمان کیا ہین اُنکی رو برو جام وحدت سے ہوا ہو مست جو
آئینہ ہے مومن کامل کا دل پر حذر رہ اُس سے تو اے پا بگل
گو نہ وہ ظاہر کرین تو کیا ہوا پر سمجھتے ہین ہر اک کا مدعا
گر سمجھتے وہ نہ تیرے حال کو کیون نبی فرماتا لفظ اتقوا[له]
صیقل کر آئینہ دل کو مدام تا خیال بد ہون منفک لاکلام
دور کر دل سے نہ تو پاس ادب تجھ پہ نازل ہو نہ ناحق کا غضب
ضعف و سستی و کثافت یک قلم اُسکے اندر سے ہوئی یک لخت کم
شام تک کھانیکو کھایا تین بار کچھ نہ معدے مین ہوا معلوم بار
جتنے تھے اہل حرم سب عبور کرلیا آیا نہ قوت مین فتور
ایک دم ہوتا نہ بے زن کے قرار اور شہوت سے ہوا بے اختیار
اس دوا کو روز کھاتا ہے گدا زن سے پھر کسطرح رہتا ہے جدا
اس جوان کے پاس کوئی ایک حور رات کو آتی ہے مخفی بالضرور
کیجیے کوئی ایسی تدبیر جلی جس سے ہو ظاہر یہ راز مختفی
گلعذار و سرو قد زہرہ جبین سیم تن رشک پری و نازنین
رنگ رو غارتگر صبر و شکیب زاہد صد سالہ کو دیوے فریب
آپ پر مت کر قیاسِ اولیا گو کہ صورت مین ہین تجھ سے اکسان تو کیا
سیر گلشن مین وہ تو زندانمین بند وہ شہ مسند نشین تو مستمند
الغرض آنے لگی وہ رشک ماہ خدمت درویش حق مین گاہ گاہ
کرکے ناک سک کو درست اپنے سدا وقت خلوت کے وہ آتی بارہا
ایک مدت ہوگئی آخر بسر مرد عابد نے نہ کی اسپر نظر
اُسکی تھی ایسی تجلی پر نظر سامنے جسکے ہو یوسف خیرہ سر
ہے جنھین کچھ راز باطن کی خبر حور و غلمان پر ہے کب اُنکی نظر
عکس دل کا شاہ کے اُسپر پڑا پالیا عابد نے اس کا مدعا
دلمین اپنے کچھ خیالِ بد نہ لا اہل دل پر راز دل کا سب ہے وا
گر نہ ہووے حال دل کا دل پہ وا آئینہ مومن کا پھر مومن ہے کیا
دیکھتے ہین نور سے ہی اولیا سب خیالون سے تو اپنا دل بچا
حزم سوء الظن کے معنی ہین یہی جان پر درویش حق کو تو دہی
راز مخفی دلمین عابد نے رکھا کچھ نہ ذکر اُس کا شہنشہ سے کیا

له اشارہ ہے طرف حدیث اتقوا من فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ ۱۲ مصحح

حال اُسپر گو عیان تھا مو بمو / لیک نا واقف بنایا آپ کو
ہو چکا اک سال جب کامل بسر / کچھ ہوا حیلہ نہ زن کا کارگر

بے محل پاکر یہ اپنے امتحان / منفعل دلمین ہوا شاہ زمان
وہ شب تاریک اور وقت خلا / ایک جا مین رہنا زن اور مرد کا

گر نہ ہووے رحمتِ حق دستگیر / کب بچے اُس سے امیر و ہم فقیر
پنبہ و آتش کا رہنا ایک جا / ہے خلاف عقل بے لطفِ خدا

آتشِ شہوت ہے جز و ناریان / لیک جز و آگ دوزخ ایکجوا کن
نار ظاہر جسکے آگے گرد ہے / سامنے اُسکے یہ بالکل سرد ہے

نار دنیا ہووے پانی سے فرو / نار شہوت آب سے دو چند ہو
نار ظاہر ہووے سردی مین زبون / نار شہوت اُس سے ہو ہر دم فزون

نار شہوت کی کشندہ جوع ہے / رکھ صیام نفل تو بھی پے بہ پے
نار شہوت سے بچے ہین مرد دین / مرد ظاہر اُس سے بچتے ہین کہین

منکشف ہون دل پہ گر اسرار غیب / جسم کے موقوف جب ہووے ہین عیب
زنگ عصیان سے ہے لوح دل سیاہ / مصقلہ اُسکا ہے ذکر لا الہ

دلق دلکو زنگ سے تو پاک کر / خود بخود ہو نور حق تا جلوہ گر
ہے یہ بد نامی باین قلب سیاہ / دلمین چاہے ہے کہ ہو نور الہ

بعد مدت کے کیا شہ نے سوال / مرد عابد سے کہ اے فرخندہ فال
جو دوا پہلے مجھے کی تھی عطا / اسمین سے کچھ اور دے بہر خدا

کر لیا مین خوب اُسکا امتحان / پیر صد سالہ ہوا اُس سے نوجوان
وہ دوا کرتی ہے کار کیمیا / کیمیا سے ہے وہ سو درجے سوا

سنکے زاہد نے نکالی وہ دوا / شہ کو اک خوراک سدم دی کھلا
نصفی پھر اُسمین سے دے پھر شاہ کو / حسب مرضی تاکہ کھا اور شاد ہو

کان مین لیکن برائے انتباہ / یون کہا درویش نے اے بادشاہ
جمعہ کے دن تو کریگا انتقال / سات دن باقی ہین اے فرخندہ فال

بعد ہفتہ کے مریگا بالضرور / تو ہے یا کنجِ لحد یا خاک گور
سات دن باقی ہین جو چاہے سو کر / لیک مت کہنا کسی سے یہ خبر

میرے دلکو تجھسے از بس اُنس تھا / اس سبب سے یہ راز مخفی کہدیا
ورنہ یہ کچھ بات کہنے کی نہ تھی / اپنی نادانی سے ظاہر ہو گئی

فی امان اللہ گھر کو اپنے جا / اُس سفر کا کر مہیا راحلا
سیف قاطع وقت ہے مہلت قلیل / تو بھی جلدی کر نہ کر توبہ مین ڈھیل

ہے بہت یہ لطف و انعام خدا / یاب توبہ اُسکی رحمت سے ہے وا
شاہ کے دلکو ہوا از بس قلق / رنگ چہرے کا ہوا سنتے ہی فق

موت کا آیا ذہن مین ذائقا / قطرۂ خون بھی گویا تن مین نہ تھا
رنگ روے شاہ جو تھا رشک ورد / ہو گیا وہ زعفران کیطرح زرد

کہنا اُس عابد کا اُسنے بار ہا / آزمائش کر لیا تھا اے فتا
اُسکا کہنا تھا گویا تیر قضا / کب نشانے سے کرے تھا وہ خطا

لوح سے محفوظ کے جو ہے سبق / اُسکا کہنا ہے سراسر صدق حق
لیک تھی اسبات مین رمز نہان / بہر آگاہی شاہ نکتہ دان

تھرتھرا کر گر پڑا وہ خاک پر / ہو گیا جیتا ہی مردے سے بتر
موت ہے وہ زندگی مین ہو فنا / وہ فنا تیرے ہے رشک صد بقا

لیگئے شہ کو اُٹھا کر اُسکے گھر / بھید سے دل کے وہ لے سب بے خبر
دوپہر کے بعد آیا جبکہ ہوش / اور ہی کچھ دلمین تھا جوش و خروش

نے خیال مال و ملک و سروری / نے تلاش صورت حور و پری
رغبت زن نے خیال خواب و خور / چشم گریان اور دل سب غم سے پُر

شام سے وہ رات ساری تا سحر / عجز و زاری مین ہوئی شہ کی بسر
سیکڑون غنچہ دہن اور ماہرو / عشوہ سنج و گلعذار و خوبرو

کرتی تھین سو سو طرح ناز دنیا
ہر نفس لیتا ہون جو مین مبدم
برگ گل آنکھونکے اندر نوک خار
اُس دوا کا بھی ذرا مطلق اثر
موت ہے سب لذتونکی بیخ کن
تین دن اُسپر شالِ تین سال
ہوگیا دل کی طپش کا جو اثر
صاحبِ عرفان و کامل ہوگیا
موت کا پھر بے وہ شایق ہوا
زندگی اور موت ظاہر سے گذر
اپنی کج فہمی سے تو ہے اے اسیر
گرنہ چھوڑیگا تو چھینینگے بزور
اپنے تو انجام کو بھی یاد کر
جمعہ کو یہ مرگ کا شائق رہا
جب یہ سمجھا۔ تھا یہ کچھ رمز نہان
شنبہ کے دن جا کے اُس درویش پاس
گرچہ ہے ارشاد تیرا کیمیا
ناس کو نسناس گر سمجھے ہے تو
بعد اک ہفتہ کے مرنے کی خبر
قوت شہوانی و فسق و فجور
چھوڑ کر لذات و نعمائے جہان
لذتِ دنیا ہے سب اُنپر حرام
تھا یہ شمہ ایک اُنکے حال کا

اُسنے آنکھین بھی نہ کی اُس سمت باز
ایک دم ہفتہ مین سنے ہوتا ہے کم
بسترِ نازک مثال سنگ زار
کچھ ہوا ظاہر نہ شب کو شاہ پر
موت مغرورونکی ہی عزہ شکن
گذرے اور غم سے ہوا اُشغال
نور حق دلمین ہوا کچھ جلوہ گر
خوف مرگ اُس مرد کا مرشد ہوا
جانتا تھا اس فنا کو وہ بقا
تو بنا ہے جس لئے وہ کام کر
عاشق سیم و زر و لعل و گہر
تو ہے یا کنج لحد یا خاک گور
کب تئین محو تماشا اے اسیر
ون اسی اُمید مین آخر ہوا
جز عابد کے نہ ہوگا یہ عیان
صدق دل سے شاہ نے کی التماس
لیک اگر مجھپہ اس کا مدعا
ہے غلط تیرا قیاس اے نیکخو
تجکو مین نے دی تھی اے نیکو سیر
تیرے اندر سے ہوئی یک لخت دور
ہوگیا مصروف طاعت مین بجان
طالب نان ہین نہ جویائے طعام
قلب پر تیرے جو کچھ وارد ہوا

ہر نفس لینے مین تھا اُسکو خیال
لیکے ہر ہر دم مین نام کبریا
اگر کوئی لقمہ غذا کا لے لیا
کیا دوائی اور کھانے کا بتر
موت کے آگے ہین شیر و اژدہا
بات کچھ لب پر نہ جز حکم اِلٰہ
جذبۂ حق کی ہوئی ایسی کشش
پھر رہا اُسکو نہ کچھ مرنیکا غم
موت کے طالب ہین مردانِ خدا
بے خبر ہے اصل سے اپنی بشر
ایسی کج فہمی سے اپنی درگذر
ہو وہان لعل و گہر نہ سیم و زر
آپ تیشہ اپنے پانون پر نہ مار
ہولیا وہ روز جب اُسپر بسر
تھا نہان اس قول مین کچھ مدعا
عرض کی زاہد سے اے فخر زمان
جب کہا درویش نے اے بد مزاج
گو کرے تو لاکھ تدبیر متین
کذب کا بھی اسمین گو تھا احتمال
خواب غفلت سے ہوا بیدار تو
جو ہر اک دم کو دم آخر گمان
بدگمانی اُنپہ ہے کرتی خطا
تھا فقط یہ حکم بہر انتباہ

ہے یہ میعاد معین کا وبال
مانگتا تھا درد دل سے وہ دعا
صبر و حنظل کا دیا اُسنے مزا
موت کا جس دل کے اندر ہو خطر
گریہ مسکین سے کمتر اے فتا
عجز و زاری تھی فقط یا آہ آہ
کام اُسکا کر گئی دل کی طپش
قبر کی دہشت نہ محشر کا الم
ہے حیاتِ جاودان تن کی فنا
منزل مقصود سے ہے بیخبر
چھوڑ اس دنیا کو اپنا کام کر
تو ہے یا دستِ تاسف اے اسیر
کھول آنکھین ہوش کر اے مرد کار
مرگ ظاہر کا نہ دیکھا کچھ اثر
ورنہ کب کہتا کرے اُسکا خطا
کیا مراد اس مرگ سے تھی کر عیان
تھا یہ سو ر الظن کا تیرے وہ علاج
کب فلک پر راست ہو حکم زمین
ہوگیا لیکن ترا تغیر حال
چھوڑ کر سب شے ہوا اللہ گو
کرتے ہین اے بادشاہ کامران
مین نے چاہا نکتہ ہو تجھپر یہ وا
فرق تجھ مین اُنمین ہے صد سالہ راہ

آپ پر مت کر قیاس اصفیا / گو وہ ہین ہم شکل تیرے اتقیا
بھید سے باطن کے جو محرم ہین یار / نفس کی خواہش سے وہ ہین برکنار
جسم اُنکا روح سے بھی ہے لطیف / جسم تیرا سخت ناپاک و کثیف
تو کرے گر اہل حق کی ہمسری / ہے تری گستاخی و فتنہ گری
تجھمین اُسمین فرق ہے صد سالہ راہ / گمرہی سے اپنی تو مت ہو تباہ
گر رکھے تو موت کو ہر لحظہ یاد / کب ہو تجھسے فسق و عصیان و فساد

بیان ہے معنون حدیث کا کہ روایت کیا ہے اُسے انس بن مالک نے پیغمبر خدا صلعم سے اور اُسمین تمام احوال دوزخ اور اہل اُسکی کا ہے اور وہ حدیث نہایت ہولناک اور دہشت ناک ہی ترجمہ حدیث سے مطلب حدیث کا معلوم ہوتا ہی بسبب طول عبارت حدیث کے لفظ بہ لفظ نہین لکھی

ہے انس سے یہ عبارت اے عزیز / غور کر اسمین جو تجکو ہے تمیز
ہے روایت یہ نہایت جانگداز / گوش دل سے سن ذرا اے مست ناز
ہے حکایت یہ بہت ہی ہولناک / جسکے سننے سے جگر ہو چاک چاک
ایک دن جبریل پیغمبر کے پاس / مسجد نبوی مین آئے بیحواس
رنگ چہرے کا مثال زعفران / خوف سے زار و نزار و ناتوان
غم کے ہاتھون سے نہایت بیقرار / چشم گریان خستہ جان و دل فگار
بادل پُر درد و باجانِ حزین / سخت غمناک اور بہت اندوہگین
پوچھا پیغمبر نے اے پیک خدا / محرم رازِ جناب کبریا
کس سبب بھرتے ہو ایسی سانس سرد / رنگ کیون اسوقت ہے پھیکا و زرد
کیا بلا ایسی کوئی وارد ہوئی / جس سے ہے یہ حال تیرا اے اخی
مجکو تو اس امر سے آگاہ کر / راز مخفی سے مجھے دے تو خبر
حال تیرا دیکھ میرا رنگ فق / ہوگیا اور سخت ہے دل پر قلق
بولا یون جبریل اے فخر رسل / باعثِ ایجاد دہر اک جز و کل
آج فرمایا تھا حق نے اے اخی / کھول دو دوزخ کے دروازے ابھی
دیکھ کر اُس دوزخ جان کاہ کو / اُڑ گیا یک لخت میرا رنگ رو
دیکھ کر دوزخ کو جائے ہولناک / ہوگیا دہشت سے سینہ چاک چاک
اس سبب سے رنگ سارے تن کا زرد / اُسکی دہشت سے ہے لب پر آہ سرد
اُسکی وحشت سے مرا یہ حال ہے / کیا بیان اُسکا کرون اے نیک پے
سنکے حضرت نے کہا اے زندہ دم / کہہ وہانکا حال سب بے کیف و کم
حال سے اسکے مجھے آگاہ کر / تاکہ خائف اُس سے ہو ہر اک بشر
بولا یہ جبریل سُنکر یا نبی / جبکہ دوزخ قدرت حق سے بنی
پہونچا اُسدم سب کو حکم کردگار / رات دن دوزخ کو دھونکین بیشمار
دھونکنا اُس سے نہو کم یک نفس / تا نہ گذرین ایک ہزار اُنپر برس
ہوگئی جسوقت مدت منقضی / رنگ مین دوزخ تمام آخر بنی
برگ کے مانند رنگ اُسکا ہوا / صاف و شفاف و سفید ایسے بیضہ
پہونچا پھر بعد اسکے حکم کردگار / پھر کرو اتنے ہی مدت تک کار
دھونکتے تھے پھر اُسے لاکھون ملک / رات دن بے مہلت و تاخیر و شک
ہوگئے جب وہ ہزار آخر تمام / ہوگئی اک لخت دوزخ سرخ فام

شام کو جس طرح نزدیکِ افق
چرخ پر پھولے ہے سرخیِ شفق

اُس طرح سرخ اور نکلین تھے شرار
ہون فنا جس سے ہزارون لالہ زار

جسطرح ہون سرخ گلہاے انار
اُس سے بھی صد چند تر دوزخ کی نار

جب وہ میعاد معین اختتام
ہو چکی پھر حکم پہونچا لاکلام

دھونکو پھر انکے تئین اتنے ہی سال
حکم کا لازم ہے میرے امتثال

کہکے سب لبیک تھے مصروف کار
تیسرا ابھی ہو چکا آخر ہزار

رنگ دوزخ کا ہوا اُس دم سیاہ
اسود و قاتم مثالِ دود آہ

اب یہی ہے آگ کا دوزخ کے رنگ
دل سیہ روئی سے ہو از بس تنگ

شعلۂ و چنگاری و اخگر شرار
ہین سیاہی مین نہایت سخت نار

ظلمتِ شب جسکے آگے گرد ہے
زنگ ظلمات ثلثہ سرد ہے

شعلہ مین اُسکے نہین مطلق چمک
ہے یہ چنگاری مین سرخی کی لپک

ہے قسم اُس کی نبی مقتدا
جس نے یہ پیدا نبی تجکو کیا

ایک سوزن کے اگر سوراخ وار
کھولدین دوزخ کے منھ کو ایکبار

سوئی کے سوراخ کے مانند اگر
کھولدین دوزخ کے منھ کو بسر

اہل دنیا سارے جلجاوین تمام
ہووے اس عالم کا دم مین اختتام

اہل دوزخ کے اگر کپڑے کو لا
ہیچ مین ارض و سما کے اک ذرا

دم کے دم لٹکائے دنیا مین اگر
اُسکی بدبو سے مرین جن و بشر

اہل دوزخ کی اگر زنجیر کو
کوہ پر رکھدیجے گل کر موم ہو

موم کے مانند پتھر جاے گھل
ساتوان طبقہ زمین کا جاے جل

اہل مغرب کے اگر اک مرد ہو
وہ عذاب آخرت دنیا مین ہو

اہل مشرق اُسکے سوزش سے تمام
جلکے خاکستر ہون اے عالیمقام

قعر اُسکا ہے نہایت ہی مہیب
ساکنون کا اُسکی حلیہ ہے عجیب

آہن سوزندہ زیور ہے وہان
جس سے جلکر خاک ہو یہ جسم جان

طوق و زنجیر و حدید و ہتکڑی
ہووے صد ہا من کے اعضا مین پڑی

جب زیادہ حد سے ہوا اُنکو پیاس
پانی کی خواہش ہو جسدم بے قیاس

مرغ بسمل کیطرح غلطان ہو
تشنگی سے سخت وہ حیران ہو

پینے کو اُنکے ملے ماء حمیم
یا کہ خون اور پیپ یا سوزندہ رمیم

جسکی گرمی سے لب و کام و زبان
ہو کباب آسا طپیان حلق و دہان

آہ و واویلا دریغا حسرتا
منھ سے ہر اک کے ہو جاری اے خدا

شعلۂ آتش وہان پوشاک ہو
آگ سے یہ جسم جلکر خاک ہو

پھر نئے سر سے کرے پیدا خدا
اہل دوزخ کو نہین ہرگز فنا

ہے اسی حالت مین بس اُنکو خلود
وہ ہین یکجا با عذاب نار و دود

سات دروازے ہین دوزخ کے عیان
ایک نیچے دوسرے کے بیگمان

ایک در سے دوسرے در تک تمام
بعد اُسکے کیا کہون اے نیکنام

طول مین ستر برس کی راہ ہے
منزلین کوئی کرے گر پے بہ پے

دوسرے مین ایک سے دونا عذاب
اہل دوزخ کو ہے از روئے کتاب

دشمن حق کا ہے وہ دوزخ مقام
درد و غم کا اُسکے کب ہے اختتام

دوزخی کے منھ سے ہے زنجیر ڈال
راہ مقعد کی فرشتے لین نکال

ہاتھ سیدھے کو وہین مین ڈالکر
چیر کر مونڈھے مین سے لاوین ادہر

دست چپ کو رکھکے اُسکے دوش پر
باندھین زنجیرون سے محکم سخت تر

ساتھ پھر ہر اک کے اک شیطان ہو
وہ اسے زنجیر مین غلطان ہو

کرکے اک زنجیر مین دونونکو بند
ڈالین یون جسطرح آتش مین سپند

ڈالدین دوزخ مین ہر اک کے تئین
مارکر کے گرزہاے آتشین

کھینچکر لیجائین یون کفار کو
کھینچتے ہین جسطرح مردار کو

واسطے تعذیب ہر اک کے ملک
ہین تعین ہر شخص پر بے شبہہ و شک

پھر بلا تاخیر و مہلت دائما
ہے عذاب اُنپر ترقی مین سدا

منزلون تک گرد اُس دوزخ کے تو
کچھ نہین سننے کا غیر از ہاؤ ہو

تھا یہان شیطان جو اسکا قرین
قعر دوزخ مین بھی وہ ہو ہمنشین

ہین بہت دنیا مین تیرے ہمجلیس
مرشد شیطان و اُستاد بلیس

تو اُنھین سمجھے ہے اپنے دوستدار
اُنکی الفت مین رہے ہے زار زار

کھول آنکھین ہوش کر اے مرد دین
ہین حقیقت مین وہی بئس القرین

تو ذرا آنکھین حقیقت مین جو کھول
قبح کو اور حسن کو یارونکے تو دل

آپکو تو صحبتِ بد سے بچا
قعر دوزخ مین نہ دے تجکو گرا

صحبتِ بد سے ہے لازم احتیاط
بد ہی تو گر ہے بدون سے اختلاط

ہے وہی تو جس سے ہی الفت تجھے
بد ہے تو گر بد سے ہی رغبت تجھے

نیک ہے گر نیک کا طالب ہے تو
یاد رکھ یہ نکتہ اے مرد نکو

یون کہے ہی وہ نبی نامدار
جنس اپنے جنس کی ہے ونفگار

جس طرف کو ہی تیرا میل دلی
تو وہی ہے تو وہی ہے تو وہی

چغد کو نسبت کبوتر سے کہان
الو کا طوبے پہ کب ہو آشیان

باز سے کوّے کو کب پیوند ہو
کبک کیونکر چیل سے پیوند ہو

ساکنون کا اُنکے کر شرح و بیان
کس کے رہنے کے ہین وہ ساتون مکان

نام ان دروازونکے مجکو بتا
اُنکے رہنے والونکا دے کچھ پتا

جب کہا جبرئیل نے سن اے نبی
انکا مین احوال کہتا ہون سبھی

ہاویہ ہے اُس درِ اسفل کا نام
ساکن اُسکے ہین منافق بالتمام

آل فرعون اسمین اور فرعونیان
دائما اُنمین ہین ساکن بیگمان

دوسرے طبقے کو کہتے ہین جحیم
مشرکین اُسمین سراسر ہو مقیم

نام طبقہ تیسرے کا ہے سقر
صابی فرقہ ہے اس مین بیشتر

ہے ستارونکی پرستش انکا کام
صابئی کہتے ہین جس فرقہ کا نام

طبقۂ چارم لظی ہے اسکا نام
ہے وہی ابلیس ملعون کا مقام

اور ذریات سب شیطان کی
ہون اُسی طبقے کے اندر یا نبی

اور اُسی طبقہ مین ہو قوم مجوس
با ہزاران حسرت و درد و فسوس

پانچوین طبقہ کا حطمہ نام ہے
ہون یہودی اُسمین اے فرخندہ پے

ہے چھٹے طبقہ کا نام اسکا سعیر
ہون نصارا اسمین داخل اے خبیر

کہکے پھر چپ ہو رہے روح الامین
جب نبی نے یون کہا اے مرد دین

کس لئے کہنے سے تو چپ ہو رہا
ساتوین طبقہ کا بھی کہہ ماجرا

اے اخی جبریل لب کو اپنے کھول
ساتوین طبقہ کا کچھ احوال بول

یون کہا جبرئیل نے یا مصطفے
پوچھ مت احوال اُسکا مطلقا

اسکا کہنا رنج کا ہوگا سبب
اسلئے مین کر لئے ہین بند لب

اُسکے سننے سے تمھین ہوگا الم
کچھ نہ پوچھ اے مظہر فیض اتم

جب نبی نے بارہا تاکید کی
تب کہا جبرئیل نے سن اے اخی

تیری امت کے جو عاصی ہین تمام
ساتوان طبقہ انھین کا ہی مقام

ساتوین طبقہ مین ہوگا وہ فریق
جو کہ ہے بحر کبائر مین غریق

اور تائب انسے دنیا مین نہ تھے
حق سے طبقہ مین بند انکو رکھے

لیک امت مین ہو تیرے کچھ تمیز
اہل دوزخ سے بلاشک اے عزیز

پہلے تو یہ ہے نہ ہونگے روسیاہ
مہر لب پر بھی نہ ہو بے اشتباہ

ساتھ شیطان کے نہ ہون زنجیر مین
ہے لکھا انکی یہی تقدیر مین

طوق اور زنجیر گردن مین نہو
یہ نشانی انکی ہین اے نیکخو

سنکے یہ اُسوقت حالِ غم ترا
گر گئے غش کھا کے احمد مجتبےٰ

رکھ لیا جبرئیل نے زانو پہ سر
اور نبی تھے غش مین مطلق بیخبر

جب افاقت آئی ہو کر دردناک
یون کہا جبرئیل سے اے روح پاک

سنکے یہ باتین ہوا خستہ جگر
اس مصیبت کا مری کچھ فکر کر

سنکے یہ ہمکو ہوا ہے سخت غم
ہے فزون ہر لحظہ سینہ مین الم

میری اس غمسے ہے بس حالت تباہ
سنکے یہ رونے لگے اُسدم رسول
ہوکے اک سو خلق سے گھر مین جا
ہان مگر آتے تھے وہ بہر نماز
گذرے جب ۲ روز رنج و درد مین
در پہ پیغمبر کے جا کر بار ہا
آئے پھر دروازہ پر حضرت عمر
کچھ جواب اُنکو نہ اندر سے ملا
تینون پھر روتے ہوئے با چشم تر
تین دن سے وہ نبی مجتبےٰ
کرکے اپنے گھر کے دروازہ کو بند
پاس پیغمبر کے تو بہر خدا
فاطمہ نے جا کے در پر یہ کہا
سجدہ مین اسوقت روتے تھے رسول
فاطمہ نے دیکھا جب حضرت کا حال
دیکھا جب اسطرح احوال رسول
کس سبب تمکو ہوا یہ رنج و درد
بولے پیغمبر کہ اے لخت جگر
میری امت کے جو ہین عاصی تمام
کسطرح دوزخ مین لیجائین انھین
داڑھیون سے کھینچ مردون کو ملک
عورتون کو چوٹیون سے کھینچکر
پوچھے گا مالک فرشتون سے یہ بات

گیا مری امت بھی چلی دوزخ مین آہ
اور ہوئے روح الامین بھی بس ملول
ایک گوشہ مین لگے کرنے بکا
سوئے مسجد با خموشی و نیاز
ہو گیا غم کا اثر ہر مرد مین
کی بہت صدیق اکبر نے ندا
درد قلبی سے نہایت چشم تر
ہو گئے ناچار وہ بھی پشت پا
آئے بی بی فاطمہ زہرا کے گھر
ہین عجب کچھ درد و غم مین مبتلا
روتے ہین اندر بآواز بلند
جلد جاتا ہو یہ عقدہ سخت وا
کھول دروازہ کو لپٹے یا بابا
سنکے اسحال یقین آواز بتول
مضطرب دل مین ہوئین اپنے کمال
بیقراری سے لگی رونے بتول
تن ہوا دُبلا ہوا وہ رنگ زرد
مجکو دی روح الامین نے یہ خبر
واسطے اُنکے ہے مختص وہ مقام
رنج و تکلیفات دکھلائین اُنھین
داخل دوزخ کرینگے بے شک
ڈالدین دوزخ مین لے تو یہ خبر
کون ہے یہ قوم تم جنکے ہو سائق

یون کہا جبرئیل نے اہل گناہ
آئے گھر مین اپنے پھر شاہ زمان
ترک کرکے خلق سے یکسر کلام
گریہ و زاری مین رہتے بیشتر
ہو گئے صدیق اکبر بیقرار
کچھ نہ آیا لیک اندر سے جواب
کی انھون نے بھی بہت سی جستجو
پھر ہوا سلمان کا اُسجا گذر
مضطرب ہوکر پکارے یا بتول
کچھ کسی سے وہ نہین کرتے کلام
ہمنے کی ہرچند باہر سے ندا
فاطمہ سنتی ہی اوڑھ اپنی ردا
فاطمہ بیٹی تمھاری یا نبی
اُٹھکے دروازہ کیا حضرت نے وا
رنگ چہرے کا مثال زعفران
پوچھا بی بی فاطمہ نے یا نبی
حکم کیا تمپر ہوا کوئی نزول
طبقۂ اعلےٰ ہے دوزخ مین مکان
فاطمہ زہرا نے پوچھا یا نبی
بولے پیغمبر کہ جبرئیل امین
ہو کوئی اُنکا نہ یار اور غمگسار
جب ملائک لیکے مالک پاس جائین
دوزخی ہین یہ ولے ہے یہ عجب

جائینگے دوزخ مین وہ بے اشتباہ
دونون آنکھون سے ہوئے آنسو روان
گھر مین اپنے رہتے غم سے صبح و شام
درد قلبی سے نہایت خستہ جگر
بے نبی کے دل ہوا انکا فگار
اور ہوا اور کا نہ وہ مفتوح باب
حسرت و درد و الم کی جستجو
وہ بھی اس غم سے ہوئے پژمردہ تر
ہے مدد کا وقت اے بنت رسول
گریہ و زاری مین رہتے ہین مدام
اذن آنے کا نہین ہم کو ملا
آئی جلدی سے بسوئے مصطفےٰ
ہے زیارت کیلئے تیرے کھڑی
اپنی بیٹی کو لیا گھر مین بلا
بار غم سے قد ہے خم مثل کمان
کیا سبب ہے جس سے یہ حالت ہوئی
جس سے یہ حالت ہوئی ہے یا رسول
میری امت کیلئے ہے بیگمان
کیا حقیقت انکے جانیکی کہی
کہہ گئے ہین حال سب میرے تئین
وہ ہون یا قہر خدا یا دود نار
میری امت کے تمامی عاصیان
منھ سفید اُنکا ہے اسکا کیا سبب

ہے عجب حیرت مجھے اور اشتباہ
ہے اگر یہ قوم مردود و لعین

کچھ نہین اس بات کی ہمکو خبر
حکم کے موجب یہان لائے ہین ہم

کون ہو تم کیا تمھارا نام ہے
پہلے اس سے کہتے تھے وا احمداہ

پھر کہے مالک کہ اے قوم شقی
ہے ہمارا ایک بیشک وہ رسول

نام اُسکا ہے دواے ہر بلا
شامت اعمال سے واویلتا

نام میرا سنکے بولین گے پکار
تم پہ پہونچا کیا نہ تھا وعدہ وعید

کرتے تم جو کچھ نبی نے تھا کہا
کرتے تم دنیا مین گر فعل جمیل

مارے دہشت کے اُڑین ہوش و حواس
گریۂ و زاری کا مجکو حکم دے

اپنے اس اعمال اس افعال پر
اسقدر آنکھون سے آنسو ہون روان

پھر کہے مالک کہ اے قوم شقی
خوف سے حق کے اگر روتے مدام

اُسکے یہ کہنے سے دوزخ کی لپٹ
مارے دہشت کے پڑھینگے یہ پکار

دیوے مالک پھر یہ آتش کو ندا
دوزخی ہو کر نہون یہ روسیاہ

کیون نہین شیطان اُنکے ہمقرین
حکم حق پہونچا کہ انکو جلدتر

یہ سمجھے کچھ نہین بے کیف و کم
کسلیے تم پر عذاب عام ہے

آگ دوزخ نے کیا ہمکو تباہ
کیون نہین لیتے ہو تم نام نبی

جسپہ قرآن کو کیا حق نے نزول
اپنی ہم شامت سے بھولے حسرتا

ہو گئے ہم اس بلا مین مبتلا
ہم محمد کی ہی امت مین ہین یار

جانتے تم کیا نہ تھے نیک و پلید
کھینچتے کیون یہ مصیبت اور بلا

ہوتے کیون عقبیٰ مین ایسے ذلیل
دست بستہ جائین سب مالک کے پاس

تا در دوزخ پہ رووین بیٹھ کے
دو گھڑی کو ہووے بس چشم تر

موج زن ہو مثل بحر بیکران
کیا تمھین مطلق خبر اسکی نتھی

آج کیون دوزخ سے ہوتے تلخ کام
شش جہت سے گھیر لیوے اُنکو جھٹ

کلمۂ تمجید کو سب بار بار
کیون ہٹی اے آگ لے جلد اُنکو آ

ہین اگر اُنکے گناہ نیکی پہ فوق
یون فرشتہ دین گے مالک کو جواب

آگ مین دوزخ کی انکو ڈالدو
پھر کرے اُس قوم کو مالک ندا

کسکی امت مین ہو تم اے اشقیا
وہشت و ہیبت سے وہ نام رسول

جب کہین گے وہ نبی کا نام ہم
اُسکی امت مین ہین ہم اے نیکذات

رکھتے تھے رمضان سب ہم روزہ دار
جب کہے مالک کو قرآن متین

پوچھیگا مالک کہ قرآن مین بھلا
معنی قرآن کیا سمجھے نہ تھے

کرتے گر قرآن کے اوپر عمل
پاس دوزخ کے کرین انکو کھڑا

پھر کہین اُس سے کہ اے فرخندہ پے
ہمنے کھوئی یہ جو عمر بے بہا

اذن سے مالک کی رووین بیٹھکر
روتے روتے خشک جب ہون خون تمام

تم اگر دنیا مین روتے زار زار
پھر جو وہ اُٹھتے ہین دوزخ کے شرار

ہین جو یہ در پر گروہ اشقیا
جبکہ یہ لین نام کو اللہ کے

یون کہے گی آگ یہ نام خدا
کیون نہین گردن مین زنجیرین ہوئی

ہم نہین آگاہ اے عالیجناب
اور عذاب سخت تم انپر کرو

کون ہو تم سے گروہ اشقیا
نام تو اپنے نبی کا دو بتا

رعب سے مالک کے اُسدم جائین بھول
بھولے ہین اے مظہر فیض و کرم

جسکے باعث ہے یہ سارا کائنات
اب نبی کو بھی نہین سکتے پکار

جز محمد اور پر اوترا نہین
ذکر دوزخ کیا نہین تھا جا بجا

اس مصیبت مین جو تم اب پھنسے
ہوتا کیون دوزخ تمھارا اب مقر

دیکھوے آتش کا سوز اور شعلہ
آپکی خدمت مین اتنی عرض ہے

لین ندامت پر ذرا آنسو بہا
وہ در دوزخ پہ باسوز جگر

آنکھون سے نکلے نہ قطرہ کا بھی نام
اس گھڑی دوزخ سے باقی رہنما

انکو دیگا حکم مالک آشکار
اُنکو جلدی کھینچکر دوزخ مین لا

آگ دوزخ اُنسے ہو جاوے پرے
لیتے ہین کیونکر انھین مین دو جلا

مین نے بھر عظمت نام خدا
اب کی تو انکو دیا مالک جپا

شعلۂ آتش پھر انکو کھینچ کر
لیکے دوزخ مین کرے زیر و زبر

بعضونکے چھاتی تئین اور تا ذقن
آگ اس دوزخ کی ہوگی شعلہ زن

آگ تو انکے دہن کو مت جلا
کیونکہ اس سے لیتے تھے نام کبریا

دلکو اس صدمے سے اپنے رکھنا نگاہ
کیونکہ انکے دلمین تھی حب الٰہ

یہ ہے ہین راہ حق مین تشنہ کام
تو بھی منھ سے نیچے ان شعلونکا کام

ہوگی اس حالتمین بھی سبکی نظر
حق تعالیٰ شانہ کے رحم پر

حکم دیگا بعد مدت کے خدا
حضرت جبرئیل کو تو جلد لا

وہ کہے گا تو ہے دانا و علیم
تجھپہ یہ ظاہر ہے حال ہر مقیم

حکم ہوگا پھر کہ جا تو انکے پاس
تا کہ ہو موقوف کچھ انکا ہراس

حکم سے حق کے بلا تعویق و ڈھیل
جب ورے دوزخ آئے جبرئیل

ہے اسی دوزخ پہ مالک کی نشست
اہل دوزخ کا کرے ہے بند و بست

پھر کہے مالک کہ یا روح الامین
کیون قدم رنجہ کیا اے مرد دین

یون کہے جبرئیل مین اے مہربان
دیکھنے آیا ہون حال عاصیان

کسطرح دوزخ مین انکا حال ہے
جان پر کیا آفت جنجال ہے

یون کہا مالک نے اے پیک الٰہ
حال انکا ہے نہایت ہی تباہ

آگ نے پھونکا ہی تن کا گوشت سب
حالت انکی دیکھتا ہون مین عجب

نور ایمان کا دلون مین ہے نشان
اس سبب جلنے سے ہے وہ سرگران

تا کہ دیکھون انکا مین رنج و الم
گذری کیا کیا انپہ تکلیفات غم

امتی جب دیکھین روئے جبرئیل
حسن سیرت اور وہ خلق جمیل

یون کہے مالک ہے یہ جبرئیل
ہے رسول حق یہی بے قال و قیل

سنکے وہ نام محمد سب کے سب
رو کے یون جبرئیل سے بولینگے سب

ہم تری امت مین ہین اے مصطفےٰ
اس مصیبت سے ہمین للہ بچا

جب کہے مالک یہ ہوکر پر غضب
جلد لے انکو یہی ہے حکم رب

بعضونکے زانو تئین آویگی نار
بعضونکے تا ران و تا ناف اور تا

پہونچے گی انکے دہن تک جبکہ نار
تب کہیگا ایک کو مالک پکار

دنیا مین سجدہ انھون نے تھا کیا
عضو وے انکے جلانے سے بچا

تھے یہ سب رمضان کے اندر روزہ دار
کام اور لب کو نہ کر انکے فگار

پھر رہین جبتک کہ چاہیگا خدا
وہ اسی دوزخ مین با رنج و عنا

رب ارحم رب ارحم کے سوا
کچھ نہ ہوگا زبان پر مطلقا

دیکھ کیا ہے امت احمد کا حال
لا خبر انکی کچھ اے نیکو خصال

حال انکا تجھپہ روشن ہے تمام
تجھپہ کیا مخفی ہے اے عالیمقام

انکی اس حالتمین کچھ تسکین ہو
دیکھنے سے تیرے تا ہو غم فرو

بیچ مین دوزخ کے ہے منبر ترا
بیٹھنے کی اسپہ مالک کی ہے جا

دیکھکر جبرئیل کو ہو وہ کھڑا
سر وقد تعظیم کو لاوے بجا

اسجگہ آنیکا کیا باعث ہوا
کچھ سبب اسکا بھی تو ہمکو بتا

امت احمد کے عاصی کیا ہوئے
حال کی انکی خبر کچھ مجکو دے

حال بد سے انکے تو آگاہ کر
انکی تکلیفات کی دے کچھ خبر

تنگ ہے دوزخ کا بس انپر مکان
خاک جلکر ہوگیا ہے جسم و جان

تن جلا ہے انکا ہر مو اور دل
بچ رہا ہے بین نہایت مضمحل

پھر کہے مالک سے وہ از بہر حق
منھ سے دوزخ کی اٹھا اکدم طبق

جب کہے مالک فرشتونکو کہ ہان
کھولدو دوزخ کے منھ کو بیگمان

پوچھین سب مالک سے اے مرد خدا
کون ہے نام اسکا تو ہمکو بتا

وحی لاتا تھا محمد پر مدام
حق کا پہونچاتا تھا احمد کو سلام

کہہ پیمبر سے ہمارا تو پیام
ہمکو دوزخ سے چھڑا اے نیکنام

گو کہ ہم کرتے تھے دنیا مین گناہ
پر تری امت مین ہین بے اشتباہ

امت عاصی کی تو پیش خدا کر شفاعت اے نبی مجتبیٰ
پوچھے حق سبحانہ جل و علا گر بیان دیکھا ہی جو کچھ ماجرا
سب نے بھیجا ہے محمد پر سلام اور کہا ہی یہ کہ اے فخر انام
اور کہا ہے حال اپنا مو بمو کہیے جو دیکھا ہے پیغمبر سے تو
آویگا جلدی سے پھر روح الامین پاس میرے دم کے دم مین بالیقین
چار لاکھ اُس مین جڑے ہونگے گہر چمکے وہ ایسا کہ خیرہ ہو نظر
وہ عذاب اور رنج امت کا تمام سر بسر مجھسے کہیگا اور پیام
بھیجتے ہین تیرے اوپر وہ سلام کہدیا ہے رب نے تجھ سے یہ پیام
سنکے مین یہ بات ہو کر بیحواس غم کے ہاتھونسے نہایت ہو اوداس
جا کے سجدے مین کرون جھکر ثنا وہ ثنا جسکی نہ ہو کچھ انتہا
حکم حق ہوگا اُٹھا سجدے سے سر مانگ کیا مانگے ہے اے خیر البشر
آتش دوزخ سے تو انکو نکال رحم کر اے بادشاہ ذو الجلال
اب مجھے کر عاصیون کا تو شفیع ہے تری درگاہ اعلیٰ و رفیع
صدق دل سے جسنے ہی کلمہ پڑھا نور ایمان دلمین ہے سب کے بھرا
سنکے مین اس مژدہ جان بخش کو پاس اُنکے جاؤنگا دلشاد ہو
پوچھونگا مالک سے مین جلدی بتا میری امت پہ ہے کیا کیا ابتلا
ہر گھڑی کہتے ہین وہ یا احمدا بے خبر اس حال مین بہر خدا
جب کھلے اس طبقہ دوزخ کا در اُمتی پہچانین مجکو دیکھ کر
یا نبی ہم جل چکے لینا خبر کر ہمارے حال بد پر تو نظر
میری امت کے جو عاصی ہین کمال چھانٹ کر مین لونگا دوزخ سے نکال
نہر اک جنت مین ہے ماء الحیات ہون نہا کر اُسمین وہ اے نیک ذات
رنگ رو و شکل قمر ہوگا تمام اور لکھے ہونگے جبین پر یہ کلام
رحمت حق سے ہوئے ہین جنتی تھے محمدؐ کے یہ عاصی امتی

آئے جب جبرئیل شکر مشرب ہو کھڑا آ کر نہایت با ادب
یون کہے جبرئیل اے رب کریم تو ہے مانگے کہنے کے اوپر علیم
ہے بہت حالت ہماری اب تباہ ہو خدا سے تو ہمارا عذر خواہ
حکم ہوگا کر پیام اُنکا ادا پاس پیغمبر کے تو اسوقت جا
خیمہ ہوگا سبز موتی کا تمام جسمین ہوگا حشر مین میرا مقام
آکے وان جبرئیل سب کہے حال کو مجھسے جھٹ آ کر کہیگا مو بمو
یا محمد تیری امت پر عذاب ہو رہا ہے سخت اے عالیجناب
کر شفاعت تو ہماری بہر حق تا کہ ہو موقوف یہ رنج و قلق
جا کے زیر عرش با صد اضطراب کر سکے حق سبحانہ کو مین خطاب
وہ ثنا ہرگز کسی نے کی نہ ہو جو ثنا مجھ سے ادا اُسوقت ہو
سر اٹھا کر مین کہونگا یا خدا میری ہی اب امت کو دوزخ سے بچا
حکم تیرا اپنا جاری ہو لیا انتقام جرم سب اُنسے ہوا
حکم جب ہوگا کہ تو اے مصطفےٰ اب سوے دوزخ پہ اُٹھ کر جلد جا
آگ سے دوزخ کے تو انکو نکال مین نے بخشا سب کو اے نیکو خصال
دیکھ کر مالک کھڑا ہو سرو قد اور کرے تعظیم بیحد و عدد
وہ کہیگا یا نبی ہے حال تنگ آگ مین جلتے ہین وہ مثل پتنگ
در کو پھر دوزخ کے مالک کھولکر رو برو میرے کھڑا لا کر کرے
اُمتی رونے لگین گے زار زار بیقراری سے کہین گے بار بار
حکم حق پہونچیگا مالک کو یہ عام کر سپرد انکو محمد کے تمام
آگ مین جلکر بدن ان کا سیاہ کوئلہ کی شکل ہوئے اشتباہ
رشک حور و امرد اور نوجوان چہرہ سب کا چاند سا ہو بیگمان
اس جماعت پر ہوا ہے لطف رب دوزخی تھے ہو گئے آزاد سب
دوزخ و جنت مین تو بھی غور کر ہین ترے یہ فضل کے دونون ثمر

فعل صادر تجھسے جو ہوئین بیان
نجم ہین افعال تیرے اے جوان
تجھسے جو ہوتے ہین صادر نیک کار
تیری یہ تسبیح و تہلیل و درود
تیرے یہ افعال و اعمال انکو
دین تیرے سچا ہیئے صدق و یقین
گر عقائد تیرے ہین دنیا مین سست
لغو ہے تیری یہ ساری جستجو
دل سے تو اپنے خدا کو ایک جان
ہون ہزارون گر مصیبت اور خطر
بے خدا کے حکم یہ ملتا نہین
معنون گا گر تو ہو بھائی آشنا
ورنہ تقلیدی ہی تیرا کاربار
باز گو نہ ہو گی جب یہ پوستین
ہے جو تیرا کفر و عصیان و نفاق
مار و مور و کژدم و دامن تمام
ہو گی یہ زنجیر و طوق و ہتکڑی
لغو تو مت جان ان افعال کو
گر نہ کی دونون کی تو نے وصلات
گر بدی تیری ہوئی نیکی پہ فوق
شر کو کم کر اور نیکی کو بڑھا
حب دنیا گر ہو غالب دین پر
کیا ہے نیران اور کیا ہے پل صراط

غیب مین انکے ہے صورت بیگمان
برگ بار ان سے وہان ہونگے عیان
ہون یہی جنت مین شاخ میوہ دار
سنبل و ریحان و گل ہین اے ودود
باغ اپنے حشر مین سرسبز ہو
تا ثمر ہون انکے ظاہر یوم دین
تو عمل تیرا ہے ہر اک نادرست
عمر کو ناحق تلف کرتا ہے تو
دوسرے کا رکھ نہ دلمین کچھ دھیان
غیر حق پر ہو نہ کچھ ہرگز نظر
وہ جو چاہے ہے کبھو ملتا نہین
جب کرے تو بحر وحدت مین شنا
کیا ہی ان باتون کا تیرے اعتبار
ہو گا ظاہر سب کو تب حق الیقین
حشر مین دوزخ ہو یہ بالا نفاق
بنکے لپٹین گے تجھے مثل ہوام
فاسقون کے ہونگی گردنمین پڑی
امتحان گر ان تو غافل نہ ہو
تو کیا شیطان نے بازی کو مات
تو وہی تیری ہوئی نیکی پہ فوق
تا بلا پرسش وہان جنت کو جا
دین تیرا ہے وہی اے بیخبر
یہ یقین دل پہ ہے سب احتیاط

گر نہ اس عالم مین ہو انکا وجود
گر نہ ہو اس طرح پر اے بیخبر
تیری یہ جود و سخاوت ہے یہان
دل کا تیرے نور ایمان و یقین
جیسے دنیا مین ترے ہونگے عمل
جست کر تو اپنے دلمین اعتقاد
گر کرے تو رات دن صوم و صلوۃ
گر یقین دلکو تو اپنے درست
قادر مطلق سمجھ اللہ کو
غیب سے آوے اگر تجھپر بلا
تو کرے ہے انکو نسبت غیر سے
معنی قدرت سے گر آگاہ ہو
تو کرے ہی آپ کو مومن خیال
خلق جنکو جانتی ہے مومنین
قلب مین تیرے جو کچھ ہین وہم و شک
خصلت بد تجھمین جو علتی ہین تمام
ہو جو دلمین کینہ و بغض و حسد
رات دن رکھ اپنی کامون پہ نظر
گر نہ روکے نفس امارہ کو تو
خیر اگر غالب ہے اور مغلوب شر
ہین وہی اس دار دنیا مین سعید
آپکو کرتا ہے تو مومن گمان
گر یقین ہے جست تیرا اعتقاد

لغو ہے پھر یہ ترا صوم و سجود
مزرعہ دنیا ہے گیا تو غور کر
باغ جنت مین ہو نہر جاودان
باغ جنت ہو گا یہ در یوم دین
باغ ویسا ہی ملے گا بے خلل
حشر مین بر آئے تا تیری مراد
حج کعبہ یا تہجد یا زکواۃ
تا کہ ہو ایمان تیرا خوب جست
دوسرے کا خطرہ بھی دلمین نہو
جان تو اسکو کہ ہے حکم قضا
متہم خلقت کو شر و خیر سے
جب تو اسکا بندۂ درگاہ ہو
ہے یہی ایمان ترے جی کا وبال
کافرون سے ہو بتر در یوم دین
پکڑینگے اسدن یہ صورت نیک و بد
ہے اذیت جس سے سکو لا کلام
ہو یہی فی جیدہا حبل من مسد
نیک و بد کا کر حساب اے بیخبر
ہاتھ مین شیطان کے تو ہی مثل گو
تو ٹھکانا کچھ ترا ہے اے پسر
جو اسے سمجھے ہین ناپاک و پلید
اس سے لاکھون کوس ہے تو ایجوان
تو چلیگا اسپہ جون باد صبا

ہین مراتب اس یقین کے بیشمار
ہوگا وہ میزان وزنی و گران
گر عمل کرتا ہے تو اسکو چھپا
تو عقائد کو بہت مضبوط کر
فعل ظاہر سے ہو پاکی بدن
اپنے باطن کو ذرا تو صاف کر
پیر ہے صیقل گر مرآت جان
گیروی تہ بند پر جاتا نہین
رنگ مین باطن کے ہو ایسی چمک
تو تو ہے لذات دنیاوی مین غرق
ہے تشخص جسمین یا کچھ امتیاز
کبر ہے مختص عذاب کبریا
سمجھے گر کمتر سے کمتر آپ کو
گو کہ وہ مملوک تو سردار ہے
بندہ ہین اور غیر کا مملوک ہو
ہو جہان مین وہ احد الناس اے پسر
خاکساری کر کہ لاوے برگ و بار
خاکساری تو بھی کر بے اختیار
گر ہے تجکو پیروی نفس دون
دلکو اپنے خطرہ بد سے بچا
تیغ بران پانچون تیغ کلمون کو جان
یعنی ہر لفظ کے اوپر نظر
دوسرے کلمہ سے ہو تجکو شہود

کہہ چکا ہون تجھسے مین پہلی ہی بار
خرد گو نظرون مین سب کے تھا نہان
ہو نہ آگاہ اس سے جز حکم خدا
اہتمام اعمال ظاہر کا نہ کر
باطنی سے ہو ترا باطن حسن
تاکہ نور حق ہو اسمین جلوہ گر
محل جان ہے خاک پاے عارفان
صبغۃ اللہ پر نظر رکھ مرد دین
نور جسکا پہونچے بالائے فلک
کب نظر آوے تجھے وہ زرق برق
وہ کہین اس راز کا دانائے راز
کبر ہے شایان درگاہ خدا
بندہ جب جا کر کے عبد اللہ ہو
پر تری گردن پہ اُنکا بار ہے
شاہ مست بن عاجز و مفلوک ہو
یہ تشخص اور تمیزین دور کر
تخم الفت بو کہ دیکھے تو بہار
تاکہ دیکھے اُسکی جنت مین بہار
ہے ترا شیطان ہر دم رہنمون
دمبدم تو ورد کر لاحول کا
حق مین شرک و کفر کے اے نوجوان
دل سے رکھ اور اُنکے اندر غور کر
اُسکے پڑھنے سے ہو باطن کو کشود

گو عمل ہے خیر ترا اے جوان
وہ عمل ہوتا ہے اُسیکا کارگر
نام کے خاطر ہے گر جود و سخا
مرد ظاہر مین ہین ظاہر پرست
ہے فقط باطن کا اسیکا اعتبار
زنگ عصیان سے ہے لوح دل سیاہ
پیروی مین جو کہ از خود رفتہ ہین
رنگ ظاہر پر نہ رکھنا تو نظر
لذت دنیائے دون سے درگذر
جو کہ ظاہر مین ہین خوار و بس فقیر
کچھ بھی تجھمین ہو اگر کبر و منی
تو ہے بندہ عجز تیرا کام ہے
حقمین بندون کے بد ہے بتر
تجکو اُنکی رنج و کلفت پر عذاب
مت ہو ظالم بلکہ تو مظلوم ہو
دور کر دل سے خودی و اتقیا
ہو نہ دانہ گر زمین مین تبدل
سن ذرا معنی قرآن و حدیث
ہین تمہے دلمین جو یہ اوہام بد
رجم شیطان ہے یہ لاحول اے پسر
قلع و قمع کفر مین ہے بے نظیر
کلمہ طیب سے ہو پاکی روح
تیسرے کلمہ سے سب اوہام شک

گر یقین دل سے ہوا ہے وہ گران
غیر حق جس سے ہون سارے بے خبر
اس سے عقبے مین نہین کچھ فائدہ
اہل باطن ہین ہمہ معنی پرست
مرد ظاہر جو تھے عقبی مین ہین خوار
مصقلہ اُسکا ہے ذکر لا الہ
ذات حق مین فانی و پیوستہ ہین
رنگ باطن مین ہمیشہ غور کر
جب تجھے وہ نور پاک آوے نظر
ہین وہی کچھ راز باطن سے خبیر
تو ہی بیشک لائق گردن زنی
عجب کا اس راہ مین کیا کام ہے
گو وہ ہین محکوم تیرے اے پسر
ہوگا بیشک اے اخی یوم الحساب
رحم کر خلقت پہ تا مرحوم ہو
ہے وہان تذلیل منظور نیاز
آب ہو وہ سبز اور مقبول دل
خبث کو باطن کے کدورت ہو خبیث
نزغہ شیطان بھی ہے اے ولد
وردا اپنا کلمہ تمجید کر
پڑھ تو ان پانچون کو ہر دم اے خبیر
سو طرح کے دلکو تیرے ہو فتوح
نور سے سینے کے ہون یک لخت

چوتھے کلمے سے ترے دلکا یقین
ہووے استحکام مین حصن حصین
پانچوین کلمے کے پڑھنے سے اگر
ہووے شرک و کفر کی گردن جدی

پڑھ تو ان پانچون کو تا در یوم دین
ہو حفاظت کو ترے حصن حصین

جوش خروش عشق و سوز و گداز محبت

تجکو اے جوش محبت کیا ہوا
لے خبر اسوقت مین میری ذرا
دے مجھے جلدی سے جام بیخودی
عقل جزوی کی ہو تا گردن جدی

مین کہان اور یہ غم دنیا کہان
داد کو میری پہونچ یا مستعان
کر مجھے اپنی مئے الفت سے مست
دل پہ سکر و صحو کا ہو بند و بست

کیا ہوا تیرے تئین اے جوش عشق
غم سے ویران ہے مرے دل کا دمشق
خار و خس کو حرص کی آتش لگا
قید ہاؤ من سے جلدی کر جدا

بن ترے ہمت کے جی کا شاہباز
تن کے ویرانے مین ہے بے امتیاز
دستگیری کرکے ہو تو راہبر
اصل سے اپنی اسے تا ہو خبر

طائر قدسی پھرے ہے تو خراب
کھاتے سو سو طرح دلمین پیچ و تاب
تو پہونچ اسکو پر ہمت لگا
راہ اسکو شہر اصلی کی بتا

اصل کو جبتک سمجھا ہے اپنے بھول
نام اسکا ہے ظلوم[عــــ۵] اور جہول
کیا اُڑے وہ جسکے ہون پر سوختہ
دیکھے کب جسکے ہون دیدہ دوختہ

دشت شہ ہے بازگیری کی جا
چغد ہے ویرانے مین گردہ رہا
باز بن ویرانۂ دنیا کو چھوڑ
ہوش کر خمخانۂ دنیا کو چھوڑ

اہل دنیا ہین مئے غفلت سے مست
مرد حق ہین نشۂ الفت سے مست
نشۂ الفت کو کب پہونچے ہے مے
جسکی لذت حشر تک پاینده ہے

عشق سے عصفور ہووے شاہباز
عشق سے ہو موریا جانگداز
عشق سے ہو آدمی فخر ملک
عشق سے پہونچے ہے بالائے فلک

عشق ہے غارت گر صبر و شکیب
عشق سے ہے صبر اور تقوے کو نہیب
عشق حق ہے نردبان قصر غیب
عشق سے جاتے ہین دلکے شک و ریب

عشق جس دلمین نہ ہو وہ دل نہین
گل سے بدتر ہے وہ دل اے مرد دین
مرد عاشق کو ہے کب صبر و قرار
جب تئین دیکھے نہ روے گلعذار

ہے فقط وہ طالب جویاے یار
کچھ اُسے جنت نہ دوزخ سے ہے کام
نے اُسے نفع و ضرر پر ہے نظر
ہے وہ جویاے نگار سیمبر

ہوش مین ہو تو بھی لے جویاے یار
جذب مستی مین بھی ہے محو نگار
طالب کعبہ نہ مالوف کنشت
خائف دوزخ نہ جویاے بہشت

ذات کی اُسکے ہین طالب غیب مین
غیر حق سے اُنکو کچھ رغبت نہین
جسم کو سمجھے ہین وہ کمتر ز خاک
جامۂ تن کو کرین ہین چاک چاک

فکر کپڑون کا ہے نے ذکر طعام
ذوق مستی سے نہ کچھ ذوق شام
اب بھی ہین موجود خاصان خدا
پر تری آنکھون پہ پردہ ہے پڑا

تجکو وہ کس طرح سے آئین نظر
تو تو ہے راہ خدا سے کور و کر
ہین ہزارون قلب تیرے غلاف
تو سمجھتا ہے کہ مین ہون پاک و صاف

آنکھون پر پردے پڑے ہین بیشمار
آپکو جانے ہے تو بیناے کار
یہ ترا جہل مرکب اے پسر
کر رہا ہے راہ حق سے کور و کر

مناجات بحضرت باری تعالے

دلکو دے یارب مرے وہ درد و سوز
ہر رگ و ہر پے مین ہو آتش فروز
خاک ہو یہ پنبہ زار استخوان
شل ہنے ہر لحظہ ہو نعرہ زنان

کر عطا دلکو مرے وہ درد عشق
لذت دنیا کو کردے سرد عشق
قید آب و گل سے بس جی کو نکال
بحر وحدت سے اسے ہو اتصال

عــــ۵ ظلوم و جہول اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک یعنے آخر سورۂ احزاب آیۂ انا عرضنا الامانۃ میں انسان کو ان دو صفتون سے یاد فرمایا اور بیان اسکا صفحہ ... مین ہے

ننگ اور ناموس کو آتش لگا
ہوں بغیر از جذبۂ لطف خدا
کچھ نہیں فیضان کی اسجا کمی
ہے وہاں سے جذب ہر دم اے اسیر
گر نہیں تو لائق دربار حق
کاہ کر آلودہ ہو تو کہربا
گر نہ چمکے قلب پر انوار غیب
جو کوئی خود ہو لطیف و خوبرو
تجھ میں اعمال حسین گر نسبت نہیں
تو باین شکل بد و روسیاہ
تو باین افعال مکر و کذب و ریو
آپ کو اس راہ میں کر تو فنا
جا بجا کہتا ہے رب العالمین

مرد بنکر قصد کر اس راہ کا
کب یہ بندِ آہنی تجھسے جدا
چاہیئے لیکن خلوصِ آدمی
لیک ہے موقوف استعداد کم
تجھسے پھر سرزد ہو کیونکر کار حق
جذب کب کرتا ہے اسکو اتقیا
تو سمجھ بیشک کہ ہی کچھ تجھمیں عیب
ہمنشین ہوتا ہی بدرو سے کبھو
کب تو ہو سکتا ہی اُسکا ہمنشین
حیف ہے چاہی کہ ہو ہم بزم شاہ
چاہیئے تجھکو کہ ہو ہمراہ دیو
وہ فنا تیری ہو شرطِ لقا
صاف ان اللہ یحب المحسنین
جان و مال اپنا سب اُسپر کر نثار

ہے ترے ہر عضو پر قید جدید
آپ کو تو صاف شستہ لیک کر
قابل جذب خدا گر تو ہوا
گندۂ ناپاک تجکو جان کر
جذب کرنا گو کہ کار غیب ہے
کہربائی کہربا میں ہی وہی
عیب اپنے دور کر اے بیخبر
خوبرو کو چاہیئے حسن و جمال
آپ کو تو لایق صحبت بنا
تو باین زشتی و اعمالِ قبیح
تو کہاں نور منزہ وہ کہاں
تو بنا اپنے تئیں بھائی محسن
تو بھی اپنے آپکو محسن بنا
خون دل سے اپنے کر نقش و نگار

ننگ اور ناموس سے ہر دم جدید
تا کہ لطف حق ہو تیرا چارہ گر
خود بخود کھینچے گا تجکو کہربا
خار و خس کیطرح پھینکا ہی بدر
تو بُرا ہے یہ تو تیرا عیب ہے
لیک کہدو قابل صحبت نہ تھی
نور حق تا خود بخود ہو جلوہ گر
روح کو کر تو بھی بدر با کمال
خود بخود چاہیگا تجکو دلربا
چاہتا ہے ہو وے ہمسلک ملیح
سوچ تو کچھ دل میں اپنے اے جوان
دوست جانے تا کہ تجکو ذوالمنن
غیر حق سے دل کو اپنے مت لگا

بیان بے ثباتی دنیا کا اور احتراز کرنا جاہ و نعمت اِس دنیا کی سے اور بیزاری و نفرت اس سے کہ باعث نقصان ہے

بر سر پل تو بناتا ہے جو گھر
گھر بنانا پل پہ ہی بیہودگی
قبر ہے اے بیخبر تیرا تو گھر
آخرت کی منزل اول ہی قبر
سخت تر اُس سے کوئی منزل نہیں
تو اسے سمجھا ہے جو اے ست پی

تف ہی تیری عقل پر اے بیخبر
گھر وہ ہے جس سے کہ ہو بہبودگی
تو درستی سے ہی اسکی بیخبر
عقدۂ سخت او لا ینحل ہی قبر
بیخبر اُس سے کوئی غافل نہیں
وہ خیال و وہم و ظن ہے کل نکل

جب تلاطم پر ہو یہ موج عدم
گھر بنانا ہے تو ایسا گھر بنا
قبر میں تیری ہو جس سے روشنی
سخت ہیبتناک یہ دہشت سے ہے
تجکو دنیا میں جو ہے چند بقا
رنج و زحمت کھینچکر حد زبون

پل رہے قائم نہ گھر نے ورنہ
ہو نہ جس گھر کو کبھی ترے فنا
وہ عمل کر چھوڑ یہ کبر و منی
تنگ اور تاریک و پر ظلمت ہے وہ
ہے عجب بالعکس اسکا ماجرا
رحم مادر سے ہوا جب تو برون

خلق بھی تھی ہوا پیدا پسر / حال ہے لیکن یہان نوعد گر
در گیتی ہوئی ہے بار وار / روز پیدائش کی تجھسے پیر بار

جسم گیتی ہے فضا ربس دراز / جسمین تو کرتا ہے ہر سو ترکتاز
عمر تیری کیا ہے میعاد حمل / دروزہ اسکا ہی یہ نزع اجل

اس جہان سے تو ہوا جسدم فنا / ہے وہی پیدائش ملک بقا
روح جب تن سے ہوئی تیرے جدا / رحم گیتی سے ہوا پیدا پسر

نزع کی حالت مین ہے روحین بصیت صفت / منتظر ہین تاکہ ہو کیسا خلف
جسطرح وقت ولادت کے یہان / جمع سب ہوتے ہین ابنا زمان

ہے بدن تیرا مشیمہ روح کا / نزع مین یہ اُس سے ہوتا ہے جدا
ہو گئی جب یہ کسافت ایکسو / رہ گئی روح مجرد یان دو تو

عالم غیبی مین پہونچی جبکہ روح / ظاہر اوسکا سب ہے احسن فتوح
جمع اکسو ہین صف نورانیان / منتظر اک جا کھڑے ہین زنگیان

نیک تھا تو نیک صف مین جا ملا / گروہ بد تھا زنگیون نے لے لیا
خیر عمل با جز ترے صدق و یقین / اس جہان مین کام کا کچھ بھی نہین

توڑ جلدی تو مرے تن کا طلسم / تاکہ ہو موقوف بالکل قید جسم
مین رہون اور تیرے من ومائی رہے / یہ دوئی جا اور تنہائی رہے

دے وہ تنہائی کہ ہون تجھسے جدا / ایسی تنہائی کہ تجھمین ہون فنا
وہ جدائی بخش مجکو او فنا / حرف غیرت کا نہ ہو جس مین ذرا

خبث شر سے ہی بنا روزگار / مکر و فن ہین اسکے اندر بیشمار
ہے یہ پیر زال پر مکر و فریب / دے ہے سو سو طرح یہ چہرے کو زیب

تو عروس مکر اس کو جان کر / مت طلب مین اسکے ہو [illegible]
تو فریب و مکر دنیا مین نہ آ / کام کو اسکے نہین ہے انتہا

دل لگا اپنا نہ اس سے زینہار / پر سر پل کون کرتا ہے قرار
کیا ہوئے اسکندر و افراسیاب / ہے کہان جمشید وہ جام شراب

ہے کہان کیخسرو عالی نسب / ہے کہان قارون اور زر کی طلب
بھیج اُن یاران رفتہ پر درود / پند اُنکے حال سے لے ای ودود

ہے مے غفلت سے دنیا وار مست / کبر سے بد تر ہین یہ دنیا پرست
کیا ہو وہ دنیا پرستی ای اخی / سیم و زر کیو اسطے ہو متقی

خلق سمجھے ہے کہ تو ہے مرد حق / اور تو ہو طالب نان و طبق
عاقبت کی راہ کا دنیا ہی پل / تو سنبھل کر اسپہ چل اے مست دل

دیکھ کر اس پل کے تو نقش و نگار / ہے طفولیت سے اپنی آپ خوار
ساکن پل کو ہی ہر دم ترس و بیم / احمقاپن ہے جو ہو اسپر مقیم

سارے دنیا کے عوض مردونکو / ہے غبن قسمت مین گر ہوے ایک جو
ہے یہ دنیا اک سرای نابکار / اسمین رہتے ہین مسافر بیشمار

مادر و ہمشیرہ و جد و پدر / یار غار و ہم پدر اور ہم پسر
دفن سب کو قبر مین تو کر چکا / خواب غفلت سے ہوئین آنکھین نہ وا

ظلمت شب مین کیا جو کچھ کیا / صبح پیری مین تو ہو تائب بھلا
صبح تیری ہوگئی روشن برفروز / تو وہی ہے خواب غفلت مین ہنوز

بیان حسرت و مفارقت یاران و اظہار غم جدائی و درجات شہادت مین

یار و ہم بزم و رفیق و غمگسار / پیش قدمی کر گئے سب ایکبار
ہم صفیر و ہم نوا و ہم کلام / باغ جنت مین کیا سب نے مقام

کر گئے جام شہادت صاف نوش / سبھے نیش تیغ و خنجر کو وہ نوش
زخم تن کو جان کر ریحان و ورد / کھینچے کیا کیا کچھ بدن پر رنج و درد

آپ تو گنج شہادت لے گئے / داغ غم دلکو ہمارے دے گئے
مرد جو چالاک تھے چلتے رہے / ہم کف افسوس ہی ملتے رہے

ناز و نعمت مین ہوئے ایسے غریق / خواب مین آنیکا بھی چھوڑا طریق
کردیا مجکو جو یون تم سے جدا / حق مجلس اور صحبت کیا ہوا
گر مین تھا نامرد اور تم مرد تھے / کیون نہ مجکو ساتھ اپنے لے گئے
حیف ہے میدان مین یون جان دو / ہو شکر زخم سب چھاتی پہ لو
پرزے پرزے یون تمھارا ہو بدن / ہو شبک گولیون سے جملہ تن
تس پہ بھی پھیرا نہ منھ کو مرحبا / زخم جو آیا سو سینہ پر لیا
کردیا میدان مین سینہ کو سپر / راہ حق مین کردیا قربان سر
تھا وہان کوئی نہ یار و غمگسار / تھا فقط اللہ ہی سے وان کار و بار
تم کچھو میدان مین تیر و سنان / ہم چھپے گھر مین ہے مثل زنان
مرد کے آنکھون مین ہوئے روز جنگ / کاکل پیچان مین یہ دود تفنگ
نرگسستان تیر کے پیکان مین / تیر و برچھی سنبل و ریحان ہین
جو بدن پر زخم ہوئے آشکار / مرد حقانی کو ہے پھولون کا ہار
ہم سے نامردونکو کب دولت ملے / وہ ہی ہے جو اسطرح سے جان دے
پیوے جو اس رنج اس کلفت کا جام / خیمہ اللہ مین کرے وہ ہی مقام
جنکو ہم سمجھے تھے سب باتون مین سست / نکلے راہ حق مین کیا چالاک و چست
گو ہو تم ظاہر مین ہم شکل بشر / پوستین برہ مین تھے شیر نر
کام مردونکے جو تھے وہ کر گئے / دم کے دم مین حوض کوثر پر گئے
ہو گئے تم پر سراسر آشکار / بل ع ہم احیاء کے معنی اکیبار
جو کوئی راہ خدا مین جان دے / ایک جی لیکر ہزارون جان لے
جی تو کیا وہ شخص ہو پھر جان جان / جان جان کیا بلکہ ہو جان جہان
یہ جہان کیا ہے کہ جسکی جان ہو / وہ جہان جس سے بشر حیران ہو
ہے بشر کا اسجگہ کیا مرتبا / فہم اسجا مین فرشتہ کا بجا
ہو وہان عقل بشر کا کب گذر / فہم جس جا ہو ملک کا خیرہ سر
کیا فرشتہ ہے کہ پائے دم وہان / دنگ ہین اسجا پہ عرش عرشیان
عرش و کرسی کیا زمین سے تا سما / ہین سب اس رتبہ پہ جان سے فدا
ہر اک اس رتبہ کو کب پاتا ہے یار / اسکو ملتا ہے کہ ہو محو نگار
گوہر تابان و در آب دار / خلق پر مین نے کئے لاکھون نثار

خاتمہ کتاب

تھا جو کچھ امکان حق و عظ و پند / مین کیا اس نظم کے رشتے مین بند
تا کہ سمجھے اسکو کوئی مرد دین / اور پیدا دل مین ہو درد یقین
پر نہ سمجھا کوئی میرا مدعا / مغز معنی سے نہ کچھ واقف ہوا
سب سمجھے اس کہنے کو افسانہ ہے خلق / جانتی ہے مجکو دیوانہ ہی خلق
کان معنی ہے نہین یہ مثنوی / جان معنی ہے نہین یہ مثنوی
باغ جنت ہے نہین یہ مثنوی / گنج رحمت ہے نہین یہ مثنوی
نجم تابان ہے نہین یہ مثنوی / رجم شیطان ہے نہین یہ مثنوی
نردبان آسمان ہے یہ کلام / رہنمائے گمرہان ہے یہ کلام
سمجھے گر تو اسکا بھائی مدعا / ہو یہی بس راہبر راہ خدا
پیر و مرشد یہ تیری گفتار ہو / خواب سے غفلت کے تو بیدار ہو
گر کیا مجکو یہان تو نے حسن / کر وہان بھی مجکو صدر انجمن
یا الٰہی تو مجھے کر کے حسن / بد ترون سے بدتر کرلے ذوالمنن
گو حسن دنیا مین ہون مین نام کا / گر وہان بد ہون تو ہون کس کام کا
تو حسن کر کے مجھے اب بد نکر / کر حسن کو احسن اے عالی گہر
گو کہ مین ناکارہ و نافرجام ہون / سبط پیغمبر کا پر ہمنام ہون
وہ امام مجتبےٰ سبط نبی / سید الشہدا و فرزند علی

ع یہ اشارہ ہے طرف آیت قرآنی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء و لکن لا تشعرون جو سورہ بقر اونیسوین رکوع سپارہ دوم مین وارد ہے اور نہ کہو یعنی تم اُن لوگونکو جو خدا کی راہ مین مارے گئے مردہ بلکہ وہ زندہ ہین لیکن تم نہین جانتے

محرم راز نبی مصطفےٰ	جزو جان سید خیر الورا	برکت اُسکے نام کی ہے یا خدا	خاتمہ بالخیر کر میرا ذرا
تیری رحمت سے نہین کچھ یہ بعید	کردے ہمنا مونکو بھی اُسکے سعید	اُس حسن کے نام کے صدقے سے تو	اس حسن کو بخشدے بے گفتگو
لیجیے مت دنیا مین میرا امتحان	مین ہون عاجز اور نحیف و ناتوان	جب ہوا یہ نامۂ نامی تمام	اور رکھا بحر الحقیقت اسکا نام
ہجرت نبوی کے تھے اے خوش خصال	اک ہزار و دو صد و پنجاہ سال ۱۲۵۰	مت قلم کو دے حسن کر تیز گام	کر سخن کوتاہ بھائی و السلام
ختم نام حق پہ کر جلدی کتاب	تمت		ہو خمش واللہ اعلم بالصواب

خاتمۃ الطبع شکر خدا اور نعت حضرت ختم الانبیا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد واضح ہو کہ یہ کتاب فی الحقیقت **بحر الحقیقت** کہ عمان ناپیدا کنار و دریاے زخار معرفت ہے مطبع **منشی نولکشور** واقع لکھنؤ مین **باہتمام کیسری داس** سیٹھ سپرنٹنڈنٹ بماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء بار ہفتم چھپی اور خشک لبون بادیہ طلب کو سیرابی ہوئی -

نام کتاب	قیمت
تنبیہات منظوم	۹/
مثنوی لکلام معروف بہ جواہر بے نظیر	۱۲عہ/
مثنوی گلدستہ معنی	۲/
مثنوی اسرار و حقائق	۳/
کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ	۷/
سدرشن کامیلہ حصہ اول	۱۰/
" " حصہ دوم	۱۰/
سراج السالکین	۱۰/
مثنوی مولانا روم اور اسکی شرحین	
مثنوی مولانا روم فارسی اس مرتبہ تصحیح کا خاص اہتمام کیا گیا ہے	ے/
شرح مثنوی مولانا روم ازولی محمد اکبرآبادی	للعہ ۸/
جواہر الاسرار فارسی یہ بھی مثنوی کی شرح ہے	ہے ۸/
شرح مثنوی موسوم بمکاشفات رضوی فارسی از ملا محمد رضا	عہ/
شرح مثنوی معروف بہ لطائف معنوی فارسی از شاہ عبد اللطیف	۱۲/
بوستان معرفت اردو۔ یہ شرح نہایت بسیط اور لاجواب ہے چھ جلدون مین کیگئی ہے قیمت مجموعی	ہے ۸/

نام کتاب	قیمت
بوستان معرفت جلد اول	عگ/
" " جلد دوم	۸عہ/
" " سوم	عہ/
" " چہارم	۸عہہ/
" " پنجم	۸عہ/
" " ششم	۸عہ/
شجرہ معرفت اردو۔ مثنوی کے مشہور حکایات کو اردو مین نظم کیا ہے	۱عہ/
نایاب تذکرے بزبان فارسی	
خزینۃ الاصفیا۔ یہ کتاب دو جلدون مین ہے جسمین اولیاء اللہ کے حالات اور خوارق عادات درج ہین قیمت	ے/
نفحات الانس فارسی۔ از مولانا عبد الرحمان جامی رح	۱عہ/
زبدۃ المقامات حضرت خواجہ باقی باللہ کے ارشادات اور صاحبزادگان و خلفاء کا تذکرہ	عہ/
مجالس العشاق فارسی	۱۰/
تذکرہ علماء ہند فارسی	۱۴/
رشحات فارسی	۱۴/

نام کتاب	قیمت
تذکرہ حسینی	۱۱/
تذکرہ دولت شاہ سمرقندی	۸عگ/
تذکرہ اللہی	۶/
سیر اور تذکرہ کی کتابین اردو	
تفریح الاذکیا اردو۔ اسکی پہلی جلد مین تمام انبیا علیہم السلام کی مفصل سوانح عمریان ہین اور جلد دوم مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات اور آپکے خلفاء اور ازواج مطہرات کے حالات ہین کاغذ سفید	۸/
کاغذ خانی	ے/
عجائب القصص۔ یہ کتاب بھی دو جلدون مین ہے اور مثل تفریح الاذکیا کے ہے مگر ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است اس کتاب کی عبارت و طرز تحقیق اپنے ہی رنگ کی ہے قیمت	ہے ۸/
قصص الانبیا۔ علم سیر مین مشہور کتاب ہے قیمت	۸عہ/
بزرگان خاندان چشت کے حالات	
سیر الاقطاب فارسی	۱۰/

نام کتاب	قیمت
عین الولایت اردو	۸ر
حدائق الحنفیہ اردو	عہ؍ر
تذکرۃ الکرام اردو - اسلام کی شان و شوکت اور مجاہدین کے سرفروشانہ جد و جہد کو اگر دیکھنا ہے تو بہت جلد اس کتاب کو طلب کیجیے کاغذ سفید	عگر
" " کاغذ خبانی	۱۲عہ؍
ترجمہ رشحات اردو	۴عہ؍
المشاہد اردو	۸ر
برکات مارہرہ اردو	۸ر
حیوۃ العلماء اردو	عہ؍ر
تذکرہ علماء ہند اردو	۱۴ر
البدر اردو - اس کتاب کی تعریف اس قدر کافی ہے کہ اس میں شہداء بدر کی پاک زندگی کا دلچسپ فوٹو الفاظ کے ذریعہ سے کھینچا گیا ہے	عہ؍
مشہور اولیاء کاملین کے دیوان	
کلیات حضرت شمس تبریز فارسی حضرت تبریز کا رتبہ اس سے ظاہر ہے کہ جلال الدین رومی	

نام کتاب	قیمت
جیسے صوفی کامل کو آپ کے تلمذ کا شرف حاصل ہے	۷ر
دیوان منتخب شمس تبریز	۲عہ؍
دیوان حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح خواجہ صاحب کو خرقہ تصوف خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا ہے	۱۰ر
دیوان خواجہ معین الدین چشتی رح	۳ر
دیوان حضرت غوث الاعظم رح	۲ر
دیوان حضرت احمد جام ژندہ پیل	۸ر
کلیات جامی رح	۱۲عہ؍
کلیات سعدی جدید المطبع	۸عہ؍
منتخب مجموعہ ودادین عناصر خسرو	۴عہ؍
دیوان حافظ محررہ منشی شمس الدین اعجاز رقم	۸عہ؍
دیوان حافظ محررہ منشی جوالا پرشاد	۴عہ؍
ایرانی شعراء کے دیوان فارسی	
دیوان عرفی فارسی	۱۲ر
کلیات صائب	۱۲عہ؍
انتخاب دیوان صائب	۶ر
دیوان عنصری	۱۴ر

نام کتاب	قیمت
کلیات ظہیر فاریابی	۱۴ر
قصائد ظہیر فاریابی	۹ر
دیوان ظہیر	۵ر
دیوان ہلالی	۶ر
دیوان نورالدین ظہوری	عگ
کلیات مرزا جلال اسیر	۴عہ؍
قصائد عرفی محشی	۸ر
شرح قصاید بدر چاچ	عہ؍
سرور العباد شرح قصیدہ بانت سعاد	۲ر
غزلیات نظیری نیشاپوری	عصر
رباعیات عمر خیام	۵ر
ہندی شعراء کے فارسی دیوان	
کلیات غالب نظم فارسی	۵عہ؍
کلیات غلام امام شہید	۲عہ؍
کلیات ناصر علی	۴ر
گلشن تعشق	۹ر
دیوان رسوا	۶ر
قصائد مدحیہ نظام	عہ؍
دیوان مخفی	۸ر
دیوان غنی کشمیری	۸ر

المشتہر
منیجر نولکشور پریس صیغہ بکڈپو لکھنؤ

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب و مقبول

١٣ ٢ھ

خالق باری

١٩٥٢ء

تصنیف بے نظیر طوطی ہند حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

در مطبع راجہ رام کمار وارث نولکشور پریس لکھنؤ طبع شد

قیمت دو آنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق باری سرجن ہار
رسول پیغمبر جان بسِشٹ
اسم اللہ خدا کا ناؤں
راہ طریق سبیل پہچان
شمس ہے مہ نیر خورشید
نیلا پیلا زرد کبود
قوت نیرو زور بل آن
مرد منس زن ہے استری
دوش کالھ رات جو گئی

واحد ایک بدا کرتار (پیدا کنندہ ۱۲)
یار دوست بولی جا اشٹ
گرما دھوپ سایہ ہے چھاؤں
آرتھ تھو کا مارگ جان
کالا اجلا سیہ سفید
تانا بانا تن ست و پود
سارق دزد چور ہے جان
قحط اکال وبا ہے مری
امشب آج رات جو بھئی

لہ بیان رموز حروف ع عربی ف فارسی ہ ہندی کی علامت ہے ب فارسی و ہندی ... ۱۲

سے بالکسر ... یائے معروف و واو مجہول ... ۱۲

ترا گفتم مین تجھ کہیا
بیا برادر آؤ رے بھائی
صعوہ سر یچہ ممولا جان
آتش آگ آب ہے پانی
مشک کافور ست کستوری کپور

بحر دیگر

اسپ گھوڑا فیل ہاتھی شیر سیہ
شیر و جغرات آمدہ دودھ و دہی

بحر دیگر

زر بود سونا سیم چپتل نقرہ روپا
خنجر و شمشیر و صمصام ست تیغ
خال تل باشد غلیوا از روغن
ارض دھرتی فارسی باشد زمین
کاہ و ہیزم گھاس کاٹی جانیے
دیگ و ہانڈی کفچہ ڈوئی بیخطا

کجا بماندی تو کت رہیا
بنشین مادر بیٹھ ری مائی
کو ازاغ کلاغ پہچان
خاک دھول جو باؤ اوڑانی
ہندوی آنند شادی و سرور
گوشت ہیڑا چرم چمڑا اشتم پیسہ
روغن آمد گھی و دوغ آمد مہی
جامہ کپڑا ٹاٹ ٹسر ڈبہ کوپا
ہندوی کھانڈا کہاوے آن تیغ مین
چیل ہے در گوش کن گفتار من
کوہ در ہندی پہاڑ آمد یقین
اینٹ و ماٹی خشت و گل پہچانیے
تابہ گزگان ست کڑہائی و توا

له صعوہ ہندی گھنڈیچر ۱۲
سه آندھی گرد و باد ۱۲
سه لف و نشر مرتب ۱۲
سه زبان پنجابی ۱۲
سه کپڑ و پڑ زبان پنجابی ۱۲
سه آن من در زبان پنجابی ۱۲

سنگ پاتھر جانیے برگین اوڑھاؤ	اسپ میران ہندوی گھوڑا چلاؤ
موش چوہا گربہ بلّی مار ناگ[1]	سوزن و رشتہ بہ ہندی سوئی تاگ
چالنی غربال چاکی آسیا	دیگدان چولھا و کندو کٹھیا

بحر دیگر

جاروب سوہنی[3] کہ بدست ٹوکرا	مقراض کترنی[4] کہ بود استرہ چھرا
ران و فخذ کہ جانگھ بود ناز لاڈلا	استخوان ہاڑ باشد و دیوانہ باؤلا
امید آس باشد نومیدی نراس	چرخ و فلک سپہر بود آسمان اکاس
بادہ شراب اور[2] اوق و صہبا مے ست مد	گر جرعہ زان خوری تو کنی کار نیک و بد
رایت لوای نیزہ بود سپر ست ڈھال	لب آب ندی حوض دگر سرست تال
طاؤس مور باشد دراج تیترا	خوب نکو بھلا و بد و زشت ہے برا
دیہیم و تاج و افسر در ہندوی مکٹ	زاغ بریدہ پر را تو جان کاگ کٹ
گیلان دہر گیتی دنیا دگر جہان	در ہندوی تو پرتھوی سنسار جگ بدان
شبگیر پیل شب تو بدان رات رین نس	فانید و قند و شکر و گر جان زہر بس
جان در روان جیو تن و کالبد کیا	عادت چو خوی سہج بدان عاطفت میا

[1] ناگ در ہندوی سانپ را گویند ۱۲
[2] زبان پنجابی
[3] در ہندوی جھاڑو گویند ۱۲
[4] در ترکی قینچی ، ہندی کترنی ۱۲

دل ہے ہیا و خاطر و اندیشہ چیتنا	مہمان و ضیف را تو بدانی کہ پاہنا
اُم الکتاب فاتحہ الحمد جا کو ناؤن	اُم القریٰ تو مکہ بدان قریہ دیہ گانون

بحر دیگر

حربا گرگٹ کژدم بچھو را سو نیول
دشمن بیری کوس دمامہ باران مینھ
طعم سواد و طعام خورش جو کہیے کھانا
سینہ چھاتی پستان چوچی بینی ناک
تپ لرزہ در ہندوی آمد جوڑی تاپ
ہامہ کا چک مانجھ کیا رجا کہیے ٹھانون
دود کاجل سرمہ انجن قیمت مول
مس ہی تانبا روئین کانسہ آہن کوہ
غار مغاک جو گڈھا کہیے کنوان چاہ
گندم گیہون نخود چنا شالی ہی دھان
ابرو بھوین سبلت موچھیں دندان دانت

سگ ہے کتا ماہی مچھلی لقمہ کول
عشق محبت عاشق منتر جانی نیہ
عالم و دانا ہندوی بول جو کہیے سیانا
ظاہر پیدا پرگھٹ ڈیٹھی طاہر پاک
درد سر آمد سر کی پیرا تگ ہی دھاپ
چون در ہندی مرا یہ پری کھوپری ناؤن
چاکر سیوک بندہ چیرا قول سو بول
تیشہ بسولا تبر کلھاڑا غدر دروہ
دریا بحر سمندر کہیے جاگی ناہیں تھاہ
زرت جو ڈھری عدس مسور برگ ہی پان
ریش محاسن داڑھی کہیے رودہ آنت

غد رخسارہ ہندوی بول جو کہیے گال
آج امروز بدان فردا اتو بگوئی کال

بحر دیگر

منجل ست و داس داتی جا کو نانون
ترب مولی دار سولی جائے ٹھانون

سرد ستیل گرم تاتا چیرہ سخت
نرم پولا نیش ڈنک اور نگ تخت

نخالہ افشان چھاچ ہے افشان چھور
شوی و شوہر ہندوی ہے منس تور

ڈھانکنی سرپوش چلنی جانیے
ہے دھوان دود و دخان پہچانیے

بحر دیگر

تو پنبہ دانہ بدان حب قطن در تازی
وے بنولہ بدان چون بہندا اندازی

بحر دیگر

موسل ست معروف ہاون اوکھلی
خیسر عنبیں فنجل نر آمد للی

فارسی روباہ ہندی لومڑی
ماکیان را نیز میخوان کوکڑی

کوکڑا میخوان خروس صبح خوان
نیز میخوان دیک در تازی زبان

قصر و کوشک حصن در تازی حصار
حجرہ کوٹھا بام اٹاری در دوار

عذب شیرین ست میٹھا چاکھ دیکھ
تلخ کڑوا ترش کھٹا آکھ دیکھ

زفت اینٹھن چرب چیکن شور کھار
تیز چرپرہ چیٹھ جانے یہ بچار

کاغذ و قرطاس و کاغذ ایکھیے
ہم قلم خامہ لکھین لیکھیے

دُرّ و مروارید موتی جانیے	ہم صدف سیپی سمندر مانیے

ثور ستور گاؤ ہے بلد
ذنب گناہ جو کہیے دوس
سرگین گوبر فلہ ہے پیوسی

بحر دیگر

خواہی لا دو خواہی الد
خشم و غضب دربے ہندی روس
کُدال کلُند جو کہیے کسیّ

بزرگی بڑائی و پیری بڑھاپا
لسان و زبان فارسی جیبھ آکھو
دروغ و دگر کذب تم جھوٹھ جانو
ہندی زبان خانہ ہم بیت گھر ہے
تمنّا و ہم آرزو چاؤ کہیے
چراغ ست دِیا فتیلہ است باتی
کدو خربزہ ہر دو معروف میدان
در و بار دہلیز را بار جانو
گرہ عقد باشد بتازی و لیکن

بحر دیگر

نکوئی بھلائی جوانی تنا پا
درخت و شجر دار را رکھ بھاکھو
بزرگ و کلان را بڑا جان مانو
چو خوف و خطر بیم ہم ترس ڈر ہے
ید و دست ہاتھ و قدم پانو کہیے
بود جد دادا نبیرہ است ناتی
خیار ست ککڑی و کھیرا ہم بخوان
شتر اونٹ گھوڑا فرس اسپ مانو
ہندی بود گانٹھ لشنو تو از من

زبان سنسکرت ہندی بڑھوتی ۱۲ زبان پنجابی ہندی بھن ۱۲

نہار و دگر یوم روز ست جانو
ہندی زبان دیوس دن را پہچانو

کثیر و فراوان و بسیار افزون
بسی بہت کہیے سبھی جانیے تون

سمندر رہے آگ مین جیو کیڑا
چو بُعد ست دور و چو نزدیک نیڑا

نمک ملح ہی نون شیرین میٹھا
ہندی زبان بدمزہ ہست سیٹھا

پدر باپ باشد چو اُم ست مادر
سنان بھال برگستوان ست پاکھر

ذباب و مگس ماکھی و پشہ ماچھر
بود ریگ بالو و سنگریزہ کانکر

بحر دیگر

بیا آؤ نشین بیٹھ برو جا
ببین دیکھ بدہ دے بخور کھا

بساپلش بکس کھینچ بچش چاکھ
بزن مار بدر پھاڑ بنہ راکھ

گلو حلق دہن مکھ سخن بول
شکم پیٹ نظر دشٹ دہل ڈھول

بحر دیگر

طبیب و حکیم ست بید ای برادر
بود باد باؤ دگر آگ آذر

دگر گوش کن وعظ اندرز پند
ہندی بود سیکھ در کار بند

خراب ست ویران تو اجڑا ہمیخوان
تو معمور آباد بستا ہمی دان

بحر دیگر

ہست ابن اللیل ماہ آسمان
چاند بیٹا رات کا تازی زبان

لیل شب و بچور در تازی زبان — رات اندھیاری تو پہنکو تبر بدان

بحر دیگر

دادن دینا داد دیا فعل کار — قرض و وام و دین در ہندی اُدھار

بحر دیگر

آفت و آسیب ہے رنج و بلا — حی زندہ جانو تم جیوتا

شانہ و مشط است در ہندی زبان — کنگھی آمد پیش تو کردم بیان

کرم شب تاب ست کیڑا چمکنان — نیز گویند آتشک اور ابدان

نان تازی خبز روٹی ہندوئی — پنبہ و محلوج را میدان روئی

پس بہندی پنبہ را میدان کپاس — نسر گرگس بوم اُلو بوٹے باس

باد بیزن باد کش پنکھا بخوان — غوک و ضفدع مینڈکی بشیک بدان

بحر دیگر

ساگ سبز بہج شادی سرخ سوہا لعل لال — سبز ہریا داشت دھریا ماند رہیا دام جال

فجر صبح و ظہر پیشین عصر دیگر شام سانجھ — دان زن زاینده خلقتی ہی عقیمہ جوی بانجھ

بحر دیگر

سیر اگھانا گور کانا بھید راز — گرسنہ بھوکا پیاسا تشنہ باز

بحر دیگر

حمار اگر ترا پرسند چیست خرست — ہندوی بود گدھا کہ بار برست

بحر دیگر

خرگوش ظہرہا شد آہو بود ہرن — انگشتری انگوٹھی پیرایہ آبھرن

ہ بالضم ۱۲ بالکسر الطا ۱۲ ہ ۲ ہندی زبان جگنو ۱۲ ہ پنکھا ۱۲ ہ پنچھا ۱۲ کلان ۱۲ ۱۲ ہ ابھرن در زبان سنسکرت زیور را گویند ہندی گہنا ۱۲

بشنو تو نام چرخہ بیچارہ پیرزن		گوبند نام رہٹہ در ہندوی بچن
پیچک بدان تو پونی پاغند گالہ دان		دوک ست نام تکلہ آوردہ ام بیان
آئینہ آرسی کہ در و دی نگری		سیوا ہندوی تو بدان نام چاکری
سندان علاۃ و اہرن فتیس پتک را		میدان ہتھوڑا باشد چچون ذبیحرا
چینٹی ست نام مورچہ پشو ست نام کیک		آن کو پیام و نامہ برد قاصد ست پیک
بیدار بدان کہ جاگتا ہے	بحر دیگر	ہم خفتہ بدان کہ سوتا ہے
میدان سبو گھڑا و سبوچہ بدان گھڑی	بحر دیگر	چون تیر سقف باشد در ہندوی کڑی
تگرگ ست و ہم سنگچہ ژالہ اولا	بحر دیگر	چو زیرک سیانا و نادان بھولا
تو اخروٹ جوز خراسان بدان		دگر ناریل جوز ہندی بخوان
ہزبر ست ناہر پلنگ ست چیتا		چو گرگ ست بھیڑہا و کرگ ست گینڈا
دگر کلاوہ گکڑی ہم ریسمان سوت	بحر دیگر	انسان شمار مانس میدان تو دیو بھوت
قفل کلید جو تالا کلی	بحر دیگر	نگر بہ خنطیل جو کھپے بلی
شرم لاج پوشیدن ڈھانکنا		کار ہے کاج خواستن مانگنا

کیوان و زحل سنیچر آمد
مریخ بزبان ہندوی منگل
بدھ ہے عطارد کر تو پیدائی
برجیس و مشتری برہسپت
شد شکر ہندوی زہرہ را نام

بحر دیگر

آدت بپارسے خور آمد
رائی بزبان فارسی حردل
اورا تو دبیر چرخ نجوانی
قاضی سپہر د سعادت
خنیاگر آسمان دل آرام

ہندوی پیپل بود فلفل دراز
جوز بویا جائفل بیشک بدان
ہندوی گویند خرما را کھجور
زنجبیل سیت سندھی آمد سونٹھ نیز

بحر دیگر

مرچ فلفل گرد را گویند باز
ہم قرنفل لونگ را ککڑی نجوان
داکھ را تو فارسی میدان انگور
چھانیے ابے میت تو یعنی بیز

بیمار مریض دکھیا جان
اندھا نابینا و بینا دیکھتا

بحر دیگر

برگیر اوٹھاؤ باج ہے دان
قبر باشد گور غلطان لوٹتا

پیکان و زرہ بکتر ست گانسی

بحر دیگر

ہم خندہ و قہقہہ است ہانسی

درع گز میزان ترازو وزن تول

بحر دیگر

دم نفس دفتر جریدہ ولو ڈول

۱ آدت در سنسکرت آفتاب را گویند
۲ ککڑی درخت ببول را گویند در زبان پنجابی درخت ونڈ باین تعبیر میشود ۱۲
۳ در زبان سنسکرت ۱۲
۴ میت بمعنی دوست ۱۲

بحر دیگر

مشرق جو کہو پورب کا ناؤن — مغرب در ہندوی پچھاؤن
ہے جنوب دکھن کا اُور — ہم شمال اُتر کا چھور

بحر دیگر

ہم فراز و پیش آگا جانیے — ہم عقب پاچھے یقین پہچانیے

بحر دیگر

عقرب تبازی بچھو گزدم برج فلک — پشم تو سروش فرشتہ ملک

بحر دیگر

ہم نمونہ بانگی اٹکل قیاس — عطر و خوشبوی و شمیم و بوی باس
بلدہ شہر آمد نگر کوچہ گلی — خار کانٹا پھول گل غنچہ کلی
عاقبت انجام آخر کام ہے — ہم پیالہ نام ساغر جام ہے
راست چپ ہم یمین سبت و یسار — ہندوی تو داہنا بایان بچار

بحر دیگر

کپار است پیشانی و ہم جبین — چو اقبال و دولت بود لچھمین
بدان مردمک پوتلی امن چین — دگر عین ہم چشم و ہم دیدہ نین
بود ہونٹھ لب زانو ہم رکبہ ان — دگر ناف را نام توندی نچوان
جگر دان کلیجہ سپرز ست تلی — کہ پہلو بود ہندوی پاسلی

بحر دیگر

بیض سہ شب ہست یقین دان نمہ — سیزدہ ۱۳ ہم چاردہ ۱۴ ہم پانزدہ ۱۵

تین رات ہے گھنی چاندنیں ہم تره ساگ آمد تنبول پان اسلحہ ہتھیار بود اے ہمر آشکار	بحر دیگر	تیرہ ہیں چودھویں پندرہیں زعفران کیسر حنا مہندی بلن رزم و وغا جنگ دگر کارزار
زنجبیل و سندھی آمد سونٹھ نام	بحر دیگر	ہم قرنفل لونگ آمد رنگ فام
توت فرصاد ست کھیرا باد رنگ ہردی گوئی زرد چوب آمد سخن دان ہلیلہ ہڑ و ہم انگوزہ ہینگ نام کینول را بدان نیلوفر ست	بحر دیگر	چھلنکا آونگ ہندی ڈھیل ہی درنگ دھنیا کشنیز ست مجلس انجمن عاج ہاتھی دانت باشد شاخ سینگ کوکبہ حلیش و حشم دان لشکر ست
کشتی و زورق تو بدان ناؤ ہے	بحر دیگر	زخم و جراحت تو بدان گھاؤ ہے
زیبق و سیماب پارہ جانیے	بحر دیگر	ہندوی گوگرد گندھک مانیے
زاری و بکا ہندوی ہے روج رنج چو تشویش بود درد پیر	بحر دیگر	ہم پے اثر سراغ ہے کھوج قوس کمان ست دگر تیر
رسم و آئین بشنو از من ریت ہے	بحر دیگر	نصرت و ہم فتح نام جیت

فارسی سیمرغ عنقا ہست تدرو و کبک ہنس بلبل آمد عندلیب و چڑیا را گنجشک دان شبچرا رخش و تگاور خنگ توسن ہی ترنگ ہرن آہو جانیے آہو بچہ کہیے غزال میش بھیڑی قوچ مینڈھا ہم بسا خرگوش ہے	بحر دیگر	پانچو پرقان ست کا نور ہی زرپرہ و بل بنس ہنڈی بیڑی ملخ جل کوکڑ مرغابی نجوان ببر ضیغم شیر ناہر تور چیتا ہے پلنگ بوزنہ بندر خرس ریچھ آمدہ گیدڑ شغال استر آمد خچر و بھینسا بدان جاموش ہے
ماہ آمد سوم بیشہ جنگل ست	بحر دیگر	ہندوی مریخ را گو منگل ست
ہم شکر کہ زہرہ نام دارد محبوب و حبیب ہے پیارا ہے چندر گہن خسوف میدان	بحر دیگر	اسباب طرب مدام دارد ہم انجم و اختر ست تارا ہم سورج گہن کسوف میخوان
ساعت گھڑی پہر ہے پاس	بحر دیگر	شہر آمد ماہ ہندوی ماس
دست برنجن کنگن کہیے پایل ہی خلخال گلوبند کو تلڑی کہیے اور حمائل ہار گوشوارہ در ہندی برنون کرن پھول در کان	بحر دیگر	پای برنجن چوڑا کہیے خوبی حسن جمال بازوبند بجالی کہیے جو پیرایہ سنگار گوہر لولو موتی کہیے مونگا ہی مرجان

ع برنون یعنی بیان کردن ۱۲

بدلی میغ چو ابر سحاب	بحر دیگر	اہلا سیل چو ہیچ خلاب
انگشتری انگوٹھی کہیے خاتم جان نگینہ شب چراغ یاقوت رتن اور ہیرا ہی الماس طلا کندن سونا کہیے زیور ابھرن گہنا	بحر دیگر	ہی زنگولہ گھنگرو بچھوا جھمکا مال خزینہ اور زمرد پنا کہیے کسوت جان لباس نام جڑاؤ مکلل باشد اور مرصع گہنا
نیا خال ہندوی ماموں جان	بحر دیگر	اُودر عمو چچا بجھان
برادر زادہ جان بھتیجا خلف سپوت مخالف بیری رعد گرج کہیے گھنگور بستر سیج دولیچا قالی	بحر دیگر	خواہرزادہ جو کہیے بھانجا کرسی تخت جولان ہے بیڑی برق ہے بجلی موج ہلور مرغزار کہیے ہریالی
گلستان و ہم بوستان باغ باری	بحر دیگر	چمن قطع باشد خیابان کیاری
قلبہ ہل ہے زراعت کھیتی خردل رائی ارزن چینا خسرپورہ ہے سالا جان	بحر دیگر	مرز و بوم جو کہیے دھرتی داد و ستد ہے دینا لینا خسر سسر اور دہان زبان

بحر دیگر

چرخہ رہٹا غلبہ راپا گلہ دامن — رانڈ بیوہ زال رانڈ ھی بنجوان
تیر پیچک نام پونی جانیے — ہم کلا وہ نام آنٹی مانیے
دوک تکلہ سوت باشد ریسمان — جان رلیدن ہندوی کاتنا جان
موسل ست معروف ہاون اوکھلی — چوب دستہ موسل ست خوشہ پھلی

بحر دیگر

واہ کنیزک کہیے چیری — دام جال جولان ہے بیڑی
شرم و حیا در ہندوی لاج — حاصل کہیے باج خراج
طالع بخت جو کہیے بھاگ — لحن سرود ترنم راگ

بحر دیگر

طفل و کودک خرد و بالا منڈہ را — بیضہ را در ہندوی دان انڈہ را

بحر دیگر

مژدہ نوید خوشخبر بشارت — چشمک ایما سین اشارت

بحر دیگر

دستک ہندوی تالی جان — انگشتک چٹکی پہچان

بحر دیگر

کیک ہچکی فاژہ جمائی — خمیازہ کہیے انگڑائی
عطسہ چھینک آرو غ ڈکار — محک کسوٹی جان عیار
آخر انجام ہے نیز تمام — اتمّ بانت ہے ختم کلام
مولوی صاحب سبزی پناہ — گدا بھکاری خسرو شاہ

للہ الحمد و المنہ کہ

کہ اِن ایام فسخ التیام مین گنجینۂ اندرز و پند خزینۂ نصائح سود مند مقبول صغار و کبار یعنی ترجمۂ پند نامۂ حضرت شیخ فریدالدین عطار المسمّٰی

چشمۂ فیض

مترجمہ اسوہ سخنوران عذب البیان مولوی عبدالغفور خان بہادر نسّاخ باہتمامِ کامل منشی بھگوندیال صاحب عاقل ایجنٹ

بمطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور بہ طبع مزین مطبوع ہوا

بے جز

اطلاع ۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے جو تین صفحہ سادے ہین اُنمین بعض کتب اخلاق و تصوف اردو فارسی کی درج ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو ۔

کتب اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق ۔ ترجمہ اردو اخلاق جلالی مترجمہ مولوی امانت اللہ صاحب ۔

نکات احسانی ۔ دو جلد مین ایک جلد مین نکات اردو کا بیان دوسری مین نکات فارسی کا مصنفہ مولوی حکیم احسان علی وکیل ۔

ذخیرۂ سعادت ۔ یہ بھاسنی بلاس اپنک کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہی تہذیب اخلاق مین مترجمہ لالہ لال جی کا کوری

نور العین ۔ ترجمہ مجمع البحرین کہ مصنفہ شاہزادہ دارا شکوہ تصوف مین ہی ۔

دستور المعاش ۔ طریقہ آموزی معاش مولفہ و مترجمہ جان مارکوئس لیڈی صاحب

دائرہ علم حصہ اول انگریزی سی چند معلومات مرتبہ مولوی محمد کریم بخش میر منشی ۔

مفید الصبیان نثر مجموعہ سبق ہای شعر معلومات علم تواریخ و جغرافیہ وغیرہ مرتبہ مفید رای درگا پرشاد صاحب ۔

گلشن غیرت ۔ حکایات بہت پسند و مرغوب مصنفہ غلام حیدر خان اکسٹرا اسسٹنٹ

کیمیائی حکمت حصہ اول شرائف علم و آداب و راست گوئی کے فوائد حکمیہ و حکایات مصنفہ مولوی واحد الدین احمد مدرس ۔

بحر الحقیقۃ ۔ اندرز و نصائح واسطے اصلاح نفس کے مصنفہ احسن تخلص ۔

باغ ارم ۔ خلاصہ ششم دفتر مثنوی مولوی روم مصنفہ مولوی شاہ مستعان ۔

کتب اخلاق و تصوف فارسی

لوایح جامی ۔ نکات سودمند تصوف کا بیان مولانا عبد الرحمن جامی ۔

می باید و پاید ۔ گو رسالہ مختصر ہی پر فوائد مین بہت بہتر ہی مصنفہ محمد حسین ۔

یدها دت فارسی ۔ مصنفہ رازی جسکی زبان فارسی نہایت مشستہ ہے ۔

گنج و نعمت ایک کو دیتا ہے وہ — رنج و زحمت ایک کو دیتا ہے وہ
ایک کو وہ گوہر و مرجان دے — حسرت نان دوسری کی جان لے
ایک ہے نازان و خندان تخت پر — دوسرا فاقہ سے گریان بخت پر
ایک نے پہنے ہین سنجاب و سمور — دوسرے نے بہنے کو پایا تنور
ایک کی جا بستر کمخواب پر — انٹ پتھر ایک جا ئے ہے نہ میسر
ایک نے لمحے مین کری برہم جہان — کسکی طاقت ہے کہ دم مارے وہان
دیوے بو تیمار کو ماہی سدا — اپنے بندون کو وہ دے شاہی سدا
بے پدر فرزند وہ پیدا کرے — طفل کو وہ مہد مین گویا کرے
مردۂ صد سالہ اس سے جان پائے — دیکھکر عقل حکیمان سر جھکائے
خاک سے پیدا سلاطین وہ کرے — انجم کو رجم شیاطین وہ کرے
ہو زمینِ خشک سے پیدا گیاہ — آسمان کو بے ستون رکھے نگاہ
پالون اسکے ملک انباز ہے — بادشا جو اسکی ہے بے آواز ہے

نعت حضرت سید المرسلین صلعم

اب رقم کرتا ہون نعتِ مصطفیٰ — جس سے عالم کو ہوئی حاصل صفا
جو ہے سیدِ کونین ختم المرسلین — دور آخر مین لکھے ہے فخر الاولین
جسنے ہے طے معراج مین راہِ سما — کیون نہون محتاج اسکے انبیا
ہے وہ بیشک رحمۃ للعالمین — اسکی مسجد ہے یہ سب روی زمین
ہمتِ خلاق خورشید و قمر — ہو وی نازل اسکی آلِ پاک پر
جنکی انگلی سے ہوا شق القمر — یار تھے اسکے ابوبکرؓ و عمرؓ
نبی تو اسکا رفیق غار تھا — دوسرا لشکر کشِ ابرار تھا
ایک تو مصاحب اسکے عثمانؓ و علیؓ — جو کہ ہین مشہور عالم مین ولی
تیسرا جو کانِ حیا و حلم تھا — دوسرا تو باب شہر علم تھا

وہ رسولِ حق کہ خیر الناس تھا حمزہؓ و عباسؓ تھے اسکے چچا
بھیجتا ہون سو درود اور سو سلام آلؑ و اصحابؓ نبی پر صبح و شام

فضیلت ائمۂ دین مجتہدین

مجتہد تھے جو امامانِ زمان انپہ ہووے رحمتِ ربِ جہان
بوحنیفہ تھے امام باصفا شمع بزم امتان مصطفٰے
فضلِ حق ہو جان پر اسکی مدام شاد ہو ارواح شاگرد امام
ایک ابو یوسفؒ کہ جو قاضی ہوا اور محمد جس سے حق راضی ہوا
شافعیؒ ادریسؒ مالکؒ اور زفرؒ زیب دین احمدی ہین سربسر
احمد حنبل کہ تھا مرد خدا اُسنے سبقت لی ہے سب پر برملا
خلد مین ارواح اُنکی شاد ہو شہر دین اُنکے سبب آباد ہو

مناجات بدرگاہِ مجیب الدعوات

عفو کر میرے جرائم یا خدا تو غفور اور مین ہون مجرم یا خدا
نیکی تو کرتا ہے اور مین کار بد میرے جرمون کی نہین اللہ حد
کی بسر جو معصیت مین زندگی آخر تشش حاصل ہوئی شرمندگی
مبتلائے فسق و عصیان مین رہا ہمقرین نفس و شیطان مین رہا
مبتلائے معصیت ہون صبح و شام تیرے امر و نہی سے غافل مدام
ایکساعت بیگنہ گذری نہین اور حضورِ دل سے طاعت کی نہین
بھاگ کر وہ بندہ آیا روبرو جرم سے اپنی مٹا کر آبرو
عفو کی کرتا ہے تجھ سے آرزو کیونکہ تیرا قول ہے لا تقنطو
ہووے کیونکر تجھ سے انسان نا امید تیری رحمت سی ہو شیطان نا امید
نفس و شیطان نے کیا گمرہ مجھے لیک ہی امید تیرے لطف

یا خدا مجھکو گنہ سے پاک کر — بعد ازان مدفون زیر خاک کر
جان میرے جسم سے جب ہو جدا — ہو نہ قید قلب سے ایمان رہا

بیان مخالفت نفس امّارہ

ہے وہی عاقل کہ جو شاکر رہے — اور اپنے نفس پر قادر رہے
اپنے غصہ کو یہان جو کھائیگا — وہ جگہ جنت مین بیشک پائیگا
ہے وہی ابلہ ترین مردمان — جسپے نفس و ہوا ہووی دوان
ور ہووے یہ خیال اسکو سدا — جرم اسکے عفو کر دیگا خدا
رچہ درویشی ہے مشکل ای پسر — لیک درویشی ہے سب سی خوبتر
رے اپنے نفس سرکش کو جو رام — ہو خردمند وہ مین بیشک نیکنام
ا ہووے نفس کافر بہرور — صبر کر تو اور قناعت پیشہ کر
یا ہے نفس شقی کو گوشمال — تا کہین آئے نہ تیری سر وبال
یر و خوبی کا اگر خواہان ہو تو — خلق سے لازم ہے رو گردان ہو تو
اب مین ہے خلق ساری سر بسر — موت سے بیدار ہوتی ہے مگر

قطعہ

نج پہونچاوے جو تجکو ای پسر — ان دے تو عذر اسکے سر بسر
لہ اچھی ہووے تیری آخرت — تاکہ حاصل ہووی تجکو مغفرت
ب بچاوے دوست خلق آزار کو — دور اس خصلت سے ہر دیندار ہو
جسنے غیر کے دل کو دیا — زخم اسنے جسم پر اپنے کیا
کوئی قصد دل آزاری کی — عاقبت مین نالہ و زاری کرے
سی قصد دل آزاری نکر — تا جدا ہووے نہ بیزاری پسر
کسکا تو توڑا ای بیخبر — ز جسم ہو جائیگا ورنہ جان پر
نیکی کرے نے مردم کا نام — تو اگر چاہے کہ ہووی تیرا نام

گر نہ ہو نیکی بدی سے کر حذر	ظلم بیجد کر نہ اپنی جسان
بند غیبت سے زبان کو کر گسلا	تا نہووین بند تیرے دست و
بند غیبت سے نہ ہو جسکی زبان	وہ رہا ہو وہی عقوبت سی کہا

بیان فوائد خاموشی

ای برادر تو اگر ہے حق طلب	کھول غیر از حکم یزدان تو نہ
تجھکو گر ہو علم حی لا یموت	تو دہن پر اپنے رکھ مہر سکو
سُن نصیحت میری تو ای نیکذات	ہو تو ساکت ہی اگر شوق نجا
جسکو ہر دم عادتِ گفتار ہو	اسکے سینے مین دلِ بیمار ہو
عاقلون کو ہو وہی خاموشی سی کام	جاہلون کو ہو فراموشی سی کا
کذب و غیبت سی سدا خاموش ہو	کہیئے ابلہ راغب گفتار
گر نہ ہر گز غیر حق کی تو ثنا	اہل عالم سے ہے تجھکو کام
جو پڑے بند عبارت مین کبھی	رکھتا ہو جو کچھ وہ غارت ہو
جسم مین پر گوئی سے مردہ ہو دل	گر سخن سے اسکے ہو گو ہیر
جبکہ کوئی لطفِ فصاحت مین پڑا	زخمی اسکا چہرۂ دل ہو
بند کر اپنی زبان منھ سے نہ کہہ	صحبت خلق جہان سے دو
آنکھ تیری عیب تیرا دیکھے جب	روح کو قوت تری پیدا ہو

بیان عمل خالص

جو کہ ہووے اہلِ ایمان ای عزیز	پاک رکھے چار شی سے چار
پاک کر دل کو حسد سے ای پسر	پھر سمجھ اپنے کو مومن بے
پاک رکھ تو کذب و غیبت سے زبان	یا نہ ہووے تیرے ایمان
گر عمل رکھے ریا سے پاک ابھی	شمع ایمان کو ہو تیری رو

گر نہین تیرے شکم مین ہی حرام — صاحب ایمان ہے پھر تو لا کلام
جسمین ہووے یہ صفت وہ ہے شریف — ورنہ بیشک اسکا ایمان ہی ضعیف
جسکے دلمین ہی حرام اے دل بھرا — روح اُسکی جا ہی کیا سوئے سما
جسکے ہو اعمال مین شامل ریا — فائدہ کیا شکل نقش بوریا
بے عمل جسکا جدا اخلاص سے — ہے وہ ٹھہری بندگان خاص سے
کام جو دنیا مین بہر حق کرے — ہر گھڑی وہ کار بارونق کرے

بیان سیرت ملوک

...ی برادر خصلتین ہین چار یان — جنسے ہووے بادشاہونکا زیان
...شہ ہووے جو خندان بے محل — اُسکی ہیبت مین پڑے بیشک خلل
...سدا رکھے ملاقات فقیر — بادشاہ ہو جائے نظرون مین حقیر
...ہے گا خلوت زن مین سدا — شاہ کی ہیبت مین فرق آجائیگا
...کو گر میل جہانداری رہے — روز و شب فکر کم آزاری رہے
...ہیے شاہ ہو نمین ہووے عدل و داد — تاکہ اُسکے عدل سے عالم ہو شاد
...پر باندھے کمر گر بادشاہ — نفع کیا بخشے اُسے گنج و سپاہ
...زن مین رہے جو بادشاہ — کیا تعجب مُلک ہو اُسکا تباہ
...عادل و داد گر فرخ لقا — بادشہ کو سلطنت مین ہو بقا
...پر گرشہ کرم رکھے روا — فوج اپنی جان کر دے شہ پر فدا

بیان حسن خلق

...مین ہین بزرگی کی دلیل — جسمین پائی جائین ہی مرد جلیل
...رکھے حرمت علم و کتاب — خلق کو دیوے جواب باصواب
...ہو وہی صاحب عقل و تمیز — اہل علم و حلم کو رکھے عزیز
...ڈھونڈھے جو سبکی دوستی — کیونکہ دنیا مین عداوت ہی بُری
...ہے تجکو اگر اے نیکنام — نرمی سے ہر آدمی سے کر کلام

تلخ گو اور ترش رو جو شخص ہو خوش رکھے کیونکر بھلا احبا
جو نہین کرتا ہے دشمن سے حذر ہووےگا حاصل اُسے رنج و ض
دوستون کے ساتھ تو مسرور رہ اور دشمن سے ہمیشہ دور ر
ہووے نہ تو ہمسایہ مین دشمن کو جا دور ہوون دشمن ہی مہتر اس
گرم الفت دوستون سے ہو مدام رو بر دشمن کو نہ دیکھ اے نیکن
اے پسر تدبیر زادِ راہ کر قصۂ دنیا کو اب کوتاہ ک

بیان مہلکات

چار چیزین اے پسر ہین با خطر تجکو اُن چیزون سے لازم ہے ح
الفتِ بد قربتِ سلطان نہ کر صحبتِ دون رغبتِ دنیا سے
آتش سوزان ہے قرب شاہ تو الفتِ بد سے خطر ہے بان
زہر پنہان رکھے دنیا شل مار گر بظاہر اسمین ہین نقش و نگا
خوب اور مرغوب ہے پیش نظر پر ہے جان کو زہر سے اسکے خط
زہر ہے اس مار کے تو کر گریز دور ہون اس سے ہے جنکی عقل ت
نقش پر مانند طفلان مر نہ جان ہو نہ مجبور رنگ و بو مثلِ زنا
زالِ دنیا ہے عروس بے وفا روز اک شوہر پہ رہتی ہے ف
مرد ہی اس جفت سی ہووی جو طاق اور دے منہ پھیر کر اسکو طلاق
ہووی خندان پیش شو با صد تپاک زخم دندان سے کرے آخر ہلاک

بیان اہل سعادت

ہے دلیل نیک بختی چار چیز جسمین ہون وہ شخص ہے بیشک
اصل گوہر ہے دلیل نیکبخت بد گہر ہوتا نہین شایان تخت
نیک زایون کی ہے قسمت مین ثواب جو کہ ہے بدزاد اُسیر
جو کوئی ایمن عذاب حق سے ہے وہ گروہ کافرِ مطلق سے

عمر دنیا چند روزہ ہے تو جان — پس وہ غافل ہی نہیں ہی جسکو دھیان
ترک لذات جہان کو ساتھ رکھ — دامنِ صاحبدلان پر ہاتھ رکھ
شائق لذات نفسانی نہ ہو — دوستدار عالمِ فانی نہ ہو
خاک دنیا سے نہو حاصل تجھے — ایک دن مرنا ہے تجکو جان لے
جان تیری تن سے جب ہوگی روان — خاک سے بھر جائیگا ہر استخوان
جبکہ تجھسے موت کا چارہ نہو — دوستدارِ نفس امارہ نہو

بیان سبب عافیت

عافیت چاہے اگر تو اے عزیز — یاد رکھ اچھی طرح یہ چار چیز
اسمین ہے اور خاندانی نعمتین — تندرستی اور فراغت دہر مین
تجکو حاصل ہو جو نعمت اور امان — عافیت کے ہوئنگے ظاہر نشان
جبکہ دل فارغ ہی اور تو تندرست — فکر مین دنیا کی دو نکی ہو نہ جست
فکر کر ہرگز نہ پھر کام نفس — تا کہ ہو جائے نہ قید دام نفس
کر نہ دھیان اصلا ہوائے نفس پر — تو نہ فکر پھر ہائے نفس کر
نفس اور شیطان تجھے گمرہ بنائین — تا کہ تجھ کو چاہ دوزخ مین گرائین
نفس کی پیروی کر اور خوار جان — دور رہ دنیا سے کہنا میرا مان
جو کہ رکھے اپنے نفس بد کو سیر — بیگمان ہووی گنہ کرنے مین شیر
ہر مزے سے حلق تیرا ہو جو دور — ہر گنہ سے دل ترا ہووے نفور
آب و نان سے حلق تک تو پُر نہ کر — تو نہ حیران ہو کہ ہے اسمین خطر
گر نہو صائم نہو کھانے مین غرق — تا کہ ہووی تجھ مین اور حیوان مین فرق
خواب مین تو روز و شب ہی سربسر — اپنے شمع گور کی تدبیر کر
مثل حیوان ہو جو محو خواب و خور — نور نعمت سے نہو دل تیرا پُر
گر تون سوئے گا تو بیدار ہو — گر خبر رکھتا ہے خود ہشیار ہو
پیچ مین دنیا کے پڑنا ہے بُرا — دست دنیا سے اٹھانا ہے بُرا

ہاتھ اُٹھا دنیای دون سی تو نہین	جب مدام اسمین تجھے رہنا نہین
تن کی آسایش نہ کر تو ای فقیر	تاکہ ہووے دل ترا بدر منیر
محو حسن و صورتِ زیبا نہو	حیرتی اطلس و دیبا نہو
بندۂ حق ہو ہوا کو ترک کر	پہن خرقہ زندگی چاہے اگر
خرقۂ پشمینہ کو رکھ دوش پر	نامرادی کا تو شربت نوش کر
جامۂ پشمین پہنتا ہے جو تو	پاک کر کینے سے تو سینے کو تو
جامہ ہاے فاخرہ کو دور کر	عاقبت مین تاکہ ہووئے بہرور
بے تکلف ہوکے آرایش نڈھونڈ	ترک راحت کرکے آسایش نڈھونڈ
صاف کپڑا اگر نہین ہے تیری پاس	گر نہین تن پر ترے اچھا لباس
بہرین کافی ہے لباس صوف ہو	تا صفاتِ حق سے تو موصوف ہو
مرد رہ کو کب جہان سے سو ہو	کب اُسے اندیشۂ نابود ہو
مرد رہ کو ہووے قالین بوریا	خشت گو اُسکو ہی بالین سی سوا

بیان تواضع و صحبتِ درویشان

تجھ مین گر ہو عقل و دانش اور تمیز	چاہیے درویش ہو تو ای عزیز
بہرہ ور ہو صحبتِ درویش سے	کر حذر تو غیبتِ درویش سے
حُبِ درویشان ہے جنت کی کلید	لعنتی ہین اُنکے دشمن اے سعید
جامۂ درویش صوف و دلق ہے	کب انھین فکر ہواے خلق ہے
مرد جبتک نفس کے تابع رہے	غیر ممکن ہے غذا اسکو ملے
مرد رہ کیا سمجھے قصر و باغ کو	اُسکے دلمین جاے درد و داغ ہو
گھر بنائے تو جو مثلِ آسمان	تو بھی تو زیر زمین ہوگا نہان
شکل رستم ہو جو تیرا زور و شور	صورتِ بھرام کھالیوےگی گور
آخرت سے اے پسر غافل نہو	دولتِ دنیا سے تو خوشدل نہو

تو بلیاتِ جہان مین صبر کر	شکر کر ہو نعمتین حاصل اگر

بیان دلائل سعادت

چار چیزین یہ جو ہین اے مہربان	تو انھین آثار بدبختی کے جان
جاہلی و کاہلی اے یار ہین	بیکسی و ناکسی یہ چار ہین
جو کہ ہے بندہ عبادت مین مدام	ہے وہی اہل سعادت لاکلام
جسنے تائید ہوا و حرص کی	نفس پر اپنے نہ قادر ہو کبھی
سست خوار و خورہی جویان ای پسر	حشر مین آتش مین اُسکا ہو گذر
دور کر دل سے مراد و آرزو	پھر کھڑا ہو جا خدا کے روبرو
کامرانی جو کرے ناکام ہے	مرد رہ کو نام سے کیا کام ہے
امر و نہی حق پہ رکھ اپنی نظر	پیروی نفس کافر تو نہ کر
کامرانی تو نے گر یان ترک کی	عیش مین بے شک کٹیگی زندگی
امر و نہی حق کو سُن دل سے ذرا	جائے شادی کب ہے دہر بیوفا

بیان ریاضت

چاہتا ہے گر کہ ہووے سربلند	آپ پر کرلے درِ راحت کو بند
بند رکھے جو درِ راحت مدام	اُسپہ کھلجائین درِ دار السلام
غیر حق ڈھونڈھے جو کوئی ای پسر	اُس سے دنیا مین نہین گمراہ تر
اے برادر ترک عز و جاہ کر	آپ کو شایستہ درگاہ کر
کھینچتی ہے جاہ پستی کی طرف	اور عزت تن پرستی کی طرف
خواہ ہوگا تو نہ ہرگز جاہ ڈھونڈھ	ای پسر لازم ہو وہ درگاہ ڈھونڈھ
نفس ترک حرص مین ہوئی غریب	گوشمال نفس بد ہے یہ مجیب
یاد حق سے کب ہوا مین دل ترا	نفس امارہ سے ہے محشر بپا
جسکو یادِ حضرت صانع رہے	ایک ہی لقمے پہ قانع رہے

روز کی روزی پہ کر تو اکتفا — گر نہو وے کر خدا سے التجا

بیان مجاہدت نفس

نفس کافر کی ہین قاتل تین چیز — مین بیان کرتا ہون تو سن ای عزیز
خنجر خاموشی و شمشیر جوع — نیزۂ تنہائی و ترک ہجوع
جو کہ ان ہتھیارونکا شیدا نہو — نفس کج اُسکا کبھی سیدھا نہو
دُور دل سے تیرے جب اللہ ہو — نفس شیطان لعین ہمراہ ہے
اہل دنیا کو ملے جب سیم و زر — کیون نہ کھائین لقمۂ شیرین و تر
جو کوئی یان محو سیم و زر رہے — حشر مین وہ ششدر و مضطر رہے
کارِ عقبےٰ جسنے دنیا مین کیا — کرتا ہے لطف و کرم اُسپر خدا
ہے یہ دنیا نابکارون کیلئے — عاقبت پرہیزگارونکے لئے
ہے عدو ابلیس تیرا اے پسر — خوش ہو وہ تو دوزخی ہوئی اگر
جو گل دنیا مین آلودہ رہے — عاقبت مین خاک حاصل ہو اُسے
یاد حق مین اے پسر مشغول رہ — خلق سے تو دور مثل غول رہ

بیان فقر

فقر کو ظاہر نہ کر تو اے پسر — واسطے اپنے ذخیرہ تو نہ کر
کل وہی رازق کہ جان بخشی تجھے — غم نہ کھا کچھ آب و نان دیگا تجھے
مثل مور دانہ کش کبتک رہے — مرد ہے تو فاقہ کر جب تک رہے
ہو توکل پر جو تیری روزی تجھے — مثل مرغان دیگا خدا روزی تجھے
فضلِ حق لائے جب مرد فقیر — اسکو کب بھائے اگر نان فطیر
خم نہو تو پیش منعم مثل طاق — تا نہو وے شامل اہل نفاق
مرد رہ شرم کیا ہو خلق سے — کب ہو نفرت جانتا دل سے
رہتا ہے جسکو کوتاہی کا دھیان — عام ہے وہ خاص تو اسکو نہ جان

گر نہ اصلاح فکر تز مین ہو تجھے
کب خیال مرکب و زین ہو تجھے
دور حب دسے ہوئی حرص و ہوا
جان لے حاصل ہوا وصل خدا

حقیقت نفس امّارہ کے دریافت کرنیکے بیان مین

قطعہ

ہے شتر مرغ اے پسر یہ نفس شوم
بار اٹھانے کا اسے یارا نہین
اسکو اڑنے کو اگر کہیے شتاب
بار اٹھانے کو اگر کہیے اسے
اسکا ہے مثل گیاہ زہر رنگ
طاعتِ اللہ مین وہ سست ہے
نفسِ بد کو قید کر زندان مین
گر مرادِ نفس بد سے تو حذر
تشنگی اور بھوک ہی اسکا علاج
مثل اشتر راہ پر آ اے پسر
بار طاعت سے جو رائے گر تو جان
جو کرے گا سرکشی اس بار سے

لیک رکھتا ہی اثر مانند بوم
طائرونکی طرح اڑ سکتا نہین
وہ شتر ہے بس یہی دیوی جواب
یہ کہے طائر ہے کیونکر بوجھ اٹھے
ذائقہ اور بو سے پر کرتا ہی تنگ
معصیت مین ہمیشہ تو چست ہے
گر خلاف اسکے جو پھونکی کان مین
پرورش دشمن کی تو ہرگز نکر
تاکہ اسکا آئے طاعت پر مزاج
بار طاعت کو اٹھالے پشت پر
مثل سگ تیری نکل آئے زبان
ہوگا خم لعنت کے وہ انبار سے

قطعہ

بھاگے مانند شتر مرغ اے جوان
کیا عجب اسکا پر پرواز اگر
بار سے اسکے تحمل جو کرے
جب کیا بار امانت کو قبول
خود فضولی کی ازل مین بے سبب

بار طاعت کو اٹھانے سے جوان
ٹوٹے اور ہو وے وہ عاجز بسر
زندگی مین وہ تحمل سے رہے
تو نہو اسکے اٹھانے سے ملول
اور فضولی کی جہولی کے سبب

کام کر تو اے پسر غافل نہو / جب بلے تو نے کہا کاہل نہو
کاہلی جو طاعت حق مین کرے / ہو جہان مین گمرہی حاصل تجھے
تیز رو طاعت مین مثل باد ہو / کام سے دنیا کے تو آزاد ہو
ہے کمین مین دزد رہ پر خوف ہے / رہبر کامل سے غفلت تا تجھے
دور منزل سر پہ ہے بار گران / سعی کر تا پہونچے قبل کاروان
جسکے سر پردہ مین ہو بار گران / خون بہا آنکھونسے اُسکی بیگمان
لاش بھاری ہی سبک کر بار کو / تا کہ رستے مین کہین مشکل نہو
زیر بار حیف دنیا سے دون / ہوگیا اے بیخبر خوار و زبون

ترک خودستائی و خود آرائی کا بیان

تو نہ کر دستار سے اب زیب سر / ہو سکے تجھ سے تو خوش ہُوں کو کر
تو کرے جبتک نہ ترک عز و جاہ / کون دی سر پر جگہ مثل کلاہ
کب ہی مردم تن کی آرائش یہان / تن کی آرائش سی ہے نقصان جان
تن کو تقوے سی نہین بہتر لباس / کب تکلف کا ہوا مردونکو پاس
خو کہ ہو پابند آرائش یہان / ہے یہی فرزند آسائش یہان
عاقبت مین وہ رہیگا نامراد / وہ نہوگا عیش کے بہرہ سی شاد
خودستائی پیشہ ہے شیطان کا / آپ کو کم سمجھے ہے مرد خدا
آپ کو آدم سے بہتر جو کہا / اسلیے مردود شیطان ہوگیا
خاک ہو مردم تواضع کے سبب / سرکشی سے گم ہو نور نار سب
راندہ ہے شیطان استکبار سے / اور مقبول آدم استغفار سے
مقبل استغفار سے انسان ہوا / خوار استکبار سے شیطان ہوا
دانہ ہوا افتادگی سے سر بلند / خوشہ کا سر کاٹین ہووی گر بلند

بیان آثار ابلہی

چار چیزین هین نشان ابلهی — تجھکو بتلاتا ہون پھر آگہی
بد نہ سمجھے آپ مین گر عیب ہو — ڈھونڈے خلق اللہ کی وہ عیب کو
بوکے کشت دل مین تخم بخل تو — رکھتا ہے جود و سخا کی آرزو
خلق جسکے خلق سے ہو مشوش دہر — قدر منظور اسکی ہو معبود کو
دہر مین بد خوئی سے رکھے جو کام — کام بدروئی سے ہو اسکو مدام
خوے بد تن کو بلائے جان ہوئی — مردم بدخو بھی ہے انسان کوئی
بخل ہے برگ و بر نخل سقر — ہی سگ مسلخ بخیل بے ہنر
روے جنت کو نہ دیکھے گا بخیل — ہے وہ مثل پشہ زیر پائے پیل
دور رہ بخل بخیلان سے مدام — تاکہین ابلہ نہ تجھ کو خاص و عام

بیان عافیت

تاکہ تجھکو ہو بلاؤن سے نجات — کر حذر دو چیز ونسے ای نیکذات
نفس و دنیا سے حذر کر تو مدام — تا بلاؤن سے نہووے تجھکو کام
ہو جو حرص و آز کا تو مبتلا — ہر طرف سے گھیر لے تجھکو بلا
سیم و زر رکھتا نہین جو بگمان — دو جہان مین اسکو حاصل ہو امان
نفس و دنیا ترک کر تو اے پسر — تا رہے تو ہر بلا سے بے خطر
سیکڑون انسان برائے نفس زار — پھنسکے آفت مین ہوے غمسے نزار
پھر نفس شوم و بد مرغ ہوا — دام مین صیاد کے آکر پھنسا
تاکہ ہو آرام تیری دل کو یان — جان بچیان ہو دونا بود جہان
ڈر عذاب حضرت قہار سے — ہاتھ اٹھا ہومن کے تو آزار سے
آفتون مین یاد کر خالق کو بس — کون ہے حق کے سوا فریادرس

قطعه

گر کسیکو تو نے پہونچایا ہو رنج — عذر کرتا عفو کا حاصل ہو گنج
ورنہ جب دن حشر کا آجائیگا — عرصہ گہ مین ہوگا وہ دشمن ترا

جھکو استغنا کی گر خواہش رہے　　اے قناعت تاکہ حاصل ہو تجھے

بیان عقل و عاقلان

جو کہ ہووے صاحب عقل و شعور　　چار چیز وسنے رکھے اپنے کو دور
ہانر اوسنے نہ کام اپنا رکھے　　اور نہ ساتھ اسکے کبھی نیکی کرے
عقل ہو تو میل بدکاری نہ کر　　جب یہ حاصل ہو سبکساری نہ کر
تعلب جسکا حلم سے روشن رہے　　تندرستی تن کی حاصل ہولے سے
تاکہ حاصل ہو جہان مین آبرو　　ہاتھ اُٹھا ہرگز سخاوت سے نہ تو
تاکہ تو عالم مین ہووے دادگر　　زیردستون کو تو خوش رکھا ای پسیر
پند پر اپنے جو ہووے کاربند　　سنتے ہین سب گوش دل سے اسکی پند
اپنی گفتار وسنے جو خود ہو ملول　　کب کرے کوئی اُسکی باتونکو قبول
ہون شریعت مین جو باتین ناپسند　　دور ہو اُنسے اگر ہے ہوشمند
کا تیرا ہو درست اے نیک نام　　رکھ نہ تو خود مطلبی سے اپنی کام

بیان رستگاری

رستگاری کی ہین باعث تین چیز　　یاد رکھ اسکو تو اے طفل عزیز
ایک تو دل کو خوف ذاد جلال　　ایک فکر و خواہش قوت حلال
چلنا راہ راست پہ مردانہ وار　　جسمین یہ خصلت ہین وہ ہی رستگار
گر تواضع تو کرے گا بیگمان　　دوست جانیگی تجھے خلق جہان
سر نہ دنیا دار کے آگے جھکا　　ہاتھ سے جاتا رہیگا دین ترا
حرص سے کوئی جو دنیا دار ہو　　بیگمان اُس سے خدا بیزار ہو
وصف دنیا دار بھر زرنکر　　مردکب مردار پہ ڈالے نظر
مردے ہین یہ اغنیا ی روزگار　　مُردون سے صحبت نرکھ اے ہوشیار
مال و زر گر ہاتھ مین آیا تو کیا　　آخرش تو گور ہوگی تیری جا

بیان فضیلت ذکر

روز و شب کر لینے دل سے یاد حق　　ہے اگر معلوم عدل و داد حق
زندہ رکھ ذکر و نسے صبح و شام کو　　گر نہ غفلت مین بسر ایام کو
یاد خالق کی غذاے روح ہی　　اور دواے سینہ مجروح ہی
یاد حق مونس اگر ہو جان کی　　آرزو تجھکو نہ ہو ایوان کی
جسگھڑی غافل تو رحمان سی رہے　　کام بیشک تجکو شیطان سی رہے
ہو نہ غافل ذکر حق سے گاہ تو　　دو جہان مین تا ہو تیری آبرو
ذکر کر اخلاص سی تو ہو کی چست　　ذکر بے اخلاص کب ہووی درست
تین بصورت ذکر کی ہین بی خلاف　　تو نجان اس بات کو لاف و گزاف
ہے فقط ذکر زبانی ذکر عام　　ذکر خاصان دلسے ہو بیشک مدام
ذکر ہے ذکر خاص الخاص کا　　ہے وہ خاسر جو نہین ذاکر سدا
ذکر بے تعظیم بدعت ہے مدام　　کیونکہ اسمین شرط حرمت ہی مدام
ذکر ہر ہر عضو کا ہووے جدا　　سات اعضا ذکر کرتے ہین سدا

ق

ذکر آنکھوں کا ہے اے فرخندہ فر　　ہونا گریان خوف حق سے بیشتر
دیکھنا صنعت کا خالق کی مدام　　غرق رہنا اسمین ہر دم صبح و شام
ذکر ید یاری سے عاجز ہی سدا　　ہے زیارات اقارب ذکر پا
استماع قول حق ہے ذکر گوش　　ذکر کر رکھتا ہے گر تو عقل و ہوش
ذکر دل ہی خوف رب پاکذات　　جہد کر تا تجکو حاصل ہو یہ بات
جہل ہے کرتا ہو جو ہر دم گناہ　　کیا مزہ دیوے اُسے ذکر آلہ
پڑھنا ہے قرآن کا ذکر زبان　　یہ نہین جسمین ہے مفلوک زمان
شکر نعمتہاے حق کر صبح شام　　تاکہ پاوے نعمتین حق کی تمام
حمد خالق کو تو کر ورد زبان　　تا نہو برباد عمر جاودان
غیر ذکر حق نہ لب اپنے ہلا　　کام کیا پا کون کو ہے اسکے سوا

بیان عمل چار چیز

خوب ہی سب کے لئے یہ چار چیز　　یاد رکھ اسکو تو اے طفل عزیز
ایک تو یہ ہے کہ ہووے دادگر　　اور اپنی عقل سے ہو باخبر
اور شکیبائی سے ہر دم رکھنا کام　　حرمت انسان بجا لانا مدام

بیان خصلت ذمیمہ

چار چیزیں اور یہ ہیں اے پسر　　بد جو سارے خلق سے ہیں سربسر
ایک انمیں سے حسد ہے جان لے　　ہے تکبر دوسرے تو مان لے
تیسرے خشم و غضب ہے اے پسر　　ہر بخیلی چوتھے اسپر رکھ نظر
اے پسر ان خصلتوں سے کر حذر　　کیونکہ یہ سب خصلتیں ہیں یار سخت تر
غل و غش سے صورتِ زر پاک ہو　　گور میں جانے کے آگے خاک ہو
حرص کو چھوڑ اور قناعت پیشہ کر　　کچھ تو اپنی موت سے اندیشہ کر
رہ ہمیشہ دوستوں میں صبح و شام　　رووے دشمن کو نہ دیکھ اے نیکنام

بیان سعادت و نصیحت

چار چیزیں ہیں سعادت کی دلیل　　شرح اُنکی سُن تو اے مرد عقیل
جسمیں کچھ ہووے سعادت کا نشان　　بے گمان وہ لے صلاح دوستان
جسکی ہوتی ہے سعادت رہنما　　صبر کرلے گر کرے کوئی جفا
ہوتے ہیں بخت و سعادت جسکے یار　　ہوتا ہے دشمن سے اپنے سازگار
تجھ سے گر شتہ ہوا نفسِ پلید　　اے برادر جان اپنے تو سعید
گر صلاح دوست سے تدبیر ہو　　یار تیری دولتِ شبگیر ہو
خود سری سے جو کوئی کرتا ہو کام　　بخت و دولت اُس سے پھر جائیں تمام
چھیڑ دشمن کا نہ سر لیکر تبر　　قتل کر سکتا ہو دیگر گر شکر
ہر گھڑی ایذا اے نا اہلاں اٹھا　　عیش خوش سے گر ہو صحبت کو مدعا

جب موافق ہو نرے کوئی مقام　　وان سے تو ہرگز نہ جا سن یہ کلام
ایسے شخصون کو نصیحت تو نہ کر　　پند تیری جن پہ ہووے بے اثر
خوے بد خو نیک ہو مشکل ہے یہ　　عہد کیا کرتا ہے لا حاصل ہے یہ
گر ہو راضی کوئی بندہ تو کیا　　کوئی ممکن ہے کہ پھر جائے قضا
جنگ گر کوئی کرے سلطان سے　　خانمان کو اپنے وہ ویران کرے
باغی سلطان جو ہو وہ ہو تباہ　　روز اسکا مثل شب ہووے سیاہ

بیان علامت مدبری

چار چیزین ہین نشان مدبری　　یاد رکھ چاہے اگر تو بہتری
مشورت ابلہ سے کرنا ای پسر　　اور دینا جاہلون کو سیم و زر
دوستون کی پند سے جو ہو ملول　　اسکو مدبر کہتے ہین اور بوالفضول
جسکو دنیا سے نہو عبرت یہان　　قدرت اُسمین مدبر سے کرتا ہی جہان
مشورت ابلہ سے جو کوئی کرے　　دیو مجنون کرتا ہے گمراہ اُسے
جاہلون کو جو کہ دیوے سیم و زر　　مقبلون مین کب ہو داخل ای پسر
ہو اگر جاہل جہان مین سر بکف　　صرف بیجا سے کرے زر کو تلف
دوستون کی پند کب مدبر سنے　　ترک کردے دوستی کو جہل سے
حالِ دنیا سے جو ہو عبرت تجھے　　کون مدبر خلق مین تجکو کہے
عقل سے جس شخص کو ہو آگہی　　وہ نہین لیتا ہے راہ گمرہی

چار چیز کو حقیر نہ سمجھنے کا بیان

چار چیزین ہین بزرگ و معتبر　　گو بظاہر خُرد آتی ہین نظر
ایک دشمن ایک آتش ای پسر　　ایک مرض جس سے کہ ہو جان کا ضرر
ایک دانش ہے مری یا تو نکو مان　　خُرد ان چیزون کو ہرگز تو نجان
جسکی آنکھون مین کہ ہو دشمن حقیر　　ایکدن دام بلا مین ہو اسیر

ذرۂ آتش کبھی جو سر اٹھائے	کیا عجب گر ایک عالم کو جلائے
علم کم کو بھی سمجھ ہرگز نہ خوار	کس سے قدر علم کا ہووے شمار
رنج اندک کی بھی تو تدبیر کر	ورنہ پچھتائے گا آخر اے پسر
کیجئے جلدی علاج درد سر	کیونکہ مجنون اسمین ہونیکا ہی ڈر
بات سے دشمن کی تو رہ پر حذر	تا نہ آفت آئے تیری جان پر
تھوڑی ہی آتش کو بجھا سکتا ہو آب	لیک کیا چارہ ہے وقت التہاب

بیان مذمت خشم و غضب

چار چیزین ہون جہان اے مہربان	چار چیزین اور ہون موجود وان
مرد رسوا ہو لجاجت کے سبب	ہو پشیمان خشمگین انسان ہو جب
کبر سے ہوتی ہے پیدا دشمنی	باعث خواری ہی بس کاہل تنی
کام جب انسان لجاجت سے رکھے	آپ کو وہ خوار اور رسوا کرے
جو کوئی غصے سے کام اپنا رکھے	جز پشیمانی نہ حاصل ہو اُسے
کبر سے سر کو اٹھائے کوئی جب	اُسکے ہو جاتی ہین دشمن دوست سب
کاہلی ہو جسکے جسم و روح کو	تیشۂ خواری سے وہ مجروح ہو
اپنے غصے کو نہ کھائے جو مدام	اسکو پڑ جائے پشیمانی سی کام
جو کہ تن پرور ہے اور سستی کا گھر	کب وہ ہو انسان ہے وہ گاؤ خر

چار چیزون کی بے ثباتی اور اُنسے پرہیز کرنے کا بیان

چار چیزون مین نہین اصلا بقا	اسکو گوش دل سے سن اے خوش لقا
بے بقا ہو جو کہ سلطان زمان	بعد اسکے ہے عتاب دوستان
تیسرے ہے لے پسر مہر زنان	صحبت ناجنس چوتھی ہی عیان
جب رعیت پر کرے سلطان ستم	ملک مین وہ کم بقا ہو یک قلم

دوستون کا تجھپہ گر ہووے عتاب — کم بقا ہیگا وہ بشکل نقش آب
گرچہ عورت عاشق و شیدا رہے — آپڑے تنگی اگر شکوہ کرے
گرچہ ناجنسون مین بیٹھے آدمی — خاک ہووے اُنسے اُسکی ہمدمی
زاغ فارغ چونکہ بوے گل سی ہے — اُسکو نفرت صحبت بلبل سی ہے
صحبتِ ناجنس بس جانکاہ ہے — ہر کوئی اِس حال سے آگاہ ہے
سامنے آئے کوئی ناجنس اگر — بھاگ مثل باد اسکو چھوڑ کر

اس امر کا بیان کہ چار چیزوں سے چار چیزونکا کمال ہوتا ہے

چار شے کو چار شے سے ہو کمال — یاد رکھ تجھکو اگر ہووے خیال
ہو خرد سے تیری دانش کو کمال — دین کو حاصل عمل سے ہو کمال
دین ترا پرہیز سے کامل رہے — ہووے نعمت شکر سے حاصل تجھے
عقل سے دانش کا ہو کامل یقین — بے عمل دیندار ہو سکتا نہین
شکر سے نعمت کو ہوتا ہے کمال — غافلون کے واسطے ہے گوشمال
ناسپاسی مین ہو نعمت کا زوال — بہرۂ شاکر ہے نعمت کا کمال
علم سے بے عقل کو حاصل نہین — کر حذر اُس سے کہ جو عاقل نہین
بے خرد دانش ہے بیکار اے پسر — علم ہے مرغ اور خرد ہے بال و پر
جو کہ عالم ہوکے ہووے بے عمل — بے گمان ہے عقل مین اُسکی خلل

اُن امرونکا بیان جنکا پھرنا محال ہے

چار چیزین ہین کہ وہ جسد نہ پھرین — پھیر جو لائے کوئی ممکن نہین
اک سخن وہ جو زبان پر آگیا — اور ناوک جو کمان سے ہو جدا
بات جو کہدی نہین پھرتی کبھی — رد بھی کر سکتا قضا کو ہے کوئی
تیر جو پھینکا نہ آئے وہ کبھی — ویسے ہی ہے عمر جو ضائع ہوئی

جو تامل بات مین کرتا نہین ۔ پھر ندامت سے اُسے چارا نہین

قطعہ

جو سخن لب پر ترے آیا نہین ۔ اُسکو کہہ سکتا ہے تو پروا نہین
ایک منھ سے بات جو نکلی کہین ۔ غیر ممکن ہے وہ پھر سکتی نہین

عمر کو غنیمت جاننے کا بیان

عمر کو اپنی غنیمت جان تو ۔ جا کے پھر آتی نہین ہی مان تو
رد نہین کر سکتا ہے کوئی قضا ۔ راضی ہی ہونا قضا سے ہے بجا
عمر کو اپنی نگہ رکھ اے پسر ۔ جائیگی تو پھر نہ آئیگی نظر
ہووے دنیا مین جسے فکر امان ۔ بند رکھے وہ سدا اپنی زبان

بیان خموشی و سخاوت

چار چیزون سے ہو حاصل چار چیز ۔ یاد رکھ ان باتون کو تو اے عزیز
خامشی جس شخص کا یان پیشہ ہو ۔ ہو وہ ایمن کب اُسے اندیشہ ہو
خامشی سے ایمنی جسکو ملے ۔ جو کہ ہو خاموش وہ ایمن رہے
ہو سخی کو سروری اے نیکنام ۔ شکر نعمت کو بڑھاتا ہے مدام
جو کہ یان رکھتا ہے خاموشی کا پاس ۔ ایمنی کا پہن لیتا ہے لباس
مانگتا ہے گر امان اے نیکنام ۔ کر تو خلق اللہ سے نیکی مدام
جسکو ہووے عادت جود و کرم ۔ اُسکو خلق اللہ جانے محترم
نیک یا بد جو کوئی کرتا ہے کام ۔ واسطے اُسکے سمجھ اے نیکنام
اے برادر بندۂ معبود ہو ۔ صاحب لطف و سخا و جود ہو
کر سدا بخل بخیلان سے حذر ۔ تا جہنم مین نہ ہو تیرا گذر

جو چیزین خرابی کی باعث ہین انکا بیان

چار چیزون سے ہو حاصل چار چیز — سمجھے گا اس نکتہ کو اہل تمیز
چار باتین یہ ہون جسمین آشکار — اسکے لایق ہوتی ہین باتین یہ چار
خوار ہو جاتا ہے سائل جو کہ ہو — رہتا ہے تنہا وہ مستخف ہو جو
جو نہین رکھتا خبر انجام سے — ہو پشیمان آخر اپنے کام سے
احتیاط کار کا ہو جسکو دھیان — خوش رہے دنیا مین وہ اے مہربان
رکھتا ہے بد خوئی سی جو شخص کام — دوست کرتے ہین گریز اس سے تمام

چار چیزین جو آدمی کو توڑ ڈالتی ہین انکا بیان

چار شے سے آئے انسان پر شکست — اپنے گوش دل سے سن اے حق پرست
دشمن بسیار و قرض بیشمار — جرم بیحد اور اقارب کی قطار
ہووے گر مسکین کوئی غرق غم — غصہ اسکا خون پی جائے تمام
جسکے دشمن ہون بہت وہ ہو تباہ — دو تون چشم صاف ہون اسکی سیاہ
لڑکے بالے جسکے ہووین بیشمار — نالہ و زاری سے ہووے زیر بار

مذمت زنان وصبیان

چار چیزین ہین بری اے نیکخو — یاد رکھ انکو اگر عاقل ہے تو
عورتون سے رکھنا امید وفا — یاد رکھ اسکو کہ ہے از بس برا
اور طلب ابلہ سے کرنا ایمنی — صحبت طفلان ہے اس سے بھی بری
مکر دشمن سے ہے چوتھی ایمنی — کام کیا دشمن کو غیر از دشمنی

بیان عطاہاے حق

چار چیزین ہین عطاے ذوالمنن — گوش جان سے سن میری سخن
حق خالق کو بجا لا اے پسر — بعد ازان مان باپ کو راضی تو کر

اگر ہمیشہ ساتھ شیطان کے جہاد — اور کرتا ہے یہ خلقِ نامراد

بیان سبب زیادتی حیات

بڑھتی ہے ان چار چیزوں سے حیات — یہ نصیحت یاد رکھ اے نیک ذات
سُننا آواز خوش و مرغوب کا — اور جمالِ ماہرو کا دیکھنا
تیسرے ہے مال و جان کی ایمنی — جس سے ہوتی ہے ترقی عمر کی
جسکی حاصل ہو مرادِ دل تمام — عمر میں ہو اُسکی ہو افزونی مدام

حیات کے گھٹ جانے کا بیان

عمر کو کر دیتی ہے کم پانچ چیز — یاد رکھ یہ بات اے طفلِ عزیز
خواہشِ دنیا کا پیریں خیال — اور غریبی اور رنج اے خوشخصال
مُردے پر ڈالیگا جو اپنی نظر — عمر گھٹ جائیگی اُسکی بیشتر
پانچویں ہے خوف و ترسِ دشمنان — عمر کو ان باتوں سے پہونچے زیان
دشمنوں کا خوف ہو جسکو مدام — اک طرح رہتا نہیں ہے اُسکا کام
ڈر خدا سے اور نہ تو دشمن سے ڈر — تا رہے دشمن سے بے خوف و خطر

بیان باعث زوال سلطنت

بادشاہوں کو بُری ہے چار چیز — یاد رکھ اُسکو جو رکھتا ہے تمیز
مملکت میں ہو اگر جور امیر — کام سے اپنے جو غافل ہو وزیر
رنج ہو مُشت کو جو خائن ہو وزیر — ہے بُرا زور و ستم گر آئین اسیر
ملک پر گر ہو اسیروں کا ستم — بادشہ کو ہووے بیشک رنج و غم
جب کہ غافل ہو وزیر بے خبر — بادشہ کا ملک ہو زیر و زبر
کاتبِ دیوان اگر بدراہ ہو — کیا عجب ہو رنج قلبِ شاد کو

زور نہ حاصل ہو امیرون کو اگر ۔ ملک مین ہون فتنہ برپا سربسر
ہو صلاحیت جو حاصل شاہ کو ۔ ہاتھ امیرونکا نہین کوتاہ ہو
گر نہووے عاقل و دانا وزیر ۔ بادشہ کو اس سے ہو رنج کثیر
گر نہ رکھے شہ سیاست پر نظر ۔ ملک سارا ہووے ویران سربسر

آبرو نہ گھٹنے کا بیان

خصلتین ہین پانچ انسے کر حذر ۔ آبرو پر اپنی گر رکھے نظر
کہ نہ تو ہرگز سخنہاے دروغ ۔ جھوٹ سے حاصل نہوویگا فروغ
لے لیپر سردار سے تو کر نہ جنگ ۔ آبرو جائیگی اور ہوویگا تنگ
جو نہین کرتا ہے مردم سے ادب ۔ آبرو کھووے اگر وہ کیا عجب
ہو سبکسارونمین بھی داخل نہ تو ۔ کیونکہ گھٹ جاتی ہے انمین آبرو
تو کبھی سردار دشمن کا نہو ۔ آبرو اپنی حماقت سے نہ کھو
علم ہوا گر کچھ بھی خیال آبرو ۔ چاہیئے حاصل کرے خلق نکو
جو کہ آہنگ سبکساری کری ۔ خلق مین کیا آبرو انکی رہے
جھوٹی باتین خلق سے ہرگز نہ کر ۔ ہووے فکر آبرو تجکو اگر
پرہ خباثت سے ہمیشہ آپ دور ۔ تاکہ حاصل ہو تری چہری کو نور
تجکو گر ہو شوق نام نیک کا ۔ تو کسی کو تو نہ کہہ ہرگز برا
تا نہ ہووے دہر مین اندوہگین ۔ خلق سے تجکو حسد اچھا نہین

آبرو بڑھنے کا بیان

پانچ چیزون سے ہو زائد آبرو ۔ اپنے گوش دل سے سن کہ انکو تو
مال زر ہو کر سخاوت گر کیے ۔ آبرو تیری زمانے مین بڑھے
بردباری اور وفاداری تو کر ۔ آبرو بڑھتی ہے اس سے بیشتر
کام جو رکھے سخا و جود سے ۔ دن بہ دن بس آبرو انکی بڑھے
کام مین اپنے جو ہو مشغول تو ۔ کیا عجب بڑھ جاے تیری آبرو

آبرو تیری سخاوت سے بڑھے
بے خرد ملعون ہووے بخل سے

خلق دنیا پر جو کرتا ہے کرم
آبرو بڑھتی ہے اسکی دمبدم

ہو ہمیشہ بردبار و باوفا
تاکہ رخ کو تیرے حاصل ہو صفا

دشمنون سے راز تیرا ہو نہان
دوستون پر بھی نہووے گر عیان

شرمساری سے اگر ہو تجھکو ڈر
صرف تو مال امانت کو نہ کر

دوسرون کے عیب کو ظاہر نہ کر
تا نہان عیب تیرا سر بسر

رکھ ہوا سے دل کو تو ہرگز نہ کام
تا نہو تجھکو پشیمانی مدام

تاکہ تو عالم مین ہووے سرفراز
ہاتھ اپنے کر نہ ہر جانب دراز

قدر کر انسان کی ای حق شناس
تا ہو تیری قدر کا اونکو پاس

جو کہ ہے بیقدر و بےعزت یہان
اسکو تو مردہ سمجھ لے بیگمان

ہو قناعت کی نہ جسکے دل مین جا
کیا تونگر سیم و زر سے ہو بھلا

ہو جو حاصل تجکو دشمن پر ظفر
رحم کر اور جرم اسکے عفو کر

ڈر خدا سے تو سدا اے باوقار
اسکی رحمت سے تو رہ امیدوار

ہو جہان مین با تواضع باادب
صحبت پرہیزگاران کر طلب

خلق کے آزار سے تو دور رہو
تا ہنرمند و نکین تو مشہور رہو

زہر حرص و بغض و کینہ ہی مدام
صبر و علم و حلم کا تریاق نام

صورت تریاق ہے دانا ہی دہر
اور ہے نادان قاتل مثل زہر

زہر سے تریاق دینا ہی نجات
زہر سے حاصل نہین ہوتی حیات

ہر عمل سے نان کا دینا ہی خوب
دوستون پر کھولنا در کا ہی خوب

تو اگر دانا ہے اور اہل ہنر
جان نادان آپ تو تو ای پسر

بیان علامت نادان

مرد نادان مین ہون ظاہر دو نشان
صحبت طفلان اک اور میل زنان

بیان صفت زندگانی

زندگی مین ناخوشی ای دل جو ہو   خوے بدسے ہووی جاہل مرد کو
ای پسر بدکار جو ہو بالیقین   اسکو مردہ جان وہ زندہ نہین
مرتبہ تیرا جو کوئی تجسے کہے   وہ ضلالت سے تجھے باہر کری
جو کہ ہو دنیا مین تیرا رہنما   اُسکا احسانمند ہونا ہی بجا
ہین وہی اہلِ خرد ای حق شناس   ہوتا ہے خلق و حیا کا جنکو پاس
ہے یہ لازم رازِ دل ظاہر کرے   اک حکیم کامل اور اک یار سے
کام تیرا ہو درست اے نیکنام   رکھ نہ تو خود مطلبی سی اپنا کام
زنان سے تو صحبت نہ رکھا کر مدام   رازِ دل اُس سی چھپایا کر مدام
شرع مین جو بات ہووی ناپسند   اُس سی تو پرہیز کر ای ہوشمند
حکم حق سے ہے جو کچھ تجپر حرام   دور رہ اُس سی کہ ہووی نیکنام
جب کہ دے اللہ تجھ کو سیم و زر   کر سخاوت اور تخبیلی تو نہ کر
تازہ رو و خوش کلامی سی مدام   ہو سخی مشہور تو نزد عوام
موت کا تو غم نہ کر ای بوالہوس   وقت پر کیا کام آئے پیش و پس
غل و غش سے دل ہمیشہ پاک رکھ   کینہ سے ہر وقت سینہ پاک رکھ
کر نہ تکیہ اپنے تو کردار پر   رکھ نظر تو رحمت غفار پر
نیک خلقی ہے نہایت خوب چیز   خُلق خُلق نیک کو رکھی عزیز
اپنے کو کم جان سب سی ای خلف   تھی یہی آرایش اہل سلف
قید شہوت مین جو کوئی شاد ہی   بندہ جان اُسکو اگر آزاد ہے
گرچہ حاصل ہو کسی ناکس کو مال   یاد رکھ اُس سے نہ کر ہرگز سوال
در پہ ناکس کے نجا تو اے پسر   دیکھکر بھی تو نہ پوچھ اُس سی خبر
کارسازی ابلہون کی تو نہ کر   کام لے اُنسے ولیکن اُنسے ڈر

دشمنون سے احتراز کرنے کا بیان

اے پسر دو شخصوں سے پرہیز کر | تا نہ پہونچے تجھکو دنیا مین ضرر
جنگجو دشمن سے کر پہلے حذر | یار ناداں سے بھی تو پرہیز کر
اپنے دشمن سے ہمیشہ دور رہ | یار ناداں سے سدا مہجور رہ
بات انسان کو نہ کہہ سخت اے پسر | تا نہ پھر جائین وہ تجھسے سر بسر
ہین وہی خوشخو وہی ہین اہل داد | جو کرین انصاف اور مانگین نہ داد
بات اچھی ہو تو بہتر بے نوا | اس سے بہتر ہے کہ پہنائین قبا
غصہ کا کھانا ہے سردارونکا کام | تلخ ہے لیکن ہے شیرین تر مدام
ہو نہ مردم سے موافق جو یہان | تلخ انکی زندگی ہے بیگمان
بے حیا اور شوخ جو ہووے پسر | کیا تعجب ہے کہ وہ ہو بدگہر
انگتا ہے گر ملامت سے ان | تو ہو ہر دم ہمنشین زیرکان

جن چیزون سے خرابی آئے اُنکا بیان

خصلتین ہین آٹھ خواری کی سبب | یادرکھ اُنکو بیان کرتا ہون اب
ایک تو مثل مگس اے مہربان | بے سبب ہونا کسیکا میہمان
بے طلب دعوت مین گر جائی کوئی | تو نہ اُسکو دھیان مین لائی کوئی
اور وہ جو جاکے گھر مین غیر کے | بے سبب ہو جہ سرداری کسی
کام کرنا قول پر دو شخص کے | جو ہمیشہ جنگ مین ہون جھکے
جو کہ بالادست بیٹھے صدر کے | کیا عجب ذلت اگر ہووے اُسے
جو نہین سنتا ہو تیری بات کو | سو زبانین بھی ہون تو خاموش رہ
اپنی حاجت کہہ نہ دشمن سے کبھی | اس سی خواری بھی ہے دنیا مین کوئی
کر تمنیون سے نہ تو ہرگز سوال | تاکہ خواری سے نہو تجھکو ملال
کودک و زن سے نہ کھیلا کر سدا | تا نہووے خوار و زار و مبتلا

بیان باعث زندگانی خوش

چیز وہ جو دہر مین مرغوب ہی ایک تو یار اور طعام خوب ہی
خوب ہے یارِ موافق ای جوان اور وہ مخدوم جو ہے مہربان
بات جو تو راست کہتا ہے تجھین خوب تر عالم سے ہی کچھ شک نہین
جسکی قیمت ہووے عالم سے سوا عقل کامل نام ہے اس چیز کا
دشمن حق کو تو دو جان از غلط کیونکہ ہے سب کی رجوع اسکی طرف
جسنے پیسے کو انہین کیا تجھکو سود کب نظر آیا ہے بحر بے غدود
ناکسے مطلب اپنا حق سے لے پسر ہاتھ مین کب غیر کے ہے خیر و شر
کس لئے بندے کی ہو در ہو غیر رب غیر حق سے تو نہ کر یاری طلب
خوف خالق جسکے دل مین گھر کرے بیگان خلق جہان اُس سے ڈرے
کر بری باتو سے بند اپنی زبان تاکہ تو ابلیس سے پائے امان

جن چیزون پر اعتماد نہین انکا بیان

پانچ شخصون مین نہین ہین پانچ چیز یاد رکھ اسکو جو رکھتا ہے تمیز
معتمد ہوتا نہین ہے جب ملوک سمجھین گے اس بات کو اہل سلوک
بامروت سفلہ کب ہووے کوئی ہووے بدخو کو نہ ہرگز سروری
جسکے سینہ مین حسد ہووے پسر رحمت حق کب ہو اُسکی جان پر
جو کہ ہو کذاب اور بولے دروغ کب وفادار نہین ہو اسکو فروغ

بیان نصیحت و خیر اندیشی

عادت ان باتونسے جو رکھے کوئی صاحب بخت و سعادت ہو وہی
عیب انسان کا اگر ہووے عیان بند کر لیوے ملامت سے زبان
زیر پا جسکے ہو راہ ناصواب راہ پر لا اسکو تا پاے ثواب
دور رکھ رحمت کو اپنی خلق سے بوجھ اپنا رکھ نہ سر پر غیر کے

بیان تسلیم

رستگاری کا جو تجھکو شوق ہو — منہ نہ ان باتوں سے پھیرای نیکخو
دیکھنا حکم قضا کو چاہیے — ڈھونڈھنا دلسے رضا کو چاہیئے
اور نہ کرنا غیر پر جور و جفا — ہین یہ باتین جسمین ہو اہل صفا
جسکو ہووے دانش و عقل و تمیز — غیر راہِ حق پہ کب دی کوئی چیز
ایسا صدقہ ساتھ ہو جسکے ریا — ہو نہین سکتا ہے مقبول خدا
گر عمل خالص نہووے مثل زر — کھوٹے پر صراف کی کیا ہو نظر
تاکہ تو دنیا مین دولتمند ہو — دور رکھ حرص و ہوا سے نفس کو

بیان کرامت حق

ہے کرامتہائے حق یہ چار چیز — یاد رکھ یہ بات اے اہل تمیز
ایک تو صدقِ زبان وقت کلام — دوسرے حفظِ امانت ہی مدام
پھر سخاوت کو سمجھہ فضل آلہ — غور کر اسمین جو رکھتا ہے نگاہ
تو نہو ہرگز محب سود خوار — کیونکہ ہے وہ دشمنِ پروردگار
جسکو دین اللہ نے چیزین یہ چار — ہے وہ بے شک مومنِ پرہیزگار
جسنے ظاہر راز کو تیرے کیا — پر حذر رہنا ہی بس اُس سے بجا
جو کہ ہووے مانع عشر و زکات — یا ادا غفلت سے کرتا ہو صلوات
ایسے شخصوں سے مناسب ہے حذر — تا نہ پہونچے نار دوزخ سے ضرر

غصہ کہانیکا بیان

عمر کی لذت کی گر خواہش رہے — کر حذر ہر وقت خشم و قہر سے
خلق کی خو ناموافق ہو اگر — اپنی خو کو تو موافق اسکے کر
تکیہ دولت پر نکر ای نیکذات — یاد رکھ یہ ناصح مشفق کی بات
جب نہین ممکن قضا سے بھاگنا — راضی ہی ہونا قضا سے ہی بجا
گر ہوئی حاصل نہ تجکو کوئی چیز — اسمین بھی خرسند ہو تو ای عزیز

ہو موافق دوستو نسے تو مدام ۔ تاکہ حاصل ہون تری مطلب تمام

بیان جہان فانی

دیر فانی مین وہی ہے معتبر ۔ ہو نہ جسکے دل کو کچھ خوف و خطر

ہو فنا ہے یہ جہان اے نیکنام ۔ جو رہے ہے مہر سے کیا اسکو کام

جسنے غم مین کی ہے غمخواری تری ۔ کر شریک اپنا اسی شادی مین بھی

روز محنت مین ہو تو جسکا شریک ۔ روز محنت مین ہو وہ تیرا شریک

جب عطا دولت کرے تجکو خدا ۔ دوستو نسے بھی مدارا ہو بجا

جو کہ غم مین تیرے یار غمخوار ہا ۔ ہووی شادی مین بھی وہ ہمدم ترا

بیان معرفت اللہ

گر تو حاصل معرفت کو اے پسر ۔ تاکہ پاوے اپنے خالق کی خبر

جو کہ خالق کا ہو عارف باصفا ۔ وہ فنا مین دیکھ لے اپنی بقا

جو نہین عارف نہین زندہ کبھی ۔ قربتِ حق اسکو حاصل کب ہوئی

معرفت جس شخص کو حاصل نہو ۔ کسطرح حاصل کرے مقصود کو

نفس کو اپنے جو پہچانے والا ۔ حق تعالے کو تو جانے باعطا

ہے وہی عارف جو ہووی حق شناس ۔ جو نہو عارف وہ ہووی ناسپاس

سنئیے ہین عارف کے مہر و وفا ۔ کام عارف کے ہون ساری باصفا

معرفت جس شخص کو بخشے خدا ۔ غیر حق کے ہو نہ اسکے دلمین جا

ہووے کیا عارف کو دنیا کا خیال ۔ اسکو اپنا بھی نہین ہوتا خیال

ذات حق مین ہوتا ہی عارف فنا ۔ گر ہو فانی تو عارف کب ہوا

رکھتا ہے عارف سدا مولی سی کام ۔ اسکو کیا دنیا سے کیا عقبی سی کام

ہمتِ عارف بقا باللہ ہے ۔ کیونکہ عارف خود فنا فی اللہ ہی

بیان مذمت دنیا

دیجیے دنیا کی اب کس شے مثال ۔ ہے یہ دنیا صورتِ خوابِ خیال

جس گھڑی بیدار ہو تو خواب سے — چیز کوئی بھی نہ حاصل ہو تجھے
ویسے ہی وہ شخص جو ناگہ موا — کچھ نہ ساتھ اپنے جہان سے لیگیا
خوبرو زن ہے جہانِ بے وفا — اپنے شوہر کو لبھاتی ہے سدا
مرد کو آغوش مین دیتی ہی جا — مکر سے لیکن ہی دل اُسکا بھرا
خواب مین شوہر کو وہ پاتی ہی جب — کام کرتی ہی تمام اسکا وہ تب
چاہیے تجکو عزیز پُر ہنر — ایسی مکارہ سے رہنا پُر حذر

بیان ورع

عمر کر پرہیزگاری مین بسر — چاہتا ہے گر کہ ہووے معتبر
شہر دین آباد کرتا ہے ورع — لیک کرتی ہے اُسے ویران طمع
جسکو ہو پرہیزگاری کا خیال — اسکو ہو غیر خدا کا کیا خیال
ہو ورع سے اہل عالم رستگار — ہووے رسوا گر نہین پرہیزگار
ہو ورع سے گر کوئی آراستا — کرتا ہے ہر کام وہ بہرِ خدا
جسکو حق کی دوستی کی ہو طمع — شبہ کیا کاذب ہی گر ہو بے ورع

بیان تقوی

جانتا ہے دہر مین تقوی ہی کیا — ترک شبہات و حرام ای خوش لقا
جوکہ زائد ہو اگر ہووے حلال — جانتے ہین اہل ورع اسکو وبال
جب ورع ہو اور ہو علم و عمل — کب ترے اخلاص کو پہونچے خلل
ناگہان سرزد جو ہو تجھسے گناہ — توبہ کر اور مانگ خالق سے پناہ
جب گناہِ نقد سرزد ہو گیا — توبۂ نسیہ سے ہے عذر و نقص کیا
کاہلی بھی ہے انابت مین خطا — اور امید زندگی ہے بے وفا

بیان فوائد خدمت

گر سدا خدمت تو اے عالی نژاد — تا ہو تیرے زیر ران اسپ مراد

جو کوئی یان خدمت مردان کری	اسکی خدمت گنبد گردان کری
جو کہ خدمت کے لیئے باندہے کمر	ہو وی آفات جہان سے بے خطر
صالحون کی جو کوئی خدمت کری	حق اُسے دولت دی اور حرمت کری
ہونگے واخدام پر جنت کے باب	حشر کے دن نے عذاب و بحساب
حشر مین خادم ہون اخوانکے شفیع	ہو وی جنت مین مقام انکا رفیع
ہو وے کہ خادم عاصی و مفلس اگر	عابد ممسک سے ہی وہ خوب تر
دیتا ہے خادم کو حق ستعان	اجر روزہ دار صائمان و قائمان
بہر خدمت جو کوئی باندھے کمر	پائے نخل معرفت سے وہ ثمر
جو کہ خادم ہے وہ پاتا ہی جنان	اسکو حاصل ہو ثواب غازیان

بیان صدقہ

تا امان دے تجکو قہر کردگار	صدقہ دے ہر دم نہان و آشکار
صدقہ دے ہر بامداد و ہر پگاہ	تاکہ خالق دے بلاؤن سی پناہ
خیر کی جس شخص کو عادت رہے	بلشبہ دے شبہ عمر اسکی بڑھے
خلق پر نیکی کرے جو بیگمان	خلق مین ہے بہترین مردمان
خلق کو جس سے ضرر پہونچا ذرا	خلق مین اُس سی نہین انسان برا
جو نہین دیندار کب ہی رستگار	عقل اُسکو کب ہی جو ہے نابکار
گر ہے مومن فکر تو کر ورع کی	کفر ہے قہر خدا سے ایمنی
بے ورع کب صاحب ایمان ہوا	بحیا کب صاحب احسان ہوا
جو ہے بے توفیق کیا توبہ کرے	گر نہین تحقیق کیونکر حق ملے

بیان تعظیم مہمان

خاطر مہمان کو کر تو اختیار	میہمانی ہے عطائے کردگار
اپنی روزی آپ لائے میہمان	اور لے جائے گناہ میزبان

جو کوئی رزاق کے دشمن سی ہو
ای برادر رکھ تو مہمان کو عزیز
جو کوئی مہمان کی خاطر کرے
امدِ مہمان سے جو ہووی ملول
جو کوئی یان خدمتِ مہمان کری
دیکھے جو مہمان کو چشمِ مہر سے
تو تکلف دور کر اے مہربان
اے پسر مہمان کی اعزاز کر
میہمانی ہے عطا اے کریم
تو گرہ مین زر نہ رکھ عارف جو ہو
دوسرے کا تو نہ مہمان ہو کبھی
لطف مہمان پر کرے جو صبح شام
جو کوئی مہمان تیرے گھر مین ہو
اے پسر زائد ہو یا کہ ہووی کم
گرسنون کو نان دے بہرِ خدا
برہنہ کو کپڑے تو دیوے اگر
کپڑے پہنائے اگر تو عور کو
کام تجھسے نکلے گر محتاج کا
بخت و دولت جسکے ہو جاتی ہین پامال
کھانا ہرگز اے پسر نان بخیل
نان ممسک ہووی باعث رنج کی
کب ہوئی نیکی خسیسو نسے بھلا
خیر کو اپنی طرف نسبت نہ کر

دور اُسکے میہمان مسکن سے ہو
چشمِ حق مین تا کہ تو بھی ہو عزیز
واسطے اسکے درِ جنت کھلے
اُس سے آزردہ ہو اللہ و رسول
آپ کو شائستۂ یزدان کری
بہرہ پائے لطف سے اللہ کے
تا کہ مہمانی نہ ہو سب کو گران
در کو تو کفتار پر بھی باز کر
جو پھرے اُس سے وہ ہو جاوی لئیم
بند مہمان پر نہ کر دروازے کو
میہمان سے تو نہو پنہان کبھی
دہر مین بیشک وہ ہووی نیکنام
تجکو لازم ہے کہ تو وہی کھا و تو
چاہیے درویش پر کرنا کرم
تا بہشتِ عدن مین ہو تیری جا
رحمتِ حق ہووی تیری جان پر
رخ ترا کونین مین پر نور ہو
سر ترا شائستہ ہووی تاج کا
کرتا ہے نیکی نہان وہ ہشیار
ہے بڑی مہمانی خوانِ بخیل
ہوتی ہے وجہ عنا نان سخی
سقفِ ویران کو ستون سے کام کیا
نیک گر تو دیکھ کر بد سے حذر

بیان علامت احمق

تین احمق کے نشان ہین لاکلام / یاد خالق سے رہے غافل مدام
ہووے زائد کوئی عادت مین سدا / کاہلی ہووی عبادت مین سدا
اے پسر تو احمق و جاہل نہو / یاد خالق سے کبھی غافل نہو
یادِ حق مین جو کوئی غفلت کرے / احمقی سے راہ باطل مین رہے
گر نہ نافرمانی حکم خدا / تا عذاب سے ہو محشر مین رہا
تابع شیطان نہو تو اے پسر / اور احمق کو نصیحت تو نہ کر
حکمِ یزدان مین نہ ہرگز مار دم / آپ کو ہر ایک سے تو جان کم
اے پسر نامحرمون سے کر حذر / گر نہ تو پال یتیمان پر نظر
راز کو کہنا نہ ہمدم سے کبھی / کیسا ہمدم کہہ نہ اپنے دلسے بھی
تا کہ ہو آزاد و مقبول اے عزیز / بے طمع ہو دہر مین گر ہے تمیز

بیان علامت فاسق

خصلتین ہین تین فاسق مین عیاں / دیکھین اُسکے شر سے ہو بیجان
خلق کے آزار پر رکھے نظر / اور قدم رکھے نہ راہ راست پر

بیان علامت شقی

تین باتین ہون شقی مین لاکلام / احمقی سے وہ سدا کھائے حرام
بے طہارت ہو نہووے صبح خیز / ہووے اہل علم سے اسکو گریز
گر نہ ہرگز دوری اہل علوم / دور تجھسے نار ہے نار سموم
اہل عالم کی نہ کر ہرگز بدی / عیب ظاہر کر نہ انسان کا کبھی
پاک رہ تو اور پاکی پیشہ کر / اور عذاب گور سے اندیشہ کر

بیان علامت بخیل

تین ہین ظاہر بخیلونکے نشان
یاد رکھنا تجھسے کرتا ہون بیان

سائلون سے وہ سدا ترسان رہی
بھوک کی شدت سی بھی لرزان رہی

گروہ مین ملجائین جو خویش و آشنا
جلد گذرے اُنسے کھاکر جب

کسکو اُسکے مال سے ہو فائدہ
اُس سے حاصل ہووی کسکو فائدہ

بیان قساوت قلب

تین ہین پیدا نشان سخت دل
جس کی ہووی سنگ و آہن بھی خجل

ایک کو کرنا ضعیفون پر جفا
اور قناعت کا نہ کرنا دوسرا

پند و وعظ اسپر نہین کرتی اثر
اُسکے دلپر کچھ نہووے کارگر

جان لے مردی ہین یہ اہل حیا
کب ہو کوئی ہمنشین مردگان

حاجت مانگنے کا بیان

مانگ حاجت اُس سی جو ہو خوبرو
زشت رو لوگونسے نہ ہرگز مانگ تو

کام مومن کو اگر تجھسے پڑے
سعی کر اسمین جو تجھسے ہوسکے

حاجت اپنی مانگ تو سلطان سے
تجکو کچھ حاصل نہو دربان سے

تو وفات دشمنان سے خوش نہو
کان سے بھی سُن نہ لیسے ذکر کو

بیان کارہای نیک

کر قناعت اپنا پیشہ اسے عزیز
فقر سے کوئی نہین گر تلخ چیز

صبح کو اٹھکر تو استغفار کر
اپنی فرصت پر ہمیشہ رکھ نظر

ہمدمونکی اپنے تو غیبت نہ کر
غیر شیطان پر کبھی لعنت نہ کر

روز جب پیدا ہو آثار سحر
توبہ کر اپنے گنہ سے اے پسر

تجکے دلمین ہو نہ خوف حق ذرا
اُسکو ہر شے سے ڈراتا ہے خدا

رو رو کر ہرگز عنبر یونکا سوال — تاکہ سن لیوے خدا تیرا سوال
عاریت کا ہی جو تیری پاس مال — پھوٹ جاؤ گر تو ہو رنج و ملال
عاریت کی چیز دیدے ای پسر — ساتھ اپنے کون لے جاتا ہی زر
دہر سے اسکے سوا حاصل نہین — کپڑا دس گز اور اک دو گز زمین
راہ حق مین جو دیا وہ ہے ترا — ہے بلاے جان جو تجسے رہگیا
تیرے مین راضی جو خالق سے ہوا — اسکی حاجت کو خدا بر لائیگا
پل کی صورت ہے جہان بیوفا — جلد ہی اس سی گذرنا ہے بھلا
جو کہ کرتا ہے سر پل پر مقام — ہے وہ دیوانہ نہین اسمین کلام
مانگتا ہے کیا خدا سے تو غنا — مال و زر مومن کو ہے رنج و عنا
فقر و درویشی ہو مومن کو شفا — اسمین حاصل ہووے مومن کو صفا
فی الحقیقت ہین عدو اولاد و زر — ظاہرا ہین نور آنکھون کے اگر
انما اولادکم کو یاد کر — تجسے چھٹ جائینگے یہ سب مال و زر
بود دنیا سے نہین مردونکو سود — انکو کیا اندیشۂ نابود و بود
صدق سے جو دلکو صاف اپنے رکھی — کافی ہے اک خرقہ اک لقمہ اُسے
جو کہ ہین بند زیادت مین مدام — وہ نہین اہل سعادت لا کلام
جان دیدیتے ہین جو مرد خدا — آسمان پر مارتے ہین پشت پا
رکھتا ہے جو کچھ رہ حق مین وہ دی — تاکہ جو کچھ چاہیے تجکو ملے

بیان نتیجہ سخاوت

تو سخاوت مین اگر کوشش کرے — بعد شدت تجکو آسایش ملے
تو ہو مشغول سخاوت ہر گھڑی — دوزخی ہوتا نہین مرد سخی
ہو سخی کے چہرہ مین نور و صفا — ہو وہ جنت مین قرین مصطفےٰ
حق نے لکھا ہے در فردوس پر — اسخیا کی یہ جگہ ہے سر بسر
ہو جہنم سے سخی کو کام کیا — قعر دوزخ مین بخیلونکی ہے جا

کار اہلِ کُن سب تلبیس ہین
وہ سفر مین ہمدمِ ابلیس ہین

ہو نہ ممسک کا گذر سوے بہشت
بلکہ اسکو پہونچے کب بوے بہشت

گوشِ دل سے سُن سقر جسکا ہی نام
اہلِ کبر و بخل کا ہووے مقام

تو سخاوت مین سدا مشہور رہو
بخل سے اور کبر سے تو دور ہو

ہو سخی اور تو تواضع پیشہ کر
تاکہ ہووے دل ترا تابندہ تر

بیان کارہای شیطانی

خصلتین ہین چار شیطانی یہان
جو کہ رحمانی ہو اُسپر ہو عیان

ایک سے آجای زاید چھینک اگر
فعل شیطانی ہے بیشک اے پسر

خون جنی عشوہ شیطان سے ہے
کیونکہ شیطان دشمنِ انسان سی ہی

قے ہو اور انگڑائی ہے شیطان کا کام
بے خطر اُس سے نہ رہنا تو مدام

بیان علامات منافق

جو منافق ہین تو اُنسے دور رہ
کیونکہ اُنکی ہے جہنم مین جگہ

تین ہوتے ہین منافق کے نشان
جو کہ مشہوری کہ باعث ہین یہان

جو کہ ہو پیمان شکن وعدہ خلاف
ہووے جسکے قول مین لاف و گزاف

مومنون کی وہ اطاعت کم کرے
در امانت مین خیانت وہ کرے

کب منافق سے ہوا وعدہ وفا
کب ہی اُسکے چہرے مین نور و صفا

جو منافق ہو نہووے وہ امین
یارب اس سے پاک ہو روے زمین

تو منافق سے سدا پرہیز کر
تیغ اسکے قتل پر تو تیز کر

گر منافق کے کوئی ہمراہ ہو
کیا عجب جا اُسکی قعرِ چاہ ہو

بیان علامت متقی

تین ظاہر ہین نشانِ متقی
کہ تقی سے اُسکو ہی نسبت کوئی

اے پسر تو یارِ بد نہ ہو
تاکہ تو مشغولِ کار بد نہ ہو

جھوٹی باتین متقی کرتا نہین
راہِ باطل مین قدم دھرتا نہین

وہ حلال و پاک سے رکھتا ہے کام
کہ وہ ہووے قیدی دامِ حرام

بیان علامت اہل جنت

خصلتین یہ تین ہون جنمین عیان
اسکو حاصل ہووے جنت بیگمان

شکر نعمت کر بلا مین صبر کر
تاکہ روشن ہو ترا دل ای پسر

جو کہ استغفار پر رکھے نگاہ
نارِ دوزخ سے اسے حق دے پناہ

جو کوئی اللہ سے اپنے ڈرے
اور گناہونسے سدا توبہ کرے

دمبدم جو کوئی کرتا ہو گناہ
نارِ دوزخ سے نپائیگا پناہ

ہر گھڑی ہر لحظہ استغفار کر
مفسدونسے اور بدونسے کر حذر

خیر اپنے ہاتھ سے کر اے پسر
خیر کو تو وقف کر درویش پر

جو خود دے اک درم ہے فائدہ
بعد تیرے سو بھی دین تو نفع کیا

دیدیا ہو تو نے جو کچھ پھر نہ لے
گو کہ تو ہو جاے عاجز بھوک سے

یہ وہ صورت ہے کہ کوئی قی کرے
پھر کرے قصد اسکے کھانیکے لیے

چیز کوئی گر پسر کو دے پدر
بیگمان نازان و خندان ہو پسر

مال و زر سے خوش نہو تو اک ذرا
پھیر کر تو پھر نہ لے جو دیدیا

اُن چیزون کا بیان جنسے دنیا مین خوش ہونا نہین چاہئے

شادیِ دنیا نہین ہے غم سے کم
فائدہ اسکا نہین ماتم سے کم

ہی لا تفرح مین کچھ تو غور کر
کیا ہے شادی کہ ہے دنیا ای پسر

دوست کب حق شادمانی کو رکھے
بات یہ مینے سُنی اُستاد سے

محنت و غم کا تو خوگر ہو مدام
سود تجھکو پھر دل اے نیکنام

گر خوشی ہو فضل حق سے ہی بجا
ورنہ دنیا کی خوشی کی اصل کیا

ہی خوشی بندون کی یہ رنج والم
جو فرح ڈھونڈھی ہی اُسکا یار غم

فکر اپنی سب کو ہووی ای پسر
کس لئے پیدا ہوا ہے فکر کر

نیست سے تجکو کیا خالق نے ہست
تاکہ تو عالم مین ہووی حق پرست

عمر بھر تو بندۂ معبود رہ
با سخا و با حیا و جود رہ

نصیحت و نتیجۂ دین و دنیویکا بیان

صبح کو ہرگز نہ سو تو اے پسر
نفس کو تو کر نہ بد خواہ ای پسر

سو نہ ہرگز اے پسر تو وقت شام
کیونکہ ہے اسوقت کا سونا حرام

دھیان کر قول حکیمان پر ذرا
دھوپ اور سایہ مین سونا ہی برا

ای پسر تنہا نہ ہرگز کر سفر
کیونکہ اسمین تجکو ہو خوف و خطر

ہاتھ کو ہرگز نہ اپنے منہ پہ مار
عالمون سے بات یہ ہے یادگار

و بجھا تو ہرگز نہ شب کو آشنا
دن کو گر دیکھے نہین اسمین خطا

گھر اکیلا جو ہوا اور تاریک ہو
چاہیے ہمدم کوئی نزدیک ہو

ہاتھ گھنڈی پر نہ مارا کر سدا
صاحب علم اسکو کہتے ہین برا

چار پایون کی اگر دیکھے قطار
درمیان اُسکے نہ جا تو زینہار

کر سدا درگاہ خالق مین دعا
تا بڑھائے آبرو تیری خدا

تاکہ پائے عمر عالم مین سوا
بے ریائی سے تو نیکی کر سدا

تا نہ روزی تیری کم ہو ای پسر
کر ہمیشہ تو گناہون سے حذر

جو کہ باندھے فسق و عصیان پر کمر
رزق مین ہو اُسکے نقصان و ضرر

رزق کم کر دیوے گفتار دروغ
بات مین کذاب کو کب ہو فروغ

خواب زائد ہووی فاقہ کا سبب
نیند کم کر کر تو بیداری طلب

آپ کو جو خواب مین عریان کری
وہ خود اپنے رزق کا نقصان کری

بول جو عریان کرے ہووے فقیر — اور ہووے ناتوان و زار و پیر
ہے جنابت مین ترا کھانا طعام — کام یہ کب ہے پسند خاص و عام
نان پارے پاؤن نیچے نہ ڈال — رزق ہے نعمت اگر جو کرتا ہے سوال
گھر کو جھاڑو دے نہ شب کو اے پسر — خاک اوپر بھی نہ رکھ تو زیر سر
باپ مان کو گر پکارے لیکے نام — نعمت حق تجھپر ہو جاوے حرام
کر نہ تو ہر چوب سے ہرگز خلال — تا نہ پڑ جائے کہین تجھپر وبال
پاک ہاتھون کو نہ کر تو خاک سے — ڈھونڈھ پانی ہاتھ دھونے کیلیے
بیٹھ چوکھٹ پر نہ ہرگز دھیان کر — رزق گھٹ جاتا ہے اسمین سربسر
پہلو سے دیر پر کبھی تکیہ نہ کر — اے پسر کر ایسی خصلت سے حذر
جسم پر اپنے کبھی کپڑا نہ سی — سیکھ ادب تو تا کہ ہووے آدمی
پونچھ دامن سے نہ اپنا منھ کبھی — رزق گھٹ جائیگا تیرا اس سے بھی
سیر کو بازار کی جایا نہ کر — جب نہ آئے فائدہ اسمین منظر
منھ سے اپنے گل نکر ہرگز چراغ — تا دھوان سے پر ہو تیرا دماغ
اپنی داڑھی کو کسی دن اے پسر — غیر کے شانہ سے تو کنگھی نہ کر
نان پارے نے فقیرونسے نہ مول — قھر پارے سے فقیرونسے نہ مول
دور کر مسکن سے تار عنکبوت — کیونکہ وہ ہے باعث نقصان قوت
خرچ کر اندازے سے اے بیخبر — اپنے زخم خشک کو تازہ نہ کر
دست رس گر ہو تو پھر تنگی نکر — تا نہ قہر حق ہو تیری جان پر

بیان فائدہ صبر

صابرون مین تا کہ ہو تیرا شمار — سختیون مین غم نکر گر ہون ہزار
تو اگر ہو آفتون مین ترشرو — آپ کو پھر صابرونمین گن نہ تو
تو بلاؤن پر اگر صابر نہین — پیش اہل صدق تو شاکر نہین
صبر کر ہرگز شکایت تو نہ کر — تو نہو ناشاکی خدا کا اے پسر

تجھ درویشی نہیں ہے گر ترا — تجھکو اہل فقر سے ہو ربط گیا
گر کرے تو کام حسب حکم رب — ہو وے حرمت بیری خدمت کی سبب
بندہ خدمت سے اگر عقبیٰ کو پائی — لیک حرمت کی سبب مولا کو پای
خدمتی حرمت تو ہے آرام دل — ہو وے مقبل خدمتو نسے آب و گل
گر نہون افعال تیرے بر خلاف — صبر پر اپنے تجھے زیبا ہے لاف
تجھکو گر ہو وے خوشی کا انتظار — فتون مین صبر کو کر اختیار

بیان تجرید و تفرید

جسکو حاصل ہو صفا تجرید سے — ہوتا ہے شامل وہ اہل دید سے
ترک دعوا کا ہے تجرید اے پسر — ہے یہی معنی تفرید اے پسر
ترک شہوت اصل ہے تجرید کی — قطع شہوت بلکہ ہے یکبارگی
ایکباری دی جو شہوت کو طلاق — کیا عجب تفرید مین ہو جای طاق
یاد کر ہرگز نہ غیر اللہ کو — تجھکو تا تجرید کی امید ہو
اعتماد اللہ پہ جب ہو بیگمان — ہو وے مطلق اسگھڑی تفرید جان
پھر عقبے پشت پا دنیا پہ مار — اور لباس فاخرہ تن سے اتار
ہو سعادت سے جو حاصل یہ مقام — صاحب تجرید ہو وے لا کلام
ہاتھ جب دنیا سے دھوئے پھر حق — تب ملے تفرید سے تجکو سبق
ہو مجرد تو اگر تو مرد ہو — تا ملے ہر سر پہ جا تو گرد ہو
محو کبر و عجب و خود رائی نہو — قدر اپنی جان ہرجائی نہو
گور ہ انگشت سے رکھے جو کام — وہ دھوان سے ہو سیہ ولا کلام
اور جو عطار کے بیٹھے قریب — تر دماغ اسکا ہو اڑ جائے نصیب
ہمدمی صالح کی کر منظور تو — رند اور قلاش سے رہ دور تو
گر نہ ہرگز اے پسر ظالم سے میل — یاد رکھ ورنہ بگڑ جائیگا کھیل
ہے یہ لازم ظالمون سے کر گریز — تا جلا دیوے نہ تجکو نار تیز

صحبتِ ظالم بزنگ نار ہے / کیونکہ سرکش تند خلق آزار ہے
صحبتِ صالح سے تو شیدا رہو / صحبتِ فاسق سے تو بدکار ہو
جو کوئی ہو صالح و عابد کا یار / وہ حریم خاص حق مین پائی بار
رہ نہ ہرگز دور راہِ شرع سے / اصل حاصل ہووی تجکو شرع سی
گر شریعت سے رکھے باہر قدم / تو ضلالت مین پہنسی بے کیف و کم
رہرو راہِ ضلالت جو ہوا / جہل سے محو بطالت جو ہوا
حق طلب کر کار بد سے دور ہو / اور سخاوت مین سدا مشہور ہو
جو نہین چلتا ہے راہِ راست پر / حشر مین اسکی جگہ ہووی سقر
راہِ شیطان مین نہ رکھ تو گام تو / تاکہ عالم مین نہ تو بدنام ہو
سالک راہِ حقیقت کو مدام / قہر سے مالک کے ڈر ہر صبح و شام
برخلاف نفس کر کام ای پسر / تا جہنم مین نہ ہو تیرا گذر

بیان بخشش الٰہی

چار چیزین ہین کرامتہای حق / جسمین ہووین مجمع وہ پاوے حق
ایک تو وہ ہی کہ ہووی راستگو / اور سخی ہو اسکا تازہ رو بھی ہو
اور وہ رکھے امانت کا خیال / اور نہو اسکو خیانت کا خیال
حق عطا جسکو کرے چیزین یہ چار / بس وہی ہے مومن و پرہیزگار

جو شخص دوستی کے قابل نہین اسکا بیان

یار جو ہووے زناکار ای پسر / دوستی کی تو طمع اُس سے نہ کر
جو کہ ظاہر کرتا ہے تیری بدی / یار تو اُسکو نہ جان اپنا کبھی
دوستی تو بادہ خوارون سے نہ کر / کر ہمیشہ ایسے شخصون سے حذر
اور جو منعم نہ دیوے جو زکات / اس سے کر پرہیز سُن لے میری بات

سود جو مانگے تو اس سی کر حذر　　پانون پر تیرے رکھے وہ فرق اگر
اے پسر کر سود خوار ونسے حذر　　انکا دشمن ہو خدا اے دادگر
جو کوئی انسان سے لیوے ربا　　شان مین اُسکی نہ کہہ تو مرحبا

بیان غمخواری مردم

گر تو غمخواری بیمار اے پسر　　کیونکہ یہ ہے سنت خیر البشر
ہو سکے تو پیاسے کو سیراب کر　　مجلسون مین خدمت اصحاب کر
کر یتیمون کی بھی غمخواری سدا　　تا تری عزت کرے تیرا خدا
جب کہ روتا ہے یتیم اے مہربان　　عرش کو ہوتا ہے لرزا ناگہان
جو یتیمون کو رُلاتا ہے یہان　　مالک اسکو بھونکیگا دوزخ مین وہان
جو ہنساتا ہے یتیم خستہ کو　　اسکا مسکن عدن مین پیوستہ ہو
راز تیرا جو کوئی ظاہر کرے　　تجکو لازم ہے کہ دور اُس سی رہے
رکھ جوانی مین تو پیرون کو عزیز　　تو بھی چشم خلق مین تا ہو عزیز
کر ضعیفون سے مدارا تو مدام　　اس جہان مین اولیا کا ہی یہ کام
تو اگر ہو سیر تو روٹی نہ کھا　　تا نہووے تن مین مردہ دل ترا
حاسد کم بخت کو راحت ہو گیا　　کاذب بدبخت مین ہو کب وفا
جان دشمن تو منافق کو سدا　　تو ہو دشمن اسکا اُسکے فعل کا
رہ ہمیشہ طالب قوتِ حلال　　صاف تیرا دین ہو تو مثل زلال
جو کہ ہووے طالب قوتِ حرام　　تن مین اسکے مردہ دل ہو لا کلام

بیان صلۂ رحم

لے خبر خویش و اقارب کی سدا　　عمر تیری اس سے ہو جاوی سدا
بہرہ مین تیرے استرا گر بیگمان　　چیز قطع رحم سے بدتر کہان
اپنے خویشون سے جو بیگانہ رہا　　ہو بدی مین نام افسانہ ترا

بیان فطرت

کیا ہے مردی کچھ بھی ہے تجکو خبر — خوف حق سے دل مین ڈرنا اے پسر
جو کرے قبل از ستم توبہ سدا — اسکی طاعت معصیت سے ہو جدا
بیکسون درون کا کرے جو کوئی کام — اور ضعیفون پر کرے احسان مدام
اور جو کوئی کہ ہو مرد خدا — وہ سخی ہو تنگدستی مین سدا
صحبت مردان مین رہ تو اے پسر — تا تجھے فضل خدا آوے نظر
جسمین مردان خدا کا ہو نشان — عیب دشمن کب کہے اسکی زبان
مرد کب چاہے کہ ہو دشمن ہلاک — ہو غم دشمن سے بھی اندوہناک
مرد کب انصاف کا طالب ہوا — گر ہوا وہ مورد ظلم و حیف
جو کہ رکھے راہ مردان مین قدم — ہو مراد نفس کا اسکو نہ غم
اے پسر پہلے تو کر ترک مراد — نیکی کی راہ لے پھر ہو کے شاد

بیان فقر

فقر کیا ہے گر نہین تجکو خبر — مین بیان کرتا ہون تجھسے اے پسر
بے نوا گر کوئی ہووے وقت مین — منعمی دکھلائے اپنی خلق مین
گرسنہ ہو اور بھرے سیری کا دم — اپنے دشمن پر کرے لطف و کرم
جو کہ ہو زار و نحیف و ناتوان — وقت پر طاعت مین ہو شیر زیان
خون سے دل پر رکھے اور دست تہی — لاغری مین بھی دکھائے فربہی
سایۂ درویش کو کر اختیار — تانگہ رکھے تجھے پروردگار
ہمنشینی کر فقیرون کی مدام — تاکہ حاصل ہووے جنت السلام

غفلت سے چوکنے کا بیان

الفتون مین یاد کر خالق کو بس — کون ہے غیر از خدا فریادرس
اپنے خالق سے کبھی غافل نہو — سالک راہ بد و باطل نہو
ہو نہ خندان ہے یہ رونے کی جگہ — چشم عبرت وا کر اور خاموش رہ

حرص سے تو مور کی صورت سدا
جب کہ تو لڑکا نہین بازی نہ کر
نفس کو طاقت نہ دے یاری سے تو
جای تہمت مین کبھی اصلا نہ جا
ہو نہ ایمن جو عدو رکھتا ہے تو
اے پسر کر ترک راہ فسق کو
ہے سفر در پیش کچھ زاد راہ
ہو نہ ہرگز طوق و غل سے بیخطر
آگ سے ڈر ساز گاری پیشہ کر
سب کا جب ہوگا سقر پر سے گذر
آگ ہے رکھی ہوئی آگے تری
راہ مین عقبے سر پہ ہے بار گران
ایک دن آئے گا روز رستخیز
اے پسر راہِ شریعت پر تو چل
تابع فرمان حق تو ہو سدا
کر نہ نافرمانی حکم خدا
یا بہشت عدن مین پائے تو جا
تا کہ ہو مسکن ترا دار السلام
شاد رکھے جو سدا دلخستہ کو
یہ نصیحت جو کوئی لائے بجا
یا خدا تو ہم سبھو پر رحم کر
ہم گنہگار اور ہین عاجز سدا
اور رکھ یا پاس تو اپنے بلا

یاد رکھ تو ہر طرف ہرگز نہ جا
ساتھ شیطان کے تو انبازی نہ کر
کر نہ ضائع عمر بدکاری سے تو
راہِ حق مین مثل نابینا نہ جا
زیر سقف بے ستون ساکن نہو
دہر مین تو مسخرۂ شیطان نہو
عمر کو تو جان برباد و تباہ
نفس بد کو پالون سے برباد کر
اور عذاب و قہر سے اندیشہ کر
جاے شادی کب ہے دنیا اے پسر
کچھ نہین ہے خوف تجکو آگ سے
بار تیرا غیر سے اُٹھے کہان
تجکو خالق سے نہین ممکن گریز
جلد زندان ہوا سے تو نکل
تا کہ پائے جنت رضوان مین جا
تا عذابون سے ہو محشر مین رہا
لطف خلق اللہ پر کر بے ریا
تو فقیرون کو کھلا یا کر طعام
عدن مین تیری جگہہ پیوستہ ہو
دے اُسے کونین مین رحمت خدا
بخشدے سب کے گنہ تو سربسر
رحم کر تو ہم سبھو پر یا خدا
ہم ہین راضی حکم سے تیری سدا

رحمتِ اللہ سے دل خوش رہے | جو کوئی ان پندون کو دلسی پڑھے

تاریخ ترجمہ من مترجم

پند نامہ حضرتِ عطار کا
دھیان آیا یک بیک تاریخ کا
ترجمہ نساخ جو مین نے کیا
خوب زیبا ترجمہ دل نے کہا

ولہ قطعۂ دیگر

چو پند نامۂ عطار ترجمہ کردم
سن از سروش چو تاریخ ترجمہ جستم
کہ شد ز دیدن آن صاحب نظر خرسند
جواب داد زہے بینظیر و زیبا پند

خاتمہ من مترجم

پس از حمد و ثنائے آفریدگار و نعمت سید مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و مناقب آل اطہار و اصحاب کبار مخفی و محتجب مباد کہ خوشہ چین خرمنِ اربابِ سخن و کاسہ لیس معنی آفرینان نادرہ فن عبد الغفور متخلص بہ نساخ از غایتِ بی بضاعت زانوی ادب بحضور صدر نشینان ادب آموز تہ کردہ در بدو مشق سخن پند نامۂ حضرت فرید الدین عطار قدس سرہ را بجو صلہ حصول شرف انتساب بحضرت مصنف و برای تعلیم و تربیت جگر گوشگان ابو الفضل محمد عبد الرحمن و ابو الخیر محمد عبد السبحان اعطاہما اللہ علما نافعا و عمرا دائما کہ خلف حضرت اخ الاعظم جناب مولوی عبد اللطیف خان بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹر ضلع ۲۴ پرگنہ و ممبر لجس لیٹو کونسل گورنمنٹ بنگالہ و ممبر بورڈ کمشنران انکم ٹکس شہر و حوالی شہر کلکتہ و ممبر سنٹ و ممبر بورڈ اگزامینر می باشند بہ اردو زبان منظوم ساختہ چشمۂ فیض نام نہادہ از انجا کہ ازین دو ہای طبع افسردہ و فرزندان ناز پروردہ باہمہ کج مج زبانی و بوالعجبی سعادت آبادی

نظارگیان نخبه استند بعد التجا به صحت آباد و چاپ ازان خراهش گرفتند ما سول
آنست که نظارگیان از سهو و نسیان درگذارند و منت بر جانم نهند

تمت

قطعه تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگواندیال صاحب عاقل ایجنٹ

بصد حسن صفا گردید شایع	بلا ریب است در جو چشمۂ فیض
بسال هجریش از کلک عاقل	منقش شد چه نیکو چشمۂ فیض

خاتمة الطبع

الحمد للہ کہ ترجمۂ پندنامہ عطار مسمی بہ چشمۂ فیض کہ اسم با مسمی ہے مطبع نامی منشی نولکشور صاحب سی آئی ای واقع کانپور مین بسرپرستی ذی المجد والمعالی سن معلی القاب عالیجناب لائے بہادر منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام منشی بھگواندیال صاحب عاقل ایجنٹ

بماہ جنوری سنہ ۱۹۱۴ پانچوین مرتبہ زیور

طبع سے آراستہ و پیراستہ

ہوا

۶

فتوح الغیب۔ سبحان اللہ کیا عمدہ کتاب ہے جسکا ہر ایک مضمون گوہر نایاب ہے تالیف حضرت قطب الاقطاب محبوب سبحانی غوث اعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ۔

حکایات دلپسند۔ یہ کتاب سراپا اندرز و نصایح سے بھری ہے مصنفہ مولوی محمد مہدی خان تخلص واصف۔

رسالہ حق نما۔ در مذاق تصوف مصنفہ محمد دارا شکوہ صاحب۔

مجموعہ نکات فقر۔ مصنفہ سید مظہر علی شامل چہار کتاب۔

(۱) مثنوی مولوی مظہری علی الہادی۔ (۲) ترجمہ بند (۳) مناظرہ خورشید شبنم (۴) قصیدہ در مدح علی مرتضی۔

گلستان محشی خورد۔ از حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ۔

ایضاً۔ متوسط قلم محشی۔

ایضاً۔ مع فرہنگ و ٹیٹل رنگین۔

ایضاً۔ چوب قلم جلی۔

ایضاً۔ مترجم۔ ترجمہ اردو لفظ بلفظ

شرح گلستان۔ نادر شرح از ملا محمد اکرم الملتانی

ایضاً جیسی بہ نہایان شارح حضرت میر نورالدین علیخان آرزو تخلص۔

مثنوی شیخ بہلول۔ حکایات اندرز آمیز تضمین گلستان سعدی۔ مصنفہ منشی ہرگوپال صاحب تفتہ۔

گلستان حکیم قاآنی بجواب گلستان سعدی اسی طرز و روش کی مصنفہ حکیم قاآنی المعروف بمیرزا حبیب شیرازی۔

خارستان محشی۔ کمیاب کتاب نظم و نثر مین ہم پہلوی گلستان ہے سو دہ باب مین ملا مجد الدین صاحب خوافی۔

اسرار الاولیا۔ اسمین بائیس فصلین ہین ہر فصل مین اتحاد اقسام رموزات اہل اللہ کا ذکر ہے از حضرت شیخ فرالدین صاحب شکر گنج۔

اخلاق محمدی۔ فضائل علوم وغیرہ کا ذکر ہے چالیس باب مین مصنفہ مولوی محمد علی یزدی

مصباح الہدایت ترجمہ عوارف مشتمل بر ذکر مبانی و اصول طریقت اہل تصوف مترجمہ حضرت محمود الکاشانی۔

مصباح التہذیب۔ باسم تاریخی حکایات و نصایح مصنفہ شیخ کمال الدین صاحب۔

رسالہ ہدایت المومنین الی سلسلہ الصالحین نادر کتاب مصنفہ ابو الخیر مولوی معین الدین مشہدی۔

صد پند سودمند لقمان حکیم مع چار رسائل

جلی قلم نہایت خوشخط۔

۱۔ رسالہ سعادت نامہ۔ ۲۔ رسالہ خواجہ عبید اللہ انصاری۔ ۳۔ رسالہ تحفۃ الملوک۔ ۴۔ رسالہ منہارج العارفین۔

مطالب رشیدی۔ رموزات فقر و تصوف از شاہ تراب علی کاکوروی۔

سرور العباد۔ شرح قصیدہ بانت سعاد مصنفہ مولوی عبد الحافظ محمد نذیر۔

پندنامہ عطار۔ فصایح رموزات تصوف مصنفہ حضرت شیخ فرالدین صاحب عطار۔

کیمیای سعادت۔ جو جامع شریعت و حقیقت ہے مصنفہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ۔

اخلاق جلالی۔ محشی مصنفہ ملا جلال الدین دوانی

اخلاق محسنی۔ درسی ہند اول از ملا حسین واعظ کاشفی۔

گلشن اسرار۔ رموز تصوف کا بیان مصنفہ مولوی انور علی۔

می باید شنید۔ لب لباب اندرز و نصایح حکیمانہ مصنفہ مولوی رفعت علی المتخلص بہ رفعت

گنجینہ عرفان۔ بعنوان مذاق اہل تصوف مصنفہ حضرت شیخ فرالدین عطار وغیرہ عرفا

رسالہ غوثیہ۔ مسمی بہ نشاۃ العشق از ارشادات حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ۔

بوستان محشی۔ جلی قلم مانند اوسط قلم قطعیہ کمال خوشخط مصنفہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ

ایضاً۔ دو مصرعہ جلی قلم خوشخط۔

ایضاً۔ قلم اوسط۔

ایضاً۔ سہ مصرعہ متن و حاشیہ مین۔

ایضاً۔ مترجم ترجمہ نظم اردو ہموزن شعر بشعر ترجمہ از نتیجہ طبع منشی گوبند پرشاد متخلص بہ فضا

مکتوبات امام ربانی۔ تین جلدین مع رسالہ رد روافض و رسالہ مصطلحات حضرات صوفیہ اسمین مکاتیب ارشادات حضرت مجدد الف ثانی ہیں۔

اول جلد مین ایکسو تیرہ ۱۱۳ مکتوب ہین جمع کردہ شاہ یار محمد صاحب ارشاد حضرت۔

۲۔ جلد تالیف شاہ عبد الحق۔

۳۔ جلد تالیف شاہ محمد نعمان۔ مع جلد رسالہ رد روافض و جلد رسالہ مصطلحات صوفیہ

انفاس الاکابر و انوار الضمائر۔ در رسالہ معرفت و عرفان مین مصنف مولوی محمد نعیم اللہ۔

مثنوی بو علی شاہ قلندر۔ عارف و مضمون از شاہ بو علی قلندر۔

مثنوی مولوی روم نہایت خوشخط چار جلد ہر شش دفتر مثنو راز نتیجہ طبع عرفانی حضرت مولانا جلال الدین رومی بالحاق دفتر ہفتم۔